

صحیح

مشرف

منہج تفسیر صحیح نبویؐ

۱۴۳۲ھ اخذیث نبوی کا نسخہ پر زاور ایمان فوز و خیر

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

مصحف
شریف
عربی

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراوان بیان اور ذخیرہ

صحیح

مشرف

احادیث نبوی پر مشرف

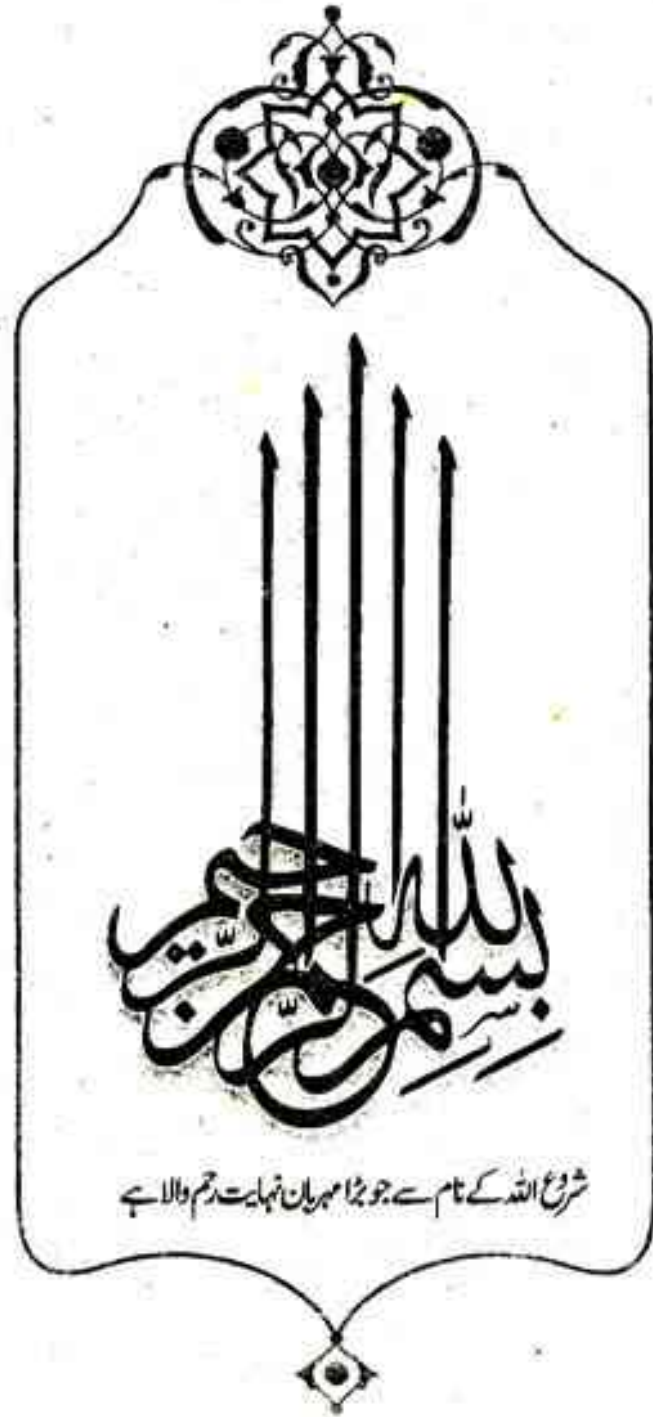
جلد



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمن



شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔		کتاب الجہاد
۳۵	یہود انصاری کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان	۱۱	جہاد اور سفر کا بیان۔
۳۵	جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارتا درست ہے۔ الخ		امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے۔
۳۸	جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضرور ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔	۱۲	معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں
۳۹	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا۔	۱۳	عہد شکنی حرام ہے۔
	غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔	۱۳	لڑائی میں کرا اور حیلہ درست ہے۔
۵۱	دارالحرب میں	۱۶	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت ممبر کرنا لازم ہے
	رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا	۱۶	انہن سے بھرتے وقت فتح کی دعا مانگنا۔
۵۱	تھا اسلام لانے کے لیے	۱۷	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت
۵۷	رسول اللہ ﷺ کے خط کا فر بادشاہوں کی۔	۱۷	رات کو اگر چھاپہ ماریں اور عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے
۵۷	جنگ حنین کا بیان۔	۱۸	بشرطیکہ عہد آئے ہو۔
۶۲	طائف کی لڑائی کا بیان۔	۱۸	کافروں کے درخت کا ثنا اور جلا تا درست ہے۔
۶۲	بدر کی لڑائی کا بیان۔	۱۹	اس امت کے لیے خاص لوت کا حلال ہونا۔
۶۳	مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔	۲۱	لوت کے بیان میں۔
۶۷	مکہ کے اردگرد کوہوتوں سے پاک کرنے کا بیان	۲۳	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا۔
۶۷	اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باعدہ کر قتل نہ کیا جائے	۲۸	قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان
۶۸	صلح حدیبیہ کا بیان۔	۲۹	جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔
۷۳	اقرار کا پورا کرنا۔	۳۳	رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں۔۔۔۔۔
۷۳	جنگ خندق کا بیان۔	۳۹	غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا۔
۷۶	جنگ احد کا بیان	۳۹	فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور لوت کا مباح ہونا
۷۸	جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ کا عرصہ بہت سخت ہے۔	۳۹	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا۔
۷۸	رسول اللہ ﷺ نے کافروں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو	۳۲	
۷۸	تکلیف پائی اس کا بیان۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے۔	۸۳	رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف
۱۳۳	اجتہاد اور برے حاکموں کا بیان۔	۸۵	ابو جہل مردود کے بارے میں جانے کا بیان
۱۳۵	لڑائی کے وقت مسلمانوں سے بیعت لینا مستحب ہے۔	۸۵	کعب بن اشرف کا تل
	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آن کر	۸۷	خیبر کی لڑائی کا بیان۔
۱۳۸	وطن بنانا حرام ہے۔	۹۱	غزوہ اتراب کا بیان۔
۱۳۸	مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا۔	۹۳	ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔
۱۳۹	عورتیں کیونکر بیعت کریں۔	۱۰۳	آیت و هو الذی کف ہدیجہ عنکم کے اترنے کا بیان۔
۱۵۰	بیعت کرنا سنتے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔	۱۰۳	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔
۱۵۱	آدی کب جوان ہوتا ہے۔	۱۰۵	جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا۔
۱۵۱	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لے جانا منع ہے۔	۱۰۹	رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔
۱۵۲	گھوڑوں کا بیان۔	۱۱۱	ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔
۱۵۳	گھوڑوں کی فضیلت۔	۱۱۱	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔
۱۵۴	گھوڑوں کی کون سی قسمیں بری ہیں۔		کتاب امارت
۱۵۴	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا	۱۱۳	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔
۱۵۶	اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۱۱۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔
۱۵۸	اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔	۱۱۹	حکومت کی درخواست اور عرض کرنا منع ہے۔
۱۵۹	جہاد کرنے والے کے ور جوں کا بیان۔	۱۲۰	بے ضرورت حاکم بنانا چھان نہیں ہے۔
	شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے	۱۲۱	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔
۱۵۹	قرض کے	۱۲۵	تقسیم میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔
۱۶۰	شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں۔	۱۲۷	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ ٹھکانے لے۔
۱۶۱	جہاد اور دشمن کو تارکے رہنے کی فضیلت۔		بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ
۱۶۳	قاتل اور مقتول کب جنت میں جائیں گے۔	۱۲۹	ہو۔
۱۶۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔	۱۳۵	امام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔
۱۶۳	اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔	۱۳۵	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔
۱۶۳	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔	۱۳۷	حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان
۱۶۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان۔		نکتہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے
۱۶۶	معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔	۱۳۸	ساتھ رہنا چاہیے۔
۱۶۷	شہید کے لیے جنت ہونا۔	۱۳۲	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں غلطی ڈالے۔
۱۶۷	جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں	۱۳۳	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۲	ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔	۱۷۰	لڑتا ہے۔
۲۰۳	جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔	۱۷۱	جو شخص نمائش اور دکھاوے کے لیے لڑے وہ جہنمی ہے۔
۲۰۶	کتاب قربانیوں کے بیان میں	۱۷۳	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کھائے اس کا ثواب کم ہے۔
۲۱۰	قربانیوں کی عمر کا بیان۔	۱۷۳	ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔
۲۱۲	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔	۱۷۴	اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔
۲۱۳	ذبح ہر چیز سے بہتر ہے۔	۱۷۵	جو شخص بغیر جہاد یا نیت جہاد کے مر جائے اس کی برائی۔
۲۱۳	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس کے	۱۷۵	جو شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے اس کا ثواب۔
۲۱۴	منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۷۵	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔
۲۱۸	قرع اور عترہ کا بیان۔	۱۷۷	اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت۔
۲۱۸	قربانی کرنے والا ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور	۱۷۸	شہیدوں کا بیان۔
۲۱۸	ناخن نہ کتروائے۔	۱۷۹	تیر مارنے کا ثواب۔
۲۲۰	جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون	۱۸۰	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم
	ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔		رہے گا۔
	کتاب شرابوں کے بیان میں	۱۸۲	جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا۔
۲۲۲	خمر کی حرمت کا بیان	۱۸۳	سزا ایک عذاب ہے۔
۲۲۷	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۱۸۳	مسافر اپنے گھر میں نہ لوئے۔
۲۲۷	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔		کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان
۲۲۸	کھجور کی شراب بھی خمر ہے۔		میں الخ
۲۲۸	کھجور اور انگور ملا کر بھگونا مکروہ ہے۔	۱۸۵	سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔
۲۳۱	مرتبان اور تونے اور سبز لاکھی برتن وغیرہ میں نمید بنانے کی	۱۸۹	بردانت والے درندے اور ہر پتھرو والے پرندے کی حرمت کا
	ممانعت الخ۔		بیان۔
۲۳۷	ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔ اور ہر خمر حرام ہے۔	۱۹۱	دریا کے مردے کا مباح ہونا۔
۲۳۹	جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے۔	۱۹۳	شہری گدھوں کا گوشت حرام ہے۔
۲۴۰	جس نمید میں تیزی نہ آئی اس میں نشہ ہوا وہ حلال ہے۔	۱۹۷	گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۳	دودھ پینے کا بیان۔	۱۹۷	گاوہ کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۴	برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان۔	۲۰۲	نڈی کھانا درست ہے۔
۲۴۷	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان۔	۲۰۲	خرگوش حلال ہے۔
۲۵۰	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔		شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ
۲۵۱	پانی پیتے وقت برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے۔	۲۰۳	درست ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۱	سونا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور لباس میں تواضع کرنا۔		دودھ یا پانی اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے دہائی طرف سے
۲۹۲	قالین یا سوزینوں کا بیان۔	۲۵۲	تقسیم کرنا۔
۲۹۳	حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس دھانا مسح ہے۔	۲۵۳	کھانے کے آداب کا بیان۔
۲۹۳	غدر سے کپڑا لگانا حرام ہے۔	۲۵۶	اگر مہمان کے ساتھ کوئی کھٹلی ہو جائے تو کیا کرے۔
۲۹۵	کپڑوں وغیرہ پر اترا اترا اور اکڑ کر چلنا حرام ہے۔		اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان کسی دوسرے شخص کے ساتھ لے
۲۹۶	سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔	۲۵۷	جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔
۲۹۸	رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں.....	۲۶۳	شور بے اور کدو کا بیان۔
۲۹۸	انگوٹھیاں پہننے کا بیان	۲۶۳	بھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔
۲۹۹	ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی	۲۶۳	بھجور کے ساتھ گٹھڑی کھانا۔
۲۹۹	دستلی اور اس کے ساتھ والی.....		جب لوگوں کے ساتھ کھانا ہو تو دو دو لقمے یا دو دو بھجوریں ایک ہی
۳۰۰	جوتی پہننا مستحب ہے۔	۲۶۵	پارت کھانے
	پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بائیں اتارے اور صرف ایک جوتا	۲۶۶	بھجور یا اور غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔
۳۰۰	پہن کر چلنا مکروہ ہے۔	۲۶۶	مدینہ کی بھجور کی فضیلت۔
۳۰۱	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور اچھا سے ممانعت۔	۲۶۷	کھمبے کی فضیلت اٹخ۔
	چت لینے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع	۲۶۸	راک کے پھل کی فضیلت۔
۳۰۲	کرنے کا بیان	۲۶۸	سرک کی فضیلت۔
	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا مسح	۲۶۹	لباس کا کھانا درست ہے۔
۳۰۲	ہے۔	۲۷۱	مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے۔
۳۰۳	بڑھاپے میں بالوں پر خطاب کرنا مستحب ہے۔	۲۷۷	تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔
۳۰۳	جانور کی صورت دھانا حرام ہے۔	۲۷۷	مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔
۳۱۱	سفر میں گھٹنا اور کنار کھٹنے کی ممانعت۔	۲۷۹	کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے۔
۳۱۲	مانت کا پار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔		کتاب لباس میں
۳۱۲	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۲۸۰	اور زینت کے بیان میں۔
۳۱۳	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے۔		مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا
۳۱۳	قزح کی ممانعت۔	۲۸۰	درست نہیں۔
۳۱۳	راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت۔	۲۸۰	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔
۳۱۳	بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا وغیرہ کی حرمت۔	۲۸۹	مرد کو ریشم پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔
۳۱۸	آن عورتوں کا بیان جو نہنی ہوتی ہیں لیکن بچی ہیں۔ الخ	۲۹۰	کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں۔
۳۱۸	غریب کا لباس پہننے وغیرہ کی ممانعت۔	۲۹۱	سین کی چادروں کی فضیلت۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	زیادہ حق دار ہے۔		کتاب آداب کے بیان میں
۳۳۶	لکڑی اور چینی عورت کے پاس نہ جائے۔	۳۳۰	ابوالقاسم کتیبہ - رکھنے کی ممانعت۔
	اگر چینی عورت ردا میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا	۳۳۲	برے ناموں کا بیان۔
۳۳۷	درست ہے۔	۳۳۳	برے ناموں کا بدل ڈالنا مستحب ہے۔
	تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں۔ بغیر	۳۳۵	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔
۳۳۹	تیسرے کی رضامندی کے۔	۳۳۵	بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان۔
۳۴۰	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان۔	۳۳۹	جس کا بچہ نہ ہو اور اس کو اور کس کو کتیبہ رکھنا درست ہے۔
۳۴۱	باب جادو کے بیان میں۔	۳۳۹	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا۔ اٹخ
۳۴۳	زہر کا بیان۔	۳۳۰	اجازت چاہنے کے بیان میں۔
۳۴۳	بیمار پر منتر پڑھنا۔		جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس
۳۴۵	نظر اور غلط اور زہر کے ایسے منتر کا مستحب ہے۔	۳۳۲	کے جواب میں اپنا نام لے۔ اٹخ
۳۴۸	قرآن یا دعائے منتر کرنا اور اس پر اجرت لینا درست ہے۔	۳۳۲	غیر کے گھر جھانکنا حرام ہے۔
۳۴۹	دعا کے وقت اپنا ہاتھ ورد کے مقام پر رکھنا۔	۳۳۵	جو نظر اچانک پڑ جائے۔
۳۶۰	نماز میں شیطان کے دوسرے سے پناہ مانگنا۔		کتاب سلام کا بیان
۳۶۰	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۳۳۶	سوار پیدل کو سلام کرے۔ اٹخ
۳۶۳	منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان	۳۳۶	راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔
۳۶۵	تلبیہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے	۳۳۷	مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔
۳۶۶	طامون اور بدقالی اور کھانت کا بیان۔	۳۳۸	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے۔
	بیماری کا لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفر اور نوہ اور	۳۳۰	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔
	خول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ	۳۳۰	یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔
۳۷۲	رکھے۔	۳۳۱	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔
	بدقال اور نیک خال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست		اچھی عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھنا اور اس کے پاس جانا حرام
۳۷۵	ہے۔	۳۳۲	ہے۔
۳۷۷	کھانت کی حرمت اور کانہوں کے پاس جانے کی حرمت۔		جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں اور دوسرے کسی شخص کو
۳۷۸	جذای سے پرہیز کرنے کا بیان۔		دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اس کو
۳۸۱	سانپوں کے مارنے کا بیان۔	۳۳۳	بدگمانی نہ ہو۔
۳۸۶	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔		جو شخص مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے ورنہ
۳۸۷	چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۳۳۵	بیچھے بیٹھے۔
۳۸۸	لمبی کے مارنے کی ممانعت۔		جب کوئی اچھی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۵	کتاب شعر کے بیان میں	۳۸۹	جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت
۳۹۷	چوسر کھینا حرام ہے۔	۳۹۰	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔
۳۹۸	کتاب خواب کے بیان میں۔	۳۹۱	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔
۴۰۲	رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا بیان	۳۹۲	عبدیامتہ یا مویلی یا سیدان لفظوں کے بولنے کا بیان۔
۴۰۳	بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان	۳۹۳	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے مکروہ ہے۔
۴۰۴	خوابوں کی تعبیر کا بیان	۳۹۴	مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔

بَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ جہاد اور سفر کا بیان

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِغْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

۴۵۱۹- ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ عاقل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

۴۵۱۹- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَابِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبِيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جَوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَيْثُ.

(۴۵۱۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر ایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور چوتھی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا۔

۴۵۲۰- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ
جُوَيْرِيَةٌ بِنْتُ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشْكُ.

بَابُ تَأْمِيرِ الْأَمَامِ الْأَمْرَاءِ عَلَى الْبُعُوثِ
وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآذَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

۴۵۲۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
أَمَلْنَا عَلَيْنَا بِمِثْلِهِ.

۴۵۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى حَيْشٍ أَوْ
سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي عَاصِيئِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ ((اغزوا باسمِ اللَّهِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغزوا ولَا
تَعْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدَا
وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ
إِلَى ثَلَاثِ حِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيُّهُنَّ مَا أَجَابُوكَ
فَأَقْبِلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَأَقْبِلْ مِنْهُنَّ وَكُفَّ عَنْهُنَّ
ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ
الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ

۴۵۲۰- حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند
سے مروی ہے۔

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی
کے طریقے کیونکر بتلاوے
۴۵۲۱- سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

۴۵۲۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے
ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار
ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم
کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں
کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام
لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو۔ جہاد
کرد اور چوری نہ کر لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ
کرد (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو
نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے
لے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین
باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کرو اور ہار رہ ان سے (یعنی
ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک

(۴۵۲۲) نووی نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لادیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت
کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے قیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں
گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہو گئے پر قیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پادیں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے
اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پادیں گے امام شافعی نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ لے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں
اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے حصہ لے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک
دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبیدہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اب اسل اسلام میں تھا پر اس کی
دلیل نہیں۔ اجمعی مختصر ۱۱۷

أَبُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ
كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ
الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ
فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ
الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّهِمُ الْجَزِيَّةَ فَإِنْ
هُمْ أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ
أَبَوْا فَاسْتَعِينْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصِرْتَ أَهْلَ
حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ
نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ
وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ
فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ
أَهْوَنٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا
حَاصِرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى
حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ
أَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ
حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا
أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ
لِمُقَاتِلِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عُلُقَمَةَ
يَقُولُهُ لِابْنِ حَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بْنُ هَبِصَمٍ
عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ مِقْرَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور بازارہ ان سے۔ پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہو گا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہو گا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہو گئے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور بازارہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے پیاروں کی پناہ دے۔ کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے پیاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مست نکال تو ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

ظہر امام نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا گجی یا کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب سے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب سے یا مجوس سے عربی ہو یا گجی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں امام شافعی کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال و دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک کے نزدیک وہ سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں اور امام ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتہی۔

۴۵۲۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

۴۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں

۴۵۲۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے ہیں تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

۴۵۲۶- حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے ان کو اور معاذ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

باب: عہد شکنی حرام ہے

۴۵۲۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۵۲۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَمَتَّقَ الْخَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۴۵۲۴- عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيسِيرِ وَتَرْكِ التَّضْيِيقِ.

۴۵۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ ((بَشُرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَتَسْرُوا وَلَا تُعْسَرُوا)).

۴۵۲۶- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسْرًا وَلَا ((تُعْسَرُوا وَتَسْرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَتَطَاوَعًا وَلَا تَخْتَلِفَا)).

۴۵۲۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَتَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ ((وَتَطَاوَعُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا)).

۴۵۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسْرُوا وَلَا تُعْسَرُوا وَسَكَّنُوا وَلَا تُنْفَرُوا)).

باب: تحريم الغدر

۴۵۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

(۴۵۲۵) تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط عہد کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور وف دانا چھانسیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(۴۵۲۹) امام نووی نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے۔ دغا باز دعویٰ ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت نکلے خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغا بازی سے ہزاروں لقمے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دعا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے فلا نے کی جو فلا نے کا بیٹا ہے۔

۴۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر دعا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یہ فلا نے کی دعا بازی ہے۔

۴۵۳۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دعا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پھانسا جاوے گا۔ کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے فلا نے کی۔

۴۵۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی۔

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).

۴۵۳۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۴۵۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِيبُ اللَّهُ لَهُ لُؤَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۵۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۴- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ((يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))

۴۵۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

۴۵۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ)).

لے خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ فاضلی عیاض نے کہا کہ دونوں دعا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دعا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان و مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

۴۵۳۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۴۵۳۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ عِنْدَ اسْتِثْنَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۵۳۸- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دعا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دعا بازی کے موافق اور کوئی دعا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دعا بازی کرے۔

۴۵۳۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِكُلِّ غَادِرٍ لُؤَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرٌ أَكْثَرُ مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ)) .

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

۴۵۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

۴۵۳۹- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خِدَاعَةٌ)) .

۴۵۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری۔

۴۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْحَرْبُ خِدَاعَةٌ)) .

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ

صبر کرنا لازم ہے

بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

۴۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

۴۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمْنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا)) .

۴۵۴۲- ابو النضر سے روایت ہے اس نے کتاب پر بھی عبد اللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے لکھا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ

۴۵۴۲- عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ بَنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَيَّ عَمْرَ

(۴۵۳۸) کیونکہ اس کی دعا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دعا بازی کے کہ اس سے ایک یاد و شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۴۵۳۰) یعنی جنگ میں غلطی اور مکر ضروری ہے اور یہ دعا بازی نہیں ہے کیونکہ دعا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(۴۵۳۱) اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

گئے خار جیوں کے پاس جو حور و امیں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت کموار کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

باب: دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا
مانگنا

۳۵۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵ھ میں اور آپ خندق میں تھے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے! جلد حساب لینے والے! بھگا دے ان جتھوں کو۔ یا اللہ! بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔ ۳۵۴۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۵۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۴۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

بُنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتْ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّالِ الشُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْنَاهُمْ وَأَنْصِرْنَا عَلَيْهِمْ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ
عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

۴۵۴۳۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْنَاهُمْ وَزَلِّزْنَاهُمْ))

۴۵۴۴۔ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هَازِمِ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ))

۴۵۴۵۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ ((مُجْرِي السَّحَابِ))

۴۵۴۶۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ ((اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَاءَ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ))

(۳۵۴۶) ☆ اس میں تسلیم ہے امر الہی کی اور رد ہے قدر یہ پر جو کہتے ہیں شرک کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

۴۵۴۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔
۴۵۴۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۵۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ
۴۵۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَعَازِي فَهَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدہ نہ ہو

۴۵۴۹- صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی تو آپ نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

۴۵۴۹- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُسْتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ فَقَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

۴۵۵۰- صعب بن جثامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔

۴۵۵۰- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْهُمْ))

۴۵۵۱- صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے باپوں میں سے

۴۵۵۱- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ حَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَوْلَادِهِمْ

(۴۵۴۷) نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کئے جاویں۔ اسی طرح ضعیف بوزھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کئے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کئے جاویں گے۔

(۴۵۴۹) یعنی دنیا کے حکم میں ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں۔ اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

المُشْرِكِينَ قَالَ ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ))

ہیں (یعنی مشرکوں میں سے)۔

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا

وَتَحْرِيقِهَا

درست ہے

٤٥٥٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

٣٥٥٢- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوتَيْرَةُ زَادَ

رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوادینے اور

فَتِيئَةً وَأَنْزَلَ رُمُوحَ فِي حَدِيدِيهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ

کاٹ ڈالے جن کو بوریہ کہتے تھے۔ تب اللہ نے آیت اتاری کہ جو

وَحَلَّ ((مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً

درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ

عَلَى أَصُولِهَا فَيَاذَنِ اللَّهُ وَيُخْرِجِي الْفَاسِقِينَ))

تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔

٤٥٥٣- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

٣٥٥٣- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي

ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کو ڈالے اور جلوادینے۔ اور حسان

النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَانٌ وَهَذَا عَلَى

بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ سہل

سَرَاةَ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوتَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

ہوئی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بوریہ کا جس کی انگاراز

٤٥٥٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ

٣٥٥٤- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ

اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوادینے۔

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

٤٥٥٥- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

٣٥٥٥- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ

میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غَزَا نَبِيُّ

عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ

(٣٥٥٢) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا جلانا اسی طرح انکے ہاں پاکیت تلف کرنا درست ہے اور یہی

قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ابو بکر صدیق اور علیؓ اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہیں۔

(٣٥٥٥) ☆ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نونؑ تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں اربعہ شہر میں لڑائی ہوئی تھی 'بصہ کے دن خدا تعالیٰ

نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ نووی نے کہا یہ روکناس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا پھر گیا

اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں مجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خدا

کے روز جب عصر کی نماز تھا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طلحادی نے اور کہا کہ

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَأَ يَتَّبِعَنِي رَجُلٌ قَدْ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا
بَيْنَ وَلَا آخَرَ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعُ سُقْفَهَا
وَلَا آخَرَ قَدْ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ
مُنْتَظَرٌ وَلِذَلِكَ قَالَ فَغَزَا فَأَذْنَى لِلْقَرَبَةِ حِينَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ
أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْنَاهَا عَلَيَّ
شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ
فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ
أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ
قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتِكَ فَبَايَعْتَهُ
قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمْ
الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ
بَقْرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ

شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گائے بھن اوٹھیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں! یا اللہ! اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔ پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوگ ہاتھ اور انگار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو

تنبہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرۃ ابن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون نے نئے پیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکماء کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو جس شمس سے یہ مراد ہے جس ارض ہو گیا اور صورتہ گویا جس شمس ہو ا کیونکہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ جس تھم جانے سے ہو یا پھیل جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی توراہ شریف میں موجود ہے۔ پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ خدائے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو۔ ایسے خیال وہ لوگ تھے

لَا خَيْرَ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا»

دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیچھے ہٹنے کے ہاتھ سے لگا تو پیچھے ہٹنے کا تم
نے چوری کی ہے پھر انہوں نے تیل کے سر کے برابر سونا نکال کر
دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر
اور انکارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو۔ اور ہم سے
پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال
کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔

بَابُ الْأَنْفَالِ

باب: لوٹ کا بیان

٤٥٥٦- عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سِتْفًا فَأَتَى
بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي
هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنْ
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

٣٥٥٦۔ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلواری پھر
رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلواری مجھ کو بخش دیجئے؟
آپ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یَسْأَلُونَكَ عَنِ
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ (یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے
لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے
رسول کے لیے ہے)۔

٤٥٥٧- عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ أَصَبْتُ سِتْفًا
فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَلِيهِ
فَقَالَ ضَعْفَةٌ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْفَةٌ
مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفَلِيهِ يَا

٣٥٥٧۔ مصعب بن سعد سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے
باپ سے کہا کہ میرے باپ میں چار آیتیں اتریں ایک ہا ایک
تلواری مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی میں
نے کہا یا رسول اللہ! وہ مجھے عنایت فرمائیے؟ آپ نے فرمایا اس کو
رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا رکھ دے اس کو

لہے رتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں
جسے بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر لوہر لوہر بنے یا دوسرے
سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تمام دیوے یا ان کی حرکت خفیف کر دیوے۔ افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور طاقت
پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی جو تو فی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

(٣٥٥٧) سعد نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے واعلموا
ان ما غنمتم من شئ فان لله خمسہ وللرسول۔۔۔ اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ کی ہے پھر

رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((ضَعْفَةٌ)) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَلِيهِ أَوْ جَعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْفَةٌ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ)) قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ آيَةٌ يُسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

جہاں سے تو نے لی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دیدیتے؟ کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لی ہے تب یہ آیت اتری یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ۔

۴۵۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ نَحْدِ بَعِثُوا إِلَيَّ كَبِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ أَنَا عَشْرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشْرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۵۸۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

۴۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ نَحْدِ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلُوا سِوَى ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۵۹۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا۔

۴۵۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَحْدِ فَخَرَجَتْ فِيهَا فَأَصْبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَلَبَغَتْ سُهْمَانَنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۶۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا۔

۴۵۶۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۵۶۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا۔

دوسری آیت سے ایک شخص اس کا اللہ اور اس کے رسول کے لیے ظہر اور چار خنس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس کا اور ایک جماعت کا۔ اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص سر یا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سجدہ کو دے دی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نودی)

(۴۵۵۸) نوٹی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا؟ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خنس میں سے یا خنس کے خنس میں سے۔ اور شافعی کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خنس کے خنس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن سنیب اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد۔ اور ابو ثور کے نزدیک لوٹ میں دیا جاوے گا اور نفل امام کی رائے پر مختصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے۔ چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے سبھی غنم میں ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملانے کہ سب لوگوں کو سر یہ سکے۔ (نودی مختصر)

۴۵۶۲- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۴۵۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِينُ الْكَبِيرُ.

۴۵۶۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ

۴۵۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسَمِ عَامَّةِ الْحَيْشِ وَالْخُمْسِ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ.

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلْبِ الْقَتِيلِ

۴۵۶۶- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ النَّصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَأَقْتَصِرُ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۷- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۴۵۶۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

۴۵۶۲- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۳- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا۔ شارف کہتے ہیں بڑے مسن اونٹ کو۔

۴۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۵۶۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سر یہ والوں کو زیادہ دیتے یہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

۴۵۶۶- ابو محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

۴۵۶۸- ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جھے رہے)۔ پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو)

☆ (۴۵۶۶) یہاں امام مسلم نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

☆ (۴۵۶۸) یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نو دوی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے

میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں۔ اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ بعد اس کے خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے)؟ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لیوے۔ ابو قتادہ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی دے گا۔ میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ! میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہ یا رسول اللہ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو کہ اپنا حق مجھے دے دیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور رسول اللہ کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابو قتادہ نے کہا میں نے اس سامان میں سے زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خرید ابنو سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور

وَرَأَيْهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمًّا وَحَدَّتْ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمَرَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ)) قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ الثَّلَاثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْبُ ذَلِكَ الْقَبِيلِ عِنْدِي فَأَرْضِيهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللَّهُ إِذَا لَا نَعْبُدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنْ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقَ فَأَعْطِيهِ إِثَابًا)) فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدَّرْعَ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَيْتِي سَلْمَةً فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَضْيَعٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدْعُ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ.

لہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہو گا مگر جب حاکم حکم ایسا دیوے تو قاتل ہی کو ملے گا۔ نووی نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضعیف ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصحیح ہے خلاف قیاس ضعیف کی اور ضعیف گفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صحیح ہے صاد مہملہ اور عین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چیز یا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بہ مقابلہ ابو قتادہ کے۔

لیٹ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا ہر گز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

۳۵۶۹۔ عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آرزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبا یا اور کہا اے چچا! تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے! اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو۔ عبدالرحمن نے کہا مجھ کو تعجب ہو اس کے ایسا کہنے سے کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی بیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر دوسرے نے مجھ کو دبا یا اور ایسا ہی کہا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تگواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے

۴۵۶۹۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَقِبٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غَلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةَ أُمَّتُهُمَا تَمَنَيْتُ لَوْ كُنْتُ تَيْنَ أَضْلَعُ مِنْهُمَا فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتَكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أُخِي قَالَ أُحْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَةً حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ بَيْنَا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَعَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ بِمِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْتَبِ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبِكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَإِنِ بَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبِرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا فَقُلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسَحْتُمَا)) سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَتَنَظَرَ فِيهِ السَّيْفَيْنِ فَقَالَ ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ

(۳۵۶۹) نوٹی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہو گا اور ابو جہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مر ہو گا تو آپ نے ان کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلا یا کیونکہ وہ حقیقت قاتل وہی تھا گوردوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دیوے۔ اور امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفرانہ کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے اس کو مارا اور شاید سب قاتل میں شریک ہوں۔

عَمْرُو بْنُ الْحَمُوحِ وَالرَّحْلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ
الْحَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

کس نے مارا؟ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ تب آپ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔ پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑ کے نہیں تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفرہ۔

۴۵۷۰- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمِيرٍ رَجُلًا مِنَ الْعَنُوقِ فَأَرَادَ سَلْبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِعَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلْبَهُ قَالَ اسْتَكْرَهْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ادْفَعْهُ إِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَحَزَّ بِرِوَايِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْغَضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أَمْرًا نِي إِنْ مَا مَنَعَكُمْ وَمَنْعَهُمْ كَمَنْعِ رَجُلٍ اشْتَرَعِي إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَةً وَتَوَكَّتْ كَذْرَةً فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكَذْرَةٌ

۴۵۷۰۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول اللہ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن مالک رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول اللہ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانتا)۔ آپ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد حضرت ابن عوف کے سامنے سے نکلے اور اس نے ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ سے وہی ہونا (یعنی خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا)۔ یہ سن کر رسول اللہ غصے ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اس کو۔ اے خالد مت دے اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو۔ تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا۔ انہوں نے پینا

(۴۵۷۰) یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ۸ھ میں ہوا۔ رسول اللہ نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر خیار سردار ہیں اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے۔ آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں خوب لڑے تب خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت نے عوف کے طعن سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نووٹی نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے حق

علیہم

شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلخٹ چھوڑ دیا تو صاف
(یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر
ہیں (یعنی بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)۔

۳۵۷۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں
جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ
میں اور میری مدد یمن سے بھی آئی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد! تم
کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل
کو دلایا ہے۔ خالد نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم
ہوتا ہے۔

۳۵۷۲۔ سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول
اللہ کے ساتھ ہوازن کا جو ۸ھ میں ہوا۔ ایک دن ہم صبح کاناشہ کر
رہے تھے رسول اللہ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیالال اونٹ
پر سوار اس کو بٹھایا پھر ایک تمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے
باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور
ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس (گو سندہ) تھا کافروں کا) اور ہم
لوگ ان دنوں تاتواں تھے اور بیٹھے پیدل بھی تھے (جس کے پاس
سواری نہ تھی) اتنے میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا
اور اس کا تمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ
کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے
کے لیے)۔ ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاک رنگ کی اونٹنی پر۔

۴۵۷۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ مَنْ عَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي
غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَافِقِي مَدْيَنَةَ مِنْ الْيَمَنِ وَسَاقِ
الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ قُلْتُ يَا
خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى
بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَمْتُهُ

۴۵۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى حِمَلٍ أُحْمِرَ
فَأَنَاحَهُ ثُمَّ اتَّزَعَ طَلْفًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَبِدَ بِهِ الْحِمْلَ
ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَعَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا
ضَعْفَةٌ وَرَقَّةٌ فِي الظُّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ
بَشْدًا فَأَتَى حِمْلَهُ فَأَطْلَقَ قَبِدَهُ ثُمَّ أَنَاحَهُ وَقَعَدَ
عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَأَشْدَدَ بِهِ الْحِمْلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى
نَاقَةٍ وَرَفَاءٍ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْدَدَ فَكُنْتُ
عِنْدَ وَرِكَ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ

ظہ بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے
چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی اچھی۔

(۳۵۷۲) اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس زمی کا بھی قتل مالک اور ابو زانی کے
نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزاویں گے اکثر کا یہی
قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نودی مختصراً)

وَرَبِّكَ الْحَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِحِطَامِ
الْحَمَلِ فَأَنَحْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ
احْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَانْدَرَّ ثُمَّ
جِئْتُ بِالْحَمَلِ أَقْوَدَهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ
فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلِّمْهُ أَجْمَعُ.

سلمہ نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس
تھا (جو اسکے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک
کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ
اونٹ کی ٹکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا۔ جو نبی اونٹ نے اپنا ٹھکانا
زمین پر ڈیکا میں نے تلوار سوتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ
گر پڑا۔ پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت
لے کر آیا۔ رسول اللہ کو لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف
لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا
اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے۔ آپ نے فرمایا اس کا
سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

باب التَّغْيِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَارِ

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان

٤٥٧٣- عَنْ سَلْمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا
فِرَازَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ
سَاعَةً أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْعَارَةَ
فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَيِّ وَأَنْظَرُ إِلَى
عُنُقِ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَحَشِيتُ أَنْ
يَسْبِقُونِي إِلَى الْحَبْلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْحَبْلِ فَلَمَّا زَارُوا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ
أَسْوَقَهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فِرَازَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ
مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ
أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسَقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ
فَقَبَلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْتَهَأَ فَقَلِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا

٣٥٤٣ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزازہ
سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار
حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ رسول اللہ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر
جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا یعنی اس
پانی سے جہاں فزازہ رہتے تھے (حکم کیا ہم کو ابو بکر نے ہم کھجلی
رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے۔
وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور چھ قید ہوئے اور میں ایک گلے کو
تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی)۔ میں ڈرا
کہیں وہ مجھ سے پہلے یہاں تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک حیر مارا
ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں۔ حیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان
سب کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزازہ کی جو چڑا پہنتی تھی
اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت میں ان سب کو

(٣٥٤٣) نووی نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں نبی میں

جہاد کرنا درست ہے جب بی جہاد ہو۔ اجماعی مختصر۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہؐ مجھ کو بازار میں لے گئے اور فرمایا اے سلمہؓ! وہ لڑکی مجھ کو دیدے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہؐ بازار میں لے گئے اور فرمایا اے سلمہؓ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہؐ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ

آئے اس کا بیان

۳۵۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

۳۵۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی فقیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور

كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَقَبِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلْمَةَ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أُعْجِبْتَنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدِيِّ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلْمَةَ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أَسْرًا بِمَكَّةَ.

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

۴۵۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ آتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَبَانٌ حُمِسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ))

۴۵۷۵۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ نَبِيِّ النَّصِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِعَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ

(۳۵۷۴) ☆ اس حدیث میں بیان ہے مال فینی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فینی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں۔ اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے۔ اس کو غنیمت کہتے ہیں (تختہ الاخیار)۔ نووی نے کہا شافعی کے نزدیک فینی میں بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور ہانی علامہ نے اختلاف کیا ہے کہ فینی میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فینی میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(۳۵۷۵) ☆ نووی نے کہا ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے لفظ

اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے آپ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا کال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

۲۵۷۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

۲۵۷۷۔ زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک! تیری قوم کے کئی گھروالے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لیوں۔

انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفاء (ان کا عرض بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ حاضر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرفاء غلام آیا اور کہنے لگا عباسؓ اور علیؓ آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! میرا اور اس جھوٹے گنہگار دعا باز چور کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس نئے سے

فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَّةٌ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

۴۵۷۶۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۵۷۷۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَحَّدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفَضِّلًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَكِنًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أُيُوتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرِضْخِ فَحَدُّهُ فَاقْسِمُهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهِنَا غَيْرِي قَالَ حَدُّهُ يَا مَالِكُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَعًا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيِّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضِلْ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَاذِبِ الْأَثِيمِ

تو جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی ذرہ جو کے بدل کر وٹھی اور تین دن آپ نے بیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۲۵۷۷) یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا گنہگار دعا باز چور حضرت علیؓ کو کہے اور اس کی تادیل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہونگے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کیوں کہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام بازرقیؒ نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راست باز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ ﷺ تھے یا جس کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تادیل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے کہ راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تادیل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی غیبی پینے والے کو ناقص الدین کہے پر زنی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ اسی مختصراً

راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس نے) عثمان اور عبدالرحمن اور زبیر اور سعد کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر سے کہہ کر فیصلہ کراویں۔ حضرت عمر نے کہا ظہر و میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباس اور حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ نے جو دیا اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں)۔ پھر حضرت عمر نے کہا تو رسول اللہ نے تم لوگوں کو نبی نضیر کے مال بانٹ دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہ ایک سال کا اپنا

الغدير الحارين فقال القوم اجل يا امير المؤمنين فاقض بينهم وارخهم فقال مالك بن اوس يحيل الي انهم قد كانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتيدا انشدكم بالله الذي ياذبه تقوم السماء والارض ان تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((لا نورث ما تركنا صدقة)) قالوا نعم ثم اقبل على العباس وعلي فقال انشدكم بالله الذي ياذبه تقوم السماء والارض ان تعلمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((لا نورث ما تركناه صدقة)) قالوا نعم فقال عمر ان الله جل وعز كان خص رسول الله صلى الله عليه وسلم بخاصة لم يخص بها احدا غيره قال ما افاء الله على رسوله من اهل القرى فليله وللرسول ما ادري هل قرأ الآية التي قبلها ام لا قال فقسّم رسول الله صلى الله عليه وسلم بينكم اموال بني النضير فوالله ما استأثر عليكم ولا اخذنا دونكم حتى بقي هذا المال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأخذ منه نفقة

حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائیداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرنا ہے جیسے رسول اللہ کرتے تھے پھر حضرت عمر نے اس کی تقسیم ناجائز کی اس وجہ سے کہ جب بہت زلمہ گزر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدموں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سناح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کریم اللہ وجہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سناح نے اس کو سخت اور سخت کہا۔

سَنَوُ نَمَّ يَجْعَلُ مَا بَعِيَ أَسْوَأَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ
 نَسْتَدْرِكُ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِينُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ
 وَبَارِضُ أَنْتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ
 عَنَّا وَعَلَيْنَا بِمِثْلِ مَا نَشَدُ بِهِ الْقَوْمَ أَنْتَعْلَمُونَ
 ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَوَلِيُّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا
 تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أُخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا
 مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا
 نُورِثُ مَا تَرَكْتُمَا صَدَقَةٌ)) فَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا
 آتِمَا غَادِرًا حَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ
 رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَوَلِيُّ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي
 بَكْرٍ فَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آتِمَا غَادِرًا حَائِنًا وَاللَّهُ
 يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ
 فَوَلِيْتُمَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ
 وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْنَاهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنَّ
 شَيْئَكُمْ دَفَعْنَاهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدٌ
 بِاللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ

خرج نکال لیتے اور جو بیچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا ہے۔
 حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے
 حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟
 انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباسؓ اور علیؓ کو ایسی ہی
 انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہؐ کی
 وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب
 رسول اللہؐ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بھتیجے کا
 ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباسؓ کے بھائی کے بیٹے تھے)
 اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال
 سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہراؓ کا جو بی بی تھیں حضرت
 علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا
 کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
 ہم چھوڑ چاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور
 سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے
 تابع تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا
 رسول اللہؐ کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا
 اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں
 حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس
 آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ
 تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

اللہ یہاں بھی وہی تاویل ہے جو ابو بکر حضرت عباسؓ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا میں وہی انتظام کرتا ہوں گا جو
 جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ
 میں حضرت فاطمہ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرت سے سنی تھی اس
 کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے تو اور حضرت کے گھر بار پر صرف
 نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد
 اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ حاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُمَا هَذَا بِذَلِكَ
 قَالَ أَكْذَبُكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَا
 لِأَقْضِي بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا
 بغيرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا
 عَنْهَا فَرُدُّهَا إِلَيَّ

میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال
 ہمارے سپرد کر دو۔ میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے
 دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب
 رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر
 حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ
 نے کہا پھر تم دونوں اب میرے پاس آئے ہو فیصلہ کر اسنے کو اور قسم
 اللہ کی میں سو اس کے لوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک
 البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر دے دو۔

۴۵۷۸ - عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ
 الْخَدَّانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
 إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ آيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِتَحْرِ حَدِيثِ
 مَالِكٍ غَيْرَ أَنْ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً
 وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
 يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۴۵۷۸۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں
 اس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۴۵۷۹ - عَنْ عَائِشَةَ أَنهَا قَالَتْ إِذَا أُرْوِجَ النَّبِيُّ
 ﷺ حِينَ تُؤْتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرْدُنَ أَنْ
 يَتَّعْنَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلُهُ
 مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
 عَائِشَةُ لَهُنَّ الْيَسْرَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا
 نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

۴۵۷۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
 ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیبیوں نے
 حضرت عثمان کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ
 مانگنے کے لیے رسول اللہ کے مال سے، حضرت عائشہ نے کہا ان
 سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث
 نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

نہ نہ کرے اور سب مسلمانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت مجبور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی
 خلافت میں وہ سب مال حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے سپرد کر دیے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی
 نیت معاذ اللہ اس مال کو نصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر امر میں حضرت عمر فاروقؓ کی رائے پر چلتے تھے۔

۴۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَرِهَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ بَيْتِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ)) وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالِهَا النَّبِيِّ كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَعَّمَلَنَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرْتُهُ فَلَمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى

۴۵۸۰۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؑ رسول اللہؐ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس کسی کو بھیجا پتا کرنا کہ مانگنے کو رسول اللہؐ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے فحس میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمدؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھادے گی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہؐ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہؐ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہؑ کو کچھ دینے اور حضرت فاطمہ کو غصہ آیا انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نوویؒ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہؐ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعضوں نے کہا آٹھ مہینے یا نو مہینے

(۴۵۸۰) نوویؒ نے کہا حضرت علیؑ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علیؑ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علیؑ نے بیعت میں دیر کی ابو بکرؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علماء اور رؤساء اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خلافت نہیں کیا تھا مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہؐ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انجمنی مختصراً)

حضرت عمر فاروقؓ کا آمان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور نبی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہؐ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علیؑ نے ان کو ابو بکرؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو نبی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے لڑ

تُوَفِّتُ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوَفِّتُ ذَنَّبَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ يَلْعَبُ مِنَ النَّاسِ وَجَهَةً حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوَفِّتُ اسْتَكْرَمَ عَلِيُّ وَخَوَةَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالِحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بِبَايَعِ بَلْكَ الْأَشْهُرِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ آتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَخَذَ كَرَاهِيَةً مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَخَذَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللَّهِ لَا آتِيَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سِوَا سَاقَةِ اللَّهِ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي

یا دو مہینے یا ستر دن) بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک اللہ مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خادمہ حضرت علی بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابو بکرؓ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ زہراؓ زندہ تھیں تب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ کے)۔ جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزرے تھے انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابو بکرؓ سے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آنا پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے آئے پاس نہ جاؤ گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا کی میں تو اکیلا جاؤں گا۔ آخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا ہم نے پیچانا اے ابو بکرؓ تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ

لہ ابو بکرؓ کا دل پھر جاوے اور دوسرا قسدا اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمرؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر عب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیب القلب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آجاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرام کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں۔ یہی یہ بات کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہ زہراؓ ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکرؓ کا اس میں کچھ تصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہیں لیا

نَفْسِي بِيَدِهِ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَحَرَ بَنِي رَبِّيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلَ فِيهَا عَنْ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَنِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَحَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعَذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَدَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَعَّظَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدُّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسْرٌ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبَتْ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ سے۔ پھر برابر حضرت ابو بکر سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابو بکر نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی پابندی (یعنی فدک اور نصیر اور شمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکر سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب حضرت ابو بکر ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؑ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علیؑ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابو بکر پر شک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکر نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج

تھی کیا کہ وہ مال و دولت دہا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپ کے پیسوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیق کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت پر آپ کی زندگی میں کیوں شمار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے ہاں ہمہ حضرت ابو بکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے اکیلے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے ملتے یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

ہوں یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؑ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علیؑ کی طرف مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

۳۵۸۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت عباس دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہؐ کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

۳۵۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ

۴۵۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْبُئَانِ أَرْضَهُ مِنْ فِدْكَ وَسَهْمَهُ مِنْ عَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمَنْطِلٍ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبَتْ وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۴۵۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تُوْرَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً)) قَالَ وَغَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَةٌ أَشْهُرٌ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ مِنْ حَيِّرَ وَفَدَكَ وَصَدَقْتَهُ بِالْمَدِينَةِ فَأَمَى
أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ
إِنَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَحْسَنِي إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ
أَمْرِهِ أَنْ أُزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ
إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا حَيِّرَ
وَفَدَكَ فَأَمَسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتَنَا لِحُضْرَتِهِ النَّبِيِّ
تَعَرَّوهُ وَتَوَابَاهُ وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ مِنْ رِبِّي الْأَمْرَ قَالَ
فَهُمَا عَلَيَّ ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

۴۵۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا
يُقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ
بِسَائِي وَمَثُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ))

۴۵۸۴- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۵۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً))

کا صدقہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں حضرت علیؓ اور عباسؓ کو
دے دیا لیکن حضرت علیؓ نے عباسؓ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں
رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور
یہ کہا کہ یہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے
آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور یہ دونوں
اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک
ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں
رہے۔ حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔
پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہم پر لغو ہو گیا)۔

۳۵۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو
چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور تختلم کی اجرت
کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔

۳۵۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۵۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

(۳۵۸۳) نوٹی نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری سے یہ
منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا نے دعا کی تو نبی و پوتہ من ال یعقوب اور مراد اس سے مال کی
وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت "وانی خفت العوالی من وراثتی" صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا۔
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "ورث سليمان داؤد" اور صواب جمہور کا یہ ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے۔ اور تختلم سے مراد
وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بند و بست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ
بنی نصیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آچکودی۔
تیسری بنی نصیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ظہر لیا تھا خیبر
کی فتح کے بعد۔ پانچواں تھائی وادی القرئی کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے و صلح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے غنم میں سے حصہ۔ یہ
سب آپ کی املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور مال و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ
یہ صدقات کے طور پر رہتا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا

۴۵۸۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

۴۵۸۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

باب: فرشتوں کی بد و بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا

لوٹ کا

۴۵۸۸۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے۔ یا اللہ! اے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر توجاہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کی تو پھر نہ پوچھا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پھاڑ پوچھے جاویں

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ
۴۵۸۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.
۴۵۸۷ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفْلِ.

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

۴۵۸۸ - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَتِسْعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَحَمَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ ((اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَعْبُدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ مَاذَا

(۴۵۸۶) تو سوار کے تین حصہ ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور محمد حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کالور ابو حنیفہ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لادے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاوے گا۔ جمہور کا یہی قول ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو حصہ ملے گا۔ قوی ملخصاً۔

(۴۵۸۸) بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو عقیل نے کہا وہ بنی مغفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ھ مقدس میں۔ اور حافظ ابن القاسم نے اسلہ سے تاریخ و مشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی اسناد میں کسی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ بھی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نووی)

يَدِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ
مَنْكِبَيْهِ فَأَقَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِذَاهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى
مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ
كَفَاكَ مُنَاشِدَتَكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنَجِّزُ لَكَ مَا
وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَعِيثُونَ رَبَّكُمْ
فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْمَلَائِكَةِ
مُرْدِفِينَ فَأَمَدَهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زَيْدٍ
فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَدُ فِي أَمْرِ رَجُلٍ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ أَمَانَةً إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسُّوْطِ فَوْقَهُ
وَصَوْتًا فَارْسٍ يَقُولُ أَقْبِمِ حَيْرُومَ فَنظَرَ إِلَى
الْمُشْرِكِ أَمَانَةً فَحَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ
قَدْ حَطِمَ أُنْفُهُ وَشَقَّ رِجْلُهُ كَضَرْبَةِ السُّوْطِ
فَاحْضَرُ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ
بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
((صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَقَتَلُوا)) يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو

مگے) پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے
یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک موٹڑھوں سے اتر گئی۔ حضرت
ابو بکر آئے اور آپ کی چادر موٹڑھے پر ڈال دی پھر پیچھے سے
پٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی
ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے تب اللہ نے
یہ آیت اتاری اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لکم اخير تک
یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا
تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے
لگا تا رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے۔ ابو زید
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس نے کہ اس روز ایک
مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے کھانسنے میں
کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز
سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے
گھوڑے کا نام تھا)۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر چلتا گر پڑا اس مسلمان
کے سامنے۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان
تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسے کوئی کوڑا مارا ہے اور وہ سب سبز
ہو گیا تھا (کوڑے کے زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہ

ﷺ اس حدیث سے رد ہو گیا وعدہ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جہاز پہاڑ سب خدا ہیں ان کے نزدیک بت جو جانا بھی خدا تعالیٰ کا پوجتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلے کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ
کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔
ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی
کئی کاریج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ
فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک
بچا اور بھائی دونوں مشرک تھے۔ ہر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ
شریک ہوں۔ ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی۔ میں نے سنا ایک بے والا کہہ رہا تھا بڑھ
حیزدم یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دھل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحاق

زُمَيْلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسْرُوا الْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي بَكْرٍ وَعَمْرٌ ((مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ)) قُلْتُ لَأُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَا فَتَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتَمَكِّنَ عَلَيْنَا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتَمَكِّنِي مِنْ فُلَانٍ نَسِيًا لِعَمْرٍ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أُمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوِ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِيدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَاعْتَدِنِ يَتَكَيَّانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبْتَنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَكَيُّي أَنْتَ وَصَاحِبِيكَ فَإِنْ رَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ

کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابو زمیل نے کہا ابن عباسؓ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں؟ ابو بکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کتبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہؐ اور رائے نہیں ہے جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا اٹلاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ پر رسول اللہؐ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دو سال دن ہوا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ اور آپ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بیٹائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھائی بتا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابو ذرؓ کو لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک شرک کا بیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے بیٹے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ اللہ تھا) اس نے سنا مقس سے اس نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لگے ہوئے تھے پیٹھ تک اور زمین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض نمل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا عمامے تیز ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لگائے ہوئے تھے

کے ساتھی کیوں روتے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ کے پاس پھر اللہ نے یہ آیت اتاری ”ما كان لني ان يكون له اسرى“ اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑدے کافروں کا زمین میں۔

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت

چھوڑ دینا جائز ہے

۴۵۸۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یہاں والوں کا۔ پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون دلا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

أَحَدٌ بُكَاءُ تَبَاكَتُ لِبُكَائِكُمْمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَبْكَى بِلَدِي عَرَضَ عَلَيَّ اصْحَابُكَ مِنْ أَخْلِبِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ)) شَجَرَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُسْرَى حَتَّى يُشْجِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ فَكَلُوا بِمَا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا فَاحْلُوا اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

بَابُ رِبْطِ الْأَسِيرِ وَخَيْسِيهِ وَجَوَازِ الْمَنْ

عَلَيْهِ

۴۵۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ نَبِيِّ حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ اثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَاذَا حَبْلُكَ يَا ثَمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمُ تُنْعِمُ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ

ظہر حضرت جبرائیل کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اٹھی

اس حدیث سے حضرت عمر کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجے والے کی رائے بڑے درجے والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ وجہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بنا سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل کبھی کبھی کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے۔

(۴۵۸۹) نوٹی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ اور شافعی کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابل میں یہ حدیث ہے اور یہ ظہر

گزارش کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگئے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ! اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اے محمد! قسم خدا کی تم سے زیادہ کسی کامنہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ سے زیادہ کسی کامنہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برانہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برانہ معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ

مِنْهُ مَا شِئْتَ فَمَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ ((مَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ)) قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَمَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنْ الْغَدِ فَقَالَ ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ)) فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْعِمَ تَنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٌ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ فَأَنْطَلِقَ إِلَيَّ نَحْلِي)) قَرِيبٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِكَ أَحَبَّ الرَّجُوعِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينِكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدِكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ حَيْلَكَ أَعْدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ

لہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ اتنی یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ غرض یہ ہے کہ میں کوئی فریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پروا نہ کرے بلکہ رہیں ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا ماننا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں "ذا ذم" ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نوٹی نے کہا طرے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے لہ

کو پکڑ لیا میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں؟ رسول اللہ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ کے ساتھ، قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیمہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ اجازت نہ دے دیں۔

۳۵۹۰۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْلًا لَهُ نَحَرَ أَرْضِ نَجْدٍ فَخَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَالِ الْحَنْفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقَلَّبِي تَقَلَّبَ ذَا دَمٍ

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

۳۵۹۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے رسول اللہ کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ کا) اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ نے فرمایا اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ نے پیغام پہنچا دیا اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا)۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم

باب: إجلاء اليهود من الحجاز

۴۵۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ حَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَعَرَّخْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاذَاهُمْ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ اسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ

تھ اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع اور حدیث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت سائے تین روز تک شامہ کو نالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استنباد دیا نہ کہ وجوباً۔ اٹھی مختصراً

کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۳۵۹۲۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے بنی نضیر اور قرظہ کے یہودی رسول اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قرظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قرظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت سے دعا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ سے مل گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ نے مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قریظہ کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

۳۵۹۳۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان۔

۳۵۹۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔

۳۵۹۵۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر

لَأَرْضٍ لَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاغْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ))

۴۵۹۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقْرَأَ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ بِسَاعَتِهِمْ وَأَوْلَادِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ تَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنْ يَعْضَهُمْ لِحِفْوًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَتَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَحْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُمْ قَوْمٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودُ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلُّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

۴۵۹۳۔ عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَمُّ.

بابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۴۵۹۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَا مُسْلِمًا))

۴۵۹۵۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمِهِ

(۳۵۹۴) جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بھارت جزیرہ ہے۔ نووی نے کہا ذی کفر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا۔ ابھی

عَدَلَ أَهْلَ لِلْحُكْمِ

اتارنا درست ہے

۴۵۹۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَنَاءَهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ ((فُؤُوهَا إِلَيَّ سَيِّدِيكُمْ)) أَوْ حَيْرِيكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَيَّ حُكْمِي)) قَالَ تَقْتُلُ مَقَاتِلَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ الْمُنْشَى وَرَبِّمَا قَالَ ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ ((مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قرظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قرظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں قلعہ سے۔ سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرائیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

۴۵۹۷- شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

(۴۵۹۶) ☆ قرظہ طیف تھے اس کے اور اس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ تھے۔ جب قرظہ نے جنگ خندق میں حضرت سے دعا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قرظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووٹی نے کہا اس حدیث سے بیچاریت کا ثبوت نکلا ہے جس کو حکیم کہتے ہیں اور یہ باقی اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کر دیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر تار درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ اٹھی

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تقسیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہو کرتے ہیں۔ نووٹی نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تقسیم پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تقسیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آدمی مستحب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا ہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووٹی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (اٹھی مختصراً)

۴۵۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ
يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِيقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضْرَبَ
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيَمَةً
فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَأَغْتَسَلَ
فَأَنَاءَهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ
وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتَاهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّ
فَأَشَارَ إِلَى نَبِيِّ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي
أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَيَّ الذَّرِيَّةُ
وَالنِّسَاءُ وَتُقَسَّمْ أَمْوَالُهُمْ.

۴۵۹۸۔ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق
کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا
نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا وہ تیر ان کی اکھل (شریان) میں لگا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ
لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور پیار کا رہنا درست
ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے۔ جب آپ خندق کی لڑائی
سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیلؑ
آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے
ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان
کی طرف۔ آپ نے فرمایا کہ ہر؟ انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی
طرف۔ پھر لڑے ان سے رسول اللہ اور وہ قلعہ سے اترے آپ
کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ
حلیف تھے سعد کے)۔ سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں
جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی
نہیں اور ان کے مال تقسیم ہو جاویں۔

۴۵۹۹- عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ
حَكَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۵۹۹۔ ہشام نے اپنے باپ عروہ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر
پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے
باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

۴۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا
قَالَ وَتَحَرَّرَ كَلِمَةُ لِلْبِرِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَ فِيكَ مِنْ
قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ
قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَنْبِئِي أَجَاهِدُهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي
أُظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ
كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَأَخْرَجِيهَا

۴۶۰۰۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذ
کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! تو جانتا
ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ
جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں
ہے۔ یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ میں ان
سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو
نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت
اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے

جو منع ہے) پھر وہ زخم بننے لگا ہنسی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بننے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو۔ قاضی عیاض نے کہا یہ صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے؟ (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

۳۶۰۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے؟ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد! بیٹے معاذ کے قریظہ اور نصیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزانہ دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے۔ اہل رہی ہے۔ نیک نفس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ سے بنی قریظہ کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو قریظہ والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچاؤں۔

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

۳۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ

وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَيْتِي فَلَمْ يَرُعَهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ حَيْمَةَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ يَا وَالِدَتِمْ يَسْبِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أُمَّلُ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَا بِنَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ حُرْحُهُ يَغْدُ ذِمًّا فَمَاتَ مِنْهَا.

۴۶۰۱۔ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْتِي فَمَا زَالَ يَسْبِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدُ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلْتَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةً نَحْمَلُوا لَهُوَ الصُّبُورُ
تَرَكْتُمْ فِدْرَكُمْ لَأ شَيْءٍ فِيهَا
وَقَدَرُ الْقَوْمِ حَايِمَةٌ نَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حَبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْظًا وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا يَبْلُغْتِهِمْ نِقَالًا
كَمَا تَقَلَّتْ بِمِيطَانَ الصُّحُورُ

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْلِيمِ أَهْمِ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

۴۶۰۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

(۳۶۰۲) ☆ نووی نے کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا۔ اس وقت بعض لوگ

انصرفت عن الأخراب ((أن لا يصلين أحد الظهرا إلا هي بني قريظة)) فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا ثرون بني قريظة وقال آخرون لا نصلي إلا حيث أمرنا رسول الله ﷺ وإن فاتنا الوقت قال فما عنت واجدا من القريظيين.

بَاب رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ
مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالشَّمْرِ حِينَ اسْتَفْتَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ

٤٦٠٣ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أُعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ نِجَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْقَمَلَ وَالْمُنُونَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سَلِيمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَحَدًا بِأَنْسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِدَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَانَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَرَعَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَأَنْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ

پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے۔ بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے۔ پھر آپ دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر حتماً نہیں ہوئے۔

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو

٤٦٠٣۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی ماں بھی تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لوطی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو مثل بیہ کے دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے)۔ ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبہ کی لڑائی سے فارغ ہوئے

تو لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ اجمعی مختصراً

(٤٦٠٣) یعنی مساقاة کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: وَالَّذِينَ لَبَّوْهُ وَالْعَدَارُ وَالْإِبْرَامَانُ مِنْ قَبْلِهِمْ وَيَجْرُونَ مِنْ هَاجِرِ الْهَيْمِ آخِرُ تَكْمٍ۔

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں وہ لوٹتی تھیں حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آئندہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

۴۶۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قرظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پھیر دینا ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انس نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگیں قسم اللہ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ام ایمن دے دے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی مغبوح نہیں ہے۔ آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گنا کے قریب دیا۔

الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَبِيعَتُهُمْ النَّبِيُّ كَانُوا مَنحُوهُمْ مِنْ بَنَاتِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُمِّي عِذَانَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمَّ أَيْمَنَ أُمَّ أَسْمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيغَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَمِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَا تُؤْفَى أَبُوهُ فَكَانَتْ أُمَّ أَيْمَنَ تَحْضِنُهُ حَتَّى كَبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَمْسَةِ أَشْهُرٍ

۴۶۰۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتَّى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنُّضَيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يُرِدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أُعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ أَهْلِي أَمْرُوَنِي أَنَّ أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أُعْطَوْهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهِنَّ فَحَاءَتِ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثُّوبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكُهُنَّ وَقَدْ أُعْطَانِيَهُنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلًّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أُعْطَاهَا عَشْرَةَ أَشْهُرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَشْهُرٍ

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَيْمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے دار الحرب میں

۴۶۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ حِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبِّسًا.

۴۶۰۵- عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک تھیلی پانی چربی کی خیر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

۴۶۰۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ يَقُولُ رَمِيَ إِلَيْنَا حِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَسَّيْتُ لِأَخِيهِ قَالَ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۴۶۰۶- عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیر کے روز ہماری طرف کسی نے تھیلی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب: رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے

۴۶۰۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُوَيْبَةَ أَخْبَرَهُ مِنْ أَبِيهِ قَالَ

۴۶۰۷- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ابوسفیان نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ

(۴۶۰۵) قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھالینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے۔ مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی۔ اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھالینا درست ہے مگر چربی بیہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشعری کے اور ہارثہ مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا بیجہ درست ہے خواہ وہ بم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تودہ حلال نہ ہو گا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نودوی)

(۴۶۰۷) ہرقل بکسر ہا و فتح راء و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا سکون راء و کسر قاف پڑھا ہے اور زہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری مضمم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل لے

کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں رسول اللہ کی کتاب پہنچی ہر قل کو یعنی روم کے بادشاہ کو اور وحیدہ کلبی وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصری کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہر قل کو دی۔ ہر قل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ابوسفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے ہم ہر قل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا میں۔ (یہ ہر قل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا۔ (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے، پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ

انطلقت في المدو التي كانت نبي وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فينا أنا بالشام إذ جاء بكتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى هرقل يعني عظيم الروم قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل فقال هل هاهنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قریش فدخلتنا على هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أياكم أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعوا بترجماني فقال له قل لهم إني سأبل هذا عن الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبت فكذبوه قال فقال أبو سفيان وإني والله لو كان مخافة أن يزور علي الكذب لكذبت ثم قال بترجماني منه كيف حسبه فيكم قال قلت

ظہ میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے نبی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دوسرے ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوال کرنے آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا کی قدرت کی۔ یعنی یہ لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے رد کریں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہو گئے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا تو وہی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا تو وہی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر نہ کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ وحیدہ کلبی ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بھی ذکر الہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر کتب الیہ کا مستحب ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی ظہ

لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی)۔ پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمدؐ کا) حسب کیا ہے یعنی خاندان۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہر قل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعویٰ سے)؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا اچھا ان کی بیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ ہر قل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آکر اور پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہر قل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں سے ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں پھر

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَهَمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَرِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطَةٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالِكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَخَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مَدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أُمَكَّنْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِيَرْجُمَانِيهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ تَبَعَتْ فِي أَحْسَابٍ قَوْمِيهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلِكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ

ظہ قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی۔ اور زید بن ثابتؓ نے معاویہؓ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا۔ اور لقاہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے اے فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت نے ہر قل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ اچھی مختصر یہ ہے آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے سلام علی من اتبع الهدی۔ بخاری کی روایت میں "یریسین" ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مراد ان سے کاشکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو حیرتی وجہ سے رعایا بھی نہ ہو گئے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا۔ ظہ

اب ٹھیک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا سو اس بات کے (تو میں نے اس میں عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ظہری ہے شاید اس میں وہ دعا کریں)۔ ہر قل نے کہا ان سے پہلے بھی ان کی قوم یا ملک میں کسی نے ظہری کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ تب ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب و نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ پہلے پہل پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے

أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَفُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرَّسُولِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَهْمُونَ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذُوبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَحَابَةٌ لَهُ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا حَالَطَ بِشَاشَةِ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعِمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِيحَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَيَسْأَلُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ قُبُلِي ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَرَعِمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَرَعِمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ اتَّمَّ بِقَوْلِ قَبْلِهِ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمِ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعِصْمَةِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمْتُ أَنِّي

لہ اور پہلی کی روایت میں صاف "اکارین" کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہ بھی ہیں مزارعین کے۔ اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیروکار ہیں عبد اللہ بن اریس کے اور اریس (روسیہ) اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلام مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واللہ اعلم نووی مع زیادہ۔ یہ ابوسفیان نے حضرت کو کہا ابن ابی کعبہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا اور رسول اللہ کو مشابہت دی اس شخص نے

(جھوٹا دعویٰ کر کے)؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے بیروکار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو کوئی قیامت نہیں)۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے بیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دعا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دعا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دعا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہو تا تو گمان ہو تا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتواں لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہر قل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بے شک وہ پیغمبر ہیں

أَحْلَصُ إِلَيْهِ فَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَكَيْلَعَنْ مَلَكُهُ مَا تَحْتَا قَدَمَيْ قَالَتْ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَرَأَهُ فَبَدَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيَّ هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامًا عَلَيَّ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمَ تَسْلِمًا وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِن تَوَلَّيْتَ فَإِنَّا عَلَيْكَ بِإِمِّ الْأَرَبِيِّينَ)) وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثَرَ اللَّغَطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأَخْرَجَنَا قَالَتْ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَعَاْفُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَتْ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّىٰ أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

اس سے کہ آپ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبد العزیٰ اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا) (نودی) بنو اصفروم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو۔ ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاسی اور روم کی سفیدی بل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے۔ اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفروم ہے اصفروم بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

اور میں جانتا تھا اگلی کتابوں میں پڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آجاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہر قل نے رسول اللہ کا خط منگولیا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا۔ ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے محمد اللہ کے رسول کی طرف سے ہر قل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا ریسین کا۔ اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سو اللہ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہراو اس کے ساتھ کسی کو آخری آیت تک۔“

جب ہر قل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا ان سے بنی اصف کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ کامیاب ہونگے اور غالب ہونگے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

۴۶۰۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اریسین

۴۶۰۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حَمصَ إِلَى إِبِلْيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَنْلَاهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ((مِنْ مُحَمَّدٍ

کے بدلے یورپین ہے اور داعیہ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلا تا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

باب: رسول اللہ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں

۴۶۰۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

۴۶۱۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

۴۶۱۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

باب: جنگ حنین کا بیان

۴۶۱۲۔ عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ اپنے

عَنْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِنَّمُ التَّيْرِبِيِّينَ وَقَالَ
بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ))

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۴۶۰۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ حَيَاةٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَقُولُ وَكَانَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ وَكَانَ يَذْكُرُ وَكَانَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

۴۶۱۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَرَمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۴۶۰۹) ☆ نووی نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاکان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تیج حیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زہرا روم کے بادشاہ کو۔ اجماع زیادہ۔

(۴۶۱۲) ☆ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تخت لیٹا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں اپنے مشرکوں کا تخت۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لیٹا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے۔ اور اہل کتاب کا ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے معوقس اور بلوک شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے کا ہتہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ نخر آپ کو دیا ایلہ کے بادشاہ نے جس کا نام عہد بن ریا تھا۔ سر وہ درشت ہے جنگی اور اصحاب سرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں تو

وَسَلَّمَ فَلَمْ تَعْرِفَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ يَتْبَعُهَا أَهْلُهَا لَهُ قَرُوبَةٌ مِنْ نِفَاةِ الْحَضَامِيِّ فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَتَى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيهِمْ بِغَلْتِهِ قَبْلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا أَحَدٌ يَلْحَمُ بَغْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا إِزَادَةٌ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سَفْيَانَ أَحَدٌ يَرِثُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّ عَبَّاسٍ نَادَى أَصْحَابَ السُّمْرَةِ)) فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّفًا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السُّمْرَةِ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا كَيْفَكَ يَا كَيْفَكَ قَالَ فَاقْتُلُوا وَالْكَفَّارُ وَالِدَعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتْ الدَّعْوَةُ عَلَى نَبِيِّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ يَا نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَذَا حِينَ حَصَى الْوَطِيسَ)) قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجْهَ الْكُفَّارِ

رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفطہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہداء اور ولید بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ ایزدے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے)۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں آپ کی خچر کی نگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیانؓ آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہؐ نے فرمایا اے عباسؓ اصحاب سرہ کو پکارو اور عباسؓ کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہو گئی) پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلاناہی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے نبی حارث بن خزرج اے نبی حارث بن خزرج! رسول اللہ اپنے خچر پر تھے گروں کو لمبا کئے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرم گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریں اٹھائیں اور کافروں کے منہ

لگے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ لودھی نے کہا یہاں آپ سے دو مجزے ہوئے ایک قطعی اور ایک خبری۔ قطعی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ کا جوش سے کہ کافروں کو شکست ہوگی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے نکلگیاں ماری تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

۳۶۱۳۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ثُمَّ قَالَ ((انْهَزْمُوا وَرَبُّكُمْ خَيْرٌ)) قَالَ فَذَهَبَتْ اَنْظُرٌ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى مَيْتِيهِ فِيمَا اَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَتْمَهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُذْبِرًا.

۴۶۱۳۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَرَوَهُ بِنُ نِعَامَةَ الْحُدَامِيِّ وَقَالَ ((انْهَزْمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ انْهَزْمُوا وَرَبُّ الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَانِي اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ حَتْفَهُمْ عَلٰى بَعْلِيهِ.

۳۶۱۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۶۱۴۔ عَنْ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ اَنْ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ وَاَتَمُّ.

۳۶۱۵۔ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براہ بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول اللہؐ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خزانہ نہ تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے۔ غرض انہوں نے یک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خزانہ نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ

۴۶۱۵۔ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبُرَاءِ يَا اَبَا عَمْرَةَ اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شَبَابٌ اَصْحَابِيهِ وَاَخِيْفَاؤُهُمْ حُسْرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرٌ سِلَاحٌ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعٌ هُوَ اَزِنٌ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ وَشَقَّ مَا يَكَادُونَ يُحْطَبُونَ فَاَقْبَلُوا هُنَاكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۶۱۵) ☆ لودھی نے کہا یہ جرم موزوں ہے مگر ہر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا براہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزوں فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تَنْفِقُوْا يٰۤاَنصُرَا مِنْ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ يٰۤاَعْرَابُ مَنْ حِيْثُ لَا يَحْسَبُ حَالًا لَّكَ شِعْرٌ نَحِيْبٌ هِيَ اَوْرَاقٌ تَنۡسِفُ الْكَوۤابِرَ اِنَّ اللّٰهَ لَیۤاْتِيۤا بِشِعْرِكُمْ لَیۤاْتِيۤا بِشِعْرِكُمْ لَیۤاْتِيۤا بِشِعْرِكُمْ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہؓ نے کہا انا بن الاکوع اور حضرت علیؓ نے کہا انا الذی سمعتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (اسٹی مختصراً)

سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی آپ نے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

۴۶۱۶۔ حضرت ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اب ابو عمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیر انداز تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ کے پاس آئے۔ ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔ براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

۴۶۱۷۔ حضرت ابواسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن؟ براء نے کہا پر رسول اللہ نہیں بھاگے۔ ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی نگام پڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

۴۶۱۸۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْلِيهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقْرَأُ بِهِ قَوْلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ))

۴۶۱۶۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَكَلِي وَكَفَيْتُهُ أَنْتَطَلِقُ أَجْمَاعَهُ مِنَ النَّاسِ وَخَسِرْتُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاءٌ فَرَفَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلِ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ حَرَادٍ فَأَنْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ يَقْرَأُ بِهِ بَعْلَتُهُ قَوْلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اللَّهُمَّ تَزَلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ النَّاسُ نَتَقِي بِهِ وَإِنْ الشُّجَاعُ مِنَّا لِلَّذِي يُحَادِدِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۴۶۱۷۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسِ أَمْرُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَفِرْ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاءً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ أَنْكَشَفُوا فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْفُجَاءِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسُّهَامِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْلِيهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ أَحْيَدٌ يَلْحَابِهَا وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

۴۶۱۸۔ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا

عَمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقْلٌ مِنْ حَدِيثِهِمْ
وَهُؤُلَاءِ أَنْتُمْ حَدِيثًا

۴۶۱۹- عَنْ يُاسَ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ قَلَّمَا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو نَيْبَةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَتُوِّ فَأَرْمِيُو بِسَهْمٍ فَتَوَارَىٰ عَنِّي فَمَا ذَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ نَيْبَةٍ أُخْرَىٰ فَاتَّقُوا هُمْ وَصَحَابَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّىٰ صَحَابَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعْ مِنْهُمَا وَعَلِيٌّ بَرْدَنَانِ مُتَرَايَا يَأْخُذَاهُمَا مُرْتَدِيَا بِالْأُخْرَىٰ فَاسْتَطَلَقَ إِزَارِي فَحَمَّتْهُمَا جَبِيْمًا وَمَرَرْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمَا وَهُوَ عَلَىٰ بَعْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَىٰ ابْنُ الْأَكْوَعِ فَرَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَعْلَةِ ثُمَّ قَبِضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِوُجُوهِهِمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنِيهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُذْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

۴۶۱۹- یاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا۔ ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا۔ وہ چھپ گیا معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھائی سے نمود ہوئے اور ان سے اور حضرت کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی۔ میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے۔ میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا شکست پا کر۔ آپ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ ٹھہرے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بڑے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے۔ آخر وہ بھاگے اور اللہ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

(۴۶۱۹) ☆ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومارمیت اذ رمیت ولكن الله رمى یعنی تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو مٹی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

باب: طائف کی لڑائی کا بیان

۴۶۲۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبد اللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف و دلوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے؟ رسول اللہ نے فرمایا اچھا صحیح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ نے۔

۴۶۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْلِ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ تَفْتَحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا)) قَالَ فَأَعْتَبْتَهُمْ ذَلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان

۴۶۲۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیق نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر نے کی تب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ! قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک انفراد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آفرین ہے انصار کی جاں نثاری پر)۔ تب جناب رسول اللہ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے ٹے ان میں ایک کالا غلام بھی تھا نبی تجلج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھا وہ کہتا تھا میں

۴۶۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ جِبِينَ بَلَعَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنَّا نُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحْيِيَهَا الْبَحْرَ لَأَحْضَنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُضْرِبَ أَسْكَبَادَهَا إِلَى بَرَكِ الْعِيَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَابِيا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ عَلَّامٌ أَسْوَدٌ لِيَبِي الْأَحْجَاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي بِعِلْمِ أَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَنْتَبَةٌ وَشَيْبَةٌ وَأُمِيَّةُ بْنُ حَلْفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أَخْبَرْتُكُمْ هَذَا أَبُو

(۴۶۲۰) یہ کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي
سُفْيَانَ عَلِيمٌ وَلَكِنَّ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعَثِيَّةٌ وَشَيْبَةُ
وَأُمِّيَّةٌ بَنُ حَلْفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا
ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرَكُوهُ إِذَا
كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانَ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ
مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن
خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا
اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس
سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور
عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو
مارتے اور جناب رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب
آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس
کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ
ہوا آپ کا)۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے
اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے)۔
راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ
ہو اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

٤٦٢٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَفَدَتْ وَفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ
فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو
هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ
أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ
بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ
فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَيَقْتَنِي
قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا
أَعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان

٤٦٢٢- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر
کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبد اللہ
بن ربیع نے کہا (جو ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث
کو) ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہ اکثر ہم
کو بلاتے اپنے مقام پر۔ ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار
کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور
شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے
یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا تو نے مجھ سے آئے
کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا ہاں پھر
میں نے ان کو بلایا حضرت ابو ہریرہ نے کہا اے انصار کے گروہ میں
تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر

کیا مکہ کی فتح کا۔ بعد اس کے کہ رسول اللہ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید کو (یعنی ایک کو سینہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھائی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ایک کلوے میں تھے۔ آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا (اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی آپ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کئے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی انکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دے دیں گے ہم سے جو مانگا جاوے گا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھ سے صفا پر۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا گروہ جاہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا)۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو یعنی رسول اللہ کو اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر مانتا ہوئے۔ ابو ہریرہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ نے فرمایا اے

فَبَعَثَ الرَّسُولَ عَلَى إِخْدَى الْمُحَبَّبِينَ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُحَبَّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسْرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي كَيْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَأَى فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَا بَنِي إِبِلَا أَنْصَارِي)) زَادَ غَيْرُ شَيْءٍ فَقَالَ ((اَهْبِطْ لِي بِالْأَنْصَارِ)) قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْتَابًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نَقَدْتُمْ هَوْلَاءَ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أُعْطِينَا الَّذِي سَأَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَوْنَ إِلَيَّ أَوْتَابِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِخْدَاعُهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تَوَالِفُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُؤَخِّجُهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْبَحَتْ حَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَنَا قُرَيْشٌ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتُهُ رَغْبَةً فِي قُرْبَيْهِ وَرَأْفَةً بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَحْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقُضِي الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ إِنَّا الرَّجُلُ

فَأَدْرَسَتْهُ رَغْبَةً فِي قَرِينِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَلِكَ
 قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى
 اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ
 مَمَاتُكُمْ فَأَقْبِلُوا إِلَيَّ يَتَكُونُ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا
 قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْدِرَانِيكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ
 النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
 أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجْرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ
 طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلِيَّ صَنَمٍ إِلَى حَنْبِ
 الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ
 الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلِيَّ الْبَصْنَمِ جَعَلَ يَطْعُمُهُ فِي
 عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا
 فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
 نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ
 وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُو.

انصار کے لوگو! انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
 (یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی؟
 انہوں نے کہا بے شک یہ تو ہم نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہر گز نہیں
 میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی
 سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے کہا جیسے
 حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا ویسے بڑھانہ دینا)۔ میں نے ہجرت کی اللہ کی
 طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے
 اور موت بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روٹے
 ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے کہا جو کہا شخص حرم کر کے
 اللہ اور اس کے رسول کی یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ
 چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک
 اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے
 ہیں پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے)
 اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف
 لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ
 آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا)۔ پھر ایک بت
 کے پاس آئے جو کعبہ کے باہر رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے
 آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے۔
 جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کوئچختے لگے اور فرمانے
 لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا
 پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں
 ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو
 دعا آپ نے چاہی۔

۶۶۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُخَبَّرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
 وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدَيْهِ إِخْدَاهُمَا عَلَى

۳۶۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ

(۳۶۲۳) یعنی جو سامنے آدے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابوسفیان کے گھر چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے لئے

دوران کو بالکل۔

۴۶۲۴۔ عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابو ہریرہ آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابو ہریرہ! کاش! تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن ولید کو مینہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھلائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا جتنا ہٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی

الْأُخْرَى ((اِخْضُوهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَمَا اسْمِي إِذَا كَلَّا ابْنِي عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ))
 ۴۶۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ وَقَدْ نَأَى إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ نَوْتِي فَحَاشُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ)) رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَحَجَّلَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُحَنَّبَةِ الْيَمْنَى وَحَجَّلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُحَنَّبَةِ الْيُسْرَى وَحَجَّلَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَادِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اذْغِ لِي الْآنصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَحَاشُوا يَهُرُّوْنَ فَقَالَ يَا ((مَعْشَرَ الْآنصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ ((انظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَخْضُوهُمْ حَصْدًا)) وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ ((مَوْعِدُكُمْ الصَّفَا)) قَالَ ((فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَيْنِ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَاوَةٌ)) قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّفَا وَحَاشَتْ الْآنصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَحَاشَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْدَتِ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ لَنَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ

لہ نزدیک صلے سے حج اور رازی نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے۔ (نووی)

امن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب: مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان
 ۳۶۲۵۔ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کو نچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

۳۶۲۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَلْقَى السَّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَعْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَيْبَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قُلْتُمْ أَمَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةً فِي قَرَيْبَتِهِ)) أَلَا ((فَمَا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّيْكُمُ فَأَلْمَحْنَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتِكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَبِإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْدِرَانِكُمْ))

بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

۴۶۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُونَ نَصْبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۴۶۲۶۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرْ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلٌ نَصْبًا صَنَمًا

بَابُ لَا يُقْتَلُ قَرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

۴۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۳۶۲۷۔ عبد اللہ بن مطیع سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے

(۳۶۲۷) سے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل بن

باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک۔

۴۶۲۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے۔ آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

۴۶۲۹۔ براء بن عازب سے روایت ہے حضرت علیؑ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہ اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اس میں یہ عبارت تھی کہ یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھے اس لیے کہ اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے۔ رسول اللہ نے حضرت علیؑ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس کو مینٹے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آویں اور

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۶۲۸- عَنْ زَكَرِيَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَكَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ غُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرِ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا.

بابُ صَلْحِ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي الْحَدِيثِ

۴۶۲۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هَذَا ((مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعَلِمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَقَاتِلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ أَمَحُّهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمَحَّاهُ فَمَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيَقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا حُلْبَانُ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا حُلْبَانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ.

تھ ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن نخل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ۔ لوگ اس کی مشکلیں باندھ کر لائے پر وہ قتل ہوا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۴۶۲۸) یہ کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا۔ نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منہر پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سمیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

۴۶۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۰- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَلَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْخُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلِيُّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ ((مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِفَحْوِ حَدِيثٍ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ ((هَذَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِ)) .

۴۶۳۱۔ براہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کے لئے مکہ شریف میں جانے سے صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جاوے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے (ﷺ) مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھئے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے۔ آپ نے حضرت علیؑ کو حکم کیا رسول اللہ لفظ میٹھنے کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ میںوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا۔ حضرت علیؑ نے بتادی۔ آپ نے اس کو میٹھ دیا اور ابن عبد اللہ

۴۶۳۱- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَحْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالِحَةَ أَهْلَ مَكَّةَ عَلِيُّ أَنْ يَدْخُلَهَا فَيَقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُجَّابِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَرِقَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا يَمْكُتُ بِهَا مِنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِأَبِي ((اَكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَيْتَ مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا

(۴۶۳۱) ☆ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھو یا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھنا سکھا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ اہی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور پڑھ لیا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھو یا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے سے

لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے۔

۴۶۳۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللهم۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم

وَكَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِيِّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأَمْرُهُ فَلْيُخْرَجْ فَأَخْبِرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ حَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابِعْنَاكَ يَا بَعْنَاكَ.

۴۶۳۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ ((اَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)) قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَذْرِي مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ ((اَكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ)) قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَتَابِعْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ)) فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ

لہ میں کوئی ظلم نہیں ہو تا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا وما كنت تتلو من قبل فی کتاب ولا تحطه بيمينك اور حضرت نے فرمایا اور اس حدیث میں لکھا کہ معنی لکھو ایسا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ۔ اچھی مختصراً

(۴۶۳۲) ☆ پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابو بصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آسکے اور راہ میں ایک جتنا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا۔ آخر انہوں نے تنگ آ کر رسول اللہ سے کہا بھیجا کہ ہم اس شرط سے وہائے آپ اپنے لوگوں کو اللہ بلا لیجئے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللهم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے۔ وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھائیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جاوے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی لہ

لکھیں آپ نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

۳۶۳۳- سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؑ اور معاویہؓ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہاے لوگو! اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے اور ان میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دہ کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں (حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگادیں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا)۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ تباہ نہیں کرے گا کبھی بھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہاے ابو بکرؓ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ

رُدُّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدُّنُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكَبُ هَذَا قَالَ ((نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا))

۴۶۳۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَوْ نَرَى فِتْنًا لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ ((بَلَى)) قَالَ أَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتَلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدِّيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا)) قَالَ فَاذْهَبْ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَعَبِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ

ظہر مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹنا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار میں عرب کے اور قبیلے بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری اذی جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک۔

(۳۶۳۳) سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؑ کے ساتھی بھی صلح اور تنظیم پر راضی ہو جاویں گوان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

یاطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکرؓ نے کہا اے خطاب کے بیٹے! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابو بکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بیعت نہ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترار رسول اللہؐ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ صلح فتح ہے ہاری؟ آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔)

۴۶۳۴- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں لے لو گوا! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہؐ کے حکم کو پھیرنے کی اہتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی)۔ قسم خدا کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاغذوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

۴۶۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۴۶۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے

عَلَىٰ بَاطِلٍ قَالِ بَلَىٰ قَالِ أَلَيْسَ قَتَلْنَا فِي
الْجَنَّةِ وَقَتَلَانَهُمْ فِي النَّارِ قَالِ بَلَىٰ قَالِ فَعَلَّمَا
نُعْطِي الدِّيْنَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا بَخَكُم
اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ بُضِيعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالِ فَنَزَلَ
الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عَمْرٍو فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتَحَ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ
نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

۴۶۳۴- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حَنِيفٍ يَقُولُ بَصِفِينَ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُمُو رَأْيِكُمْ
وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي
أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرِدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَا سَيْوفَنَا عَلَى
عَوَائِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرٍ
نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى
أَمْرٍ قَطُّ.

۴۶۳۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي
حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْطِنَانَا

۴۶۳۶- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(۴۶۳۶) ☆ قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سدونا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ایسی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہو گا کہ جب ایک کو تاہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کو تا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں کو

کہا تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کو نا اس میں سے ہم کھولیں
تو دوسرا کو نا کھل جاتا ہے۔

حَنِيفٍ بِصِفَيْنِ يَقُولُ اَتَهُمُوا رَايَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ
فَلَقَدْ رَاَيْتِنِي يَوْمَ اَبِي حَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيعُ اَنْ اُرِدَّ
اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا
مِنْهُ فِي خُصْمٍ اِلَّا اَنْفَجَرْنَا عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمًا.

۴۶۳۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ
سورت اتری انا فتحنا لك فتحا مبينا اخيرتك تو آپ لوٹ کر
آ رہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے
ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ
دیا)۔ تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا
سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

۴۶۳۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
لِيُغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلَى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيمًا مَرَجَعُهُ مِنْ
الْحُدَيْبِيَّةِ وَهُمْ يُحَالِطُهُمُ الْحَزَنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ
نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فَقَالَ ((لَقَدْ اَنْزَلَتْ
عَلَيَّ آيَةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)).

۴۶۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۸- عَنْ اَنَسِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي عَرُوْبَةَ

باب: اقرار کو پورا کرنا

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

۴۶۳۹- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے
سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ
(یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسیل کہا ہے) تو
ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے
ہو؟ سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں
جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد

۴۶۳۹- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّي
عَرَجْتُ اَنَا وَاَبِي حُسَيْلٍ قَالَ فَاَخَذْنَا كُفَّارًا
قُرَيْشٍ قَالُوا اِنَكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا
نُرِيدهُ مَا نُرِيدهُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ
وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَلَّا نُقَاتِلَ مَعَهُ

لہ سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی
مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور
ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو
درست ہے۔

(۴۶۳۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے
انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ
ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاندان کو اپنی بی بی
سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا لہ

فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا
الْحَبْرَ فَقَالَ ((انصرفا نفي)) لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
((وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ))

اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو
کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے
یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا
اقرار پورا کریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

٤٦٤٠ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا
عِنْدَ حَذِيفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ
حَذِيفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ
وَأَخَذْنَا رِيحَ شَدِيدَةً وَفَرَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ
الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكْنَا
فَلَمْ يُجِبْنَا مِمَّا أَخَذْنَا ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
فَسَكْنَا فَلَمْ يُجِبْنَا مِمَّا أَخَذْنَا ثُمَّ قَالَ ((أَلَا رَجُلٌ

باب : غزوة احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں

٣٦٣٠ - ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید
بن شریک تمکی سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس
بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں
ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں۔
حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور
ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ
کرنہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے احزاب (جمع
ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری میں
ہوئی۔ غزوة احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے
گروہ حضرت سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز
چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ

ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ بھاگنے کا تو لہام شافی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا
یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں
نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو باہفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی۔ لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ
نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نودوی)

(٣٦٣٠) نودوی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو حنفی جاسوس اور خبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں یہ تو بہت
ضروری ہے اور اس میں بھی کافروں کی اختیار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی قوت اور ساز و سامان
اور تعداد انگریزوں کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد و فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ
پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکری کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ
تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق رہنا اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وہ جہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ
ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط ہے اور سوائگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے
دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی انکو نہیں ملتی بلکہ

نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے (حالانکہ صحابہ کی جاں نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ! انھہ او رکافروں کی خبر لا۔ اب مجھے کچھ نہ بتا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آکافروں کی اور مت آکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی و ردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابو سفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھ لیا اور قصد کیا مارنے کا پھر مجھے

يَا أَيُّهَا بَخَيْرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَسَكْنَا فَلَمْ يُجِبْنِي مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ ((قُمْ يَا حَذِيفَةُ فَأَتِنَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقَوْمٌ قَالَ اذْهَبْ ((فَأَتَيْتُ بِخَيْرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذَعُرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَكَيْتُ مِنْ عِنْدِهِ حَمَلْتُ كَبَائِمًا أَمْشِي فِي خِثَامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سَفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا تَذَعُرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحِمَامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَيْرِ الْقَوْمِ وَفَرَعْتُ فَرَرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ ((يَا نَوْعَانَ))

لہ باوجود اس کے کہ اس کی فکر میں سز گرداں ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مقلس اور تباہ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے عاقل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے؟ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گودہ کتنے ہی گناہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب و سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا و کھادے۔ آمین یا رب العالمین۔

رسول اللہ کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو۔ گرمی میں مار دینا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا)۔ آپ نے مجھے اپنا ایک فاضل کبیل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے۔

باب: جنگ احد کا بیان

۳۶۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہو اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر هجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے هجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔ ایک اور انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے)۔ تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔ (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی نکلنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہو گئے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

۳۶۳۲- عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا ہے باپ ابو حازم (مسلم

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

۴۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ)) رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهَقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِيهِ ((هَا أَنْصَقْنَا أَصْحَابَنَا))

۴۶۴۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

بن دینار مدنی) سے سنا انہوں نے سہل بن سعد سے ان سے پوچھا گیا رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (توسر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا اجلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

۳۶۳۳- سہل بن سعد سے جناب رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھو تا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۶۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۶۳۵- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اللہ تعالیٰ چاہے ان

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جَرِحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِخْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَحَدَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ.

۴۶۴۳- عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَيَمَازَا دُورِي جُرْحَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرْحَ وَجْهَهُ وَقَالَ مَكَانَ هَشِمَتِ كُسِرَتْ.

۴۶۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرْحَ وَجْهَهُ

۴۶۴۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُطُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رِبَاعِيَّتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ

۳۶۳۵) حضرت نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الہی میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ نے ان کو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ.

کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۳۶۴۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سخان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)۔

۴۶۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ النَّبِيِّاءِ ضَرْبَةً فَوَمَهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)).

۳۶۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۴۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْصُحُ الدَّمَ عَنْ حَبِيْبِهِ.

باب: جس کو رسول اللہ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہو گا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حدیقا قصاص میں ماریں)۔

۴۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رِجْلَيْهِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

۳۶۴۹- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی۔ ابو جہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دانی لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد کے

۴۶۴۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُجِرَتْ حَزْرُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ

(۳۶۴۹) نوٹی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ کی پشت پر رکھ دی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ بیٹھنے اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور اونٹنی میں نجس

أَيْكُمُ يَقُومُ بِلِي سَنَا خَزُورٍ نَبِي فَلَانَ فَيَأْخُذُهُ
فَيَضَعُهُ فِي كَتِفِي مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَأَنْبَعَثَ
أَشْفَى الْقَوْمَ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا
وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَجِيلُ عَلَيَّ بَعْضٌ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ
لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاجِدًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ
فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَخَاءَتِ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحْتُهُ
عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتَبِهُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا
عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الضَّحْكَ
وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي
جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ وَعَنْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَخَبِيبَةَ بِنَ
رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عَقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بِنَ خَلْفٍ وَعَقْبَةَ
بِنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعُ وَلَمْ أَحْفَظْهُ
فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمِعُوا صُرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ
ثُمَّ سَجَّوْا بِأَبِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبٍ بَدْرٍ قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عَقْبَةَ غَلَطَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاویں؟ یہ سن کر
ان کا بد بخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور
رسول اللہ جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے
بیچ میں وہ بچہ دانی رکھ دی پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور
مارتے ہنسی کے ایک پر ایک کرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اڑ
زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو
آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ سجدے ہی میں رہے آپ نے سر
نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ کو
خبر کی کہ وہ آئیں اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی پیٹھ
سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ نماز
پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین
بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ
نے فرمایا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب
آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر
آپ نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ
اور شبیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی
معیط سے اور ساتویں کا مجھے نام یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں
اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے)۔ پھر قسم اس کی جس نے حضرت
محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ
نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نفسیں گھسیٹ کر
گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے
ہیں) ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ نجس تو خون ہے اور یہ جو اب امام مالک کے مذہب پر مانتا ہے کہ حلال جانور کا گوہر پاک ہے اور ہمارا اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ
ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ او جہری یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ
مشروک کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء عمدہ جو اب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوتی کہ پیٹھ پر کیا کھانچا
ہے اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے۔ اچھی ہے

۴۶۵۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اونچھڑی لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ زہراؑ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے)۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے گلے گلے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

۴۶۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ! سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عقبہ نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں۔ ابو اسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

۴۶۵۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۶۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَخَوْلَةُ نَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَهُ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِنَلَا حَزُورٍ فَقَذَعَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَحَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنَ هِشَامٍ وَعُقْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعَقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي بْنَ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّاكِ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْفُوا فِي بَعْرِ غَيْرٍ أَنْ أُمَيَّةً أَوْ أَبِي تَقَطَّعَتْ أَوْ صَالَةً فَلَمْ يُلَقَ فِي الْبَرِّ.

۴۶۵۱- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَجِيبُ ثَلَاثًا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدُ بْنَ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَكَمْ يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

۴۶۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ بلکہ صحیح ولید بن عقبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہو گا تو بچہ ہو گا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا اور رسول اللہ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نودی)

(۴۶۵۰) نودی نے کہا آپ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جلا سے پر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔ قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبشہ میں جا کر مراد اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں سے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق اظہیہ میں آن کر رسول اللہ نے اس کو قتل کرایا۔ انہی

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

۳۶۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا۔ میں نے عبدیلیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو چچی کر دوں) حضرت رسول اللہ نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سَيْتَةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَعُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَقْسِمَ بِاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَغِي عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرْتُهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

۴۶۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعُقْبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَلِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِئْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثُّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِذْ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کو پوچھیں گئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔
۳۶۵۴- جناب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ کی انگلی کو مار گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔ (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)۔

۳۶۵۵- اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر گئی۔

۳۶۵۶- جناب سے روایت ہے جبرائیل نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسی وقت یہ سورت اتاری اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

۳۶۵۷- اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جناب بن سفیان سے سنا رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابو سفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حملہ الحلب) اور کہنے لگی اے محمد! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔

۳۶۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۵۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((هَلْ آتَتْ إِيَّائِي إِصْبَعُ دَمِيَتْ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ)).

۴۶۵۵- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَكَبَّتْ إِصْبَعُهُ.

۴۶۵۶- عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۷- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرَاهُ أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ فَرَبِّكَ مِنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۸- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى اللَّهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَدَى الْمُنَافِقِينَ

٤٦٥٩- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ
حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفٌ
وَرَاةَهُ أُسَامَةُ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ
الْحَارِثِ بْنِ الْعُزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى
مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَحْطَاظٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْاَلْوَتَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةٌ الدَّائِبَةُ حَمَرَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا
فَسَلَّمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
وَقَفَ فَنَزَلَ فَلَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنِّي
هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤَدِنَا فِي
مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا
فَاقْضُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشِنَا
فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَامْتَسَبَّ
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ
يَتَوَاقَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ
بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ ((أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَيَّ مَا

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر
صبر کرنے کا بیان

٣٦٥٩- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک
گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک
چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین
منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ
تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے ان کی بیماری میں
نئی حادث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے
کا ہے یہاں تک کہ آپ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم
کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے چلے
تھے۔ ان لوگوں میں عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور
عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس میں جانور کی گرد پھینچی
تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت
گرد اڑاؤ ہم پر۔ رسول اللہ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے
ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلا یا اللہ کی طرف
اور ان کو قرآن سنایا۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص! اس سے
اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم
کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ
اپنے گھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ
قصہ سناؤ۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنائیے ہماری
مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ نے کہا
پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ
قصہ کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ اس جھگڑے کو

(٣٦٥٩) اور وہ مزوی مرتے دم تک منافق ہی رہا کج دل سے مسلمان نہیں ہوا پر آپ نے اس کو بھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی
بنی قریظہ کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کردہ دیا اس کو پہناتے کو۔

دہاتے تھے۔ آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتیں؟ اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔ سعد نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ! اور درگزر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنائیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ نے دیکھا۔ پھر رسول اللہ نے معاف کر دیا اس کو۔

قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالٍ كَذًا وَكَذًا)) قَالَ اغْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أُعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أُعْطَاكَ وَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ أَنْ يُتَوَجَّهَ فَيُعْصِبُوهُ بِالْمِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أُعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَّ بِهَ مَا رَأَيْتَ فَعَمَّا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۶۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۴۶۶۰۔ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِعَيْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ.

۴۶۶۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدارہ مجھ سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بونے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بوتیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت (وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا) ان کے باب میں اتری یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو۔

۴۶۶۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَبِلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالٍ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ جِمَارًا وَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبْحَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي تَنَزُّ جِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ لَجِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْحَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَّغْنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

باب قتلِ اُبی جہل

۴۶۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاَنْطَلِقْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَمْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِحْزَنٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكْثَرٍ قَتَلَنِي.

باب: ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان

۴۶۶۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی؟ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا اٹھنڈا ہو گیا (یعنی موت کے قریب ہے)۔ ابن مسعود نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے؟ (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو مجلز نے کہا ابو جہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

۴۶۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۶۳- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِحْزَنٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

باب قتلِ كعب بنِ الأشرفِ طاعوتِ اليهود

۴۶۶۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ لِيَأْتَهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَجِبُ أَنْ أَقْتَلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَنْذَنِي لِي فَيَأْتِلُ قَالَ

باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

۴۶۶۳- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو؟ بے شک اس نے ستار کھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کھنا شروع کیں اور

(۴۶۶۲) ☆ مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابو جہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر وجہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی۔ پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ شکر اُٹھی، بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔ (۴۶۶۳) ☆ نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ سے اور بھوک کرنا تھا آپ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہو اور یہ قتل حضرت کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ اور حضرت علی کی مجلس میں ایک شخص نے لہ

ہجو کرنے لگا رسول اللہ کی (محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے)۔ آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو)۔ پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے)۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو سق پر گروی ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے۔ (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عیس بن جبر عبدالرحمن

(قُلْ) فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ رَأَيْتُ وَاللَّهِ لَتَمَلَّنُهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكَرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلْفًا قَالَ فَمَا تَرْهِنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهِنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنْزَهَكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهِنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيَقَالُ رُهَيْنَ فِيهِ وَسُقَيْنَ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهِنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السَّلَاحَ قَالَ فَتَعَمَّ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَيْسٍ بْنِ حَبِيبٍ وَعَبَادِ بْنِ بَشْرِ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمَكْتُ مِنْهُ فَذُونُكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطَّيِّبِ قَالَ نَعَمْ تَحْنِي فُلَانَةٌ هِيَ أُعْطِرُ نِسَاءَ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأَذَّنْ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشَمُّ فَتَنَاولَ فَشَمُّ ثُمَّ قَالَ أَتَأَذَّنْ لِي أَنْ أَعُوذَ قَالَ فَاسْتَمَكَنَّ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ ذُونُكُمْ قَالَ فَتَقَلَّبُوهُ.

تھے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہو تاکہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا (اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے۔ کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابونا نائلہ ہیں (امام نووی نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابونا نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابونا نائلہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلاویں تو چلا آوے۔ محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے۔ ان لوگوں نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آ رہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں۔ کعب نے کہا اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور پاروں سے کہا مارو۔ انہوں نے اس کو تمام کیا۔

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۴۶۶۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے میں ان

۴۶۶۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْبُعْدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا

(۴۶۶۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ رات ستر نہیں ہے اور ہمارا اندھیرا یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور

کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھنٹا رسول اللہ کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہ بندھ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ بہتی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہنچے لشکر کے ساتھ۔ انس نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

۳۶۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے۔ آفتاب نکلتے ہی انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلباڑیاں اور زعمیلیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے کر نکلے تھے۔ وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔ انس نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

۳۶۶۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچے تو فرمایا: انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين۔

رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي رُقَاقٍ خَيْرٍ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَجَدَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَأَتَحَسَّرَ الْإِزَارُ عَنِّي فَجَدَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَبَنِي لَأَرَى يَبْضُ فَجَدَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقَدْ أَعْرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصْنَاهَا غَنَوَةٌ.

۴۶۶۶- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَعَتْ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِؤُورِهِمْ وَمَكَائِنِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَزَمَهُمْ)) اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۶۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)).

اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئیں ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انس کی نظر کا ایک اس پر پڑی۔ احمی
(۳۶۶۷) معنی اس کے اوپر گزرتے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جانتے ہیں جیسے آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوٹتے وقت فرمایا وجاء الحق وزهق الباطل مگر کروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاج اور دل گئی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

۳۶۲۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے) (نوووی نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نوووی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی نکان مطلق نہیں رہتی)۔

تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا بخشدے ہم سے ہو میں جو کچھ خطا کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا دے ہمارے پاؤں کو وہاں جہا اور تسلی اور تشریح دے خدا ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا صبح تڑکے کافروں نے نکل کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون ہونے والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہو گا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔ سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس رات کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں؟

۴۶۶۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَّخْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَسَكَانِ عَامِرٍ رَجُلًا شَاعِرًا فَتَزَلْ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا وَالْقَيْنِ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنْ بَدَا صَبْحُ بَنِي أَيْتِنَا وَبِالصَّبَاحِ عَوَّكُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ)) قَالُوا عَامِرٌ قَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَيْتِنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَنَا مَحْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ فَتَسَحَّهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ)) فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمٌ حُمُرِ الْأَنْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَأَكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ قِصْرٌ فَتَبَاوَلْ

(۳۶۲۸) نووی نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں فاقله اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا ہی لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جنیں۔ اور آٹھویں

انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت؟ انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا بہادوان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے)۔ پھر جب صف باعدہمی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا سلمہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حنیفر انصاری نے آپ نے فرمایا انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دو ہر اثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا) اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا)۔

بِهِ سَاقًا يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابٌ سَتِيهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَتَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْنَا قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ لَهُ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَأَسْتَبْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبٌ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لِأَخْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَتَحَالَفَ قَتِيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَكِينَةَ عَلَيْنَا.

۶۶۶۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنْبِيرٍ قَاتَلَ أَحْبِي قِتَالًا ۳۶۶۹- ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ کے

ظہر مصرح کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا۔ یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا۔
نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان صحیح شرح کے کتاب الزکاح میں گزرا اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس کی وجہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ
رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ
قَالَ سَلِمَةُ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أئِذَا لِي
أَنْ أُرْجَرَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا
تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوَلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا
تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقْتَ)) وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَكَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَأَقْيَنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا
عَلَيْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ هَذَا)) قُلْتُ
قَالَهُ أَحِبِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((يُرْحَمُهُ اللَّهُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ نَاسًا لِيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ
مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ.

ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے
اصحاب نے اس کے ہاب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے
ہتھیار سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے ہاب میں
سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ خیر سے نولے میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! اجازت دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر
ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی۔ حضرت عمرؓ نے کہا مجھے معلوم
ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے
قسم اللہ کی اگر اللہ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ
صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا آج کہا تو نے پھر میں
نے کہا اتار اپنی رحمت ہم پر اور جہاد سے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا
سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم
پر۔ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ نے فرمایا یہ کس کا کلام
ہے؟ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض لوگ تو
اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے
مرا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جاہل اور مجاہد ہو کر مرا۔ ابن شہاب نے کہا
میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے
باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ
بعضے لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ
جھوٹے ہیں وہ تو جاہل اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوسرا ثواب ہے
اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

٤٦٧٠ - عَنْ الْأَبْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

باب: غزوة احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

٣٦٤٠ - براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق

(٣٦٤٠) ☆ لودھی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں
شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہؐ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے طبقے

کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپالیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتنا اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

۳۶۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)۔

۳۶۷۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھورے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو مہاجرین اور انصار کو۔

۳۶۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۳۶۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔

يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بِيَاضَ بَطْنِي وَهُوَ يَقُولُ ((وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأَلَى قَدْ أَبَوَا عَلَيْنَا قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلَأَ قَدْ أَبَوَا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ أَيْبِنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ)) .

۴۶۷۱- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الْبِرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الْأَلَى قَدْ بَعَرُوا عَلَيْنَا)) .

۴۶۷۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَائِفِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ)) .

۴۶۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِ وَالْأَنْصَارِ)) .

۴۶۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

اللہ جو توفیق دے تو وہ نجات دہن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں غار کریں اسلام لرنے سے وہ نجات دہن سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں۔ پھر کاہے کے مسلمان ہیں۔ علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں! مرتد ہیں ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔

(۳۶۷۲) جہاں سے قسمت ان مہاجرین و انصار کی واللہ رسول اللہ اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

الْآخِرَةَ فَأَكْرَمَ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ))

۴۶۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَنْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَفِي حَدِيثٍ شَبَّانَ بَدَلًا فَأَنْصُرْ فَأَغْفِرْ))

۴۶۷۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْاُحُدِّ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ))

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْدٍ وَغَيْرِهَا

۴۶۷۷- عَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَرَخْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعِي بِذِي قَرْدٍ قَالَ فَلَقِينِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُحِذْتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَحَدَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صِبَا حَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا تَبَيَّنَ لَاتَّبَعِي الْمَدِينَةَ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أُدْرِكْتَهُمْ بِذِي قَرْدٍ وَقَدْ أَحْدَلُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ بِبَنِيٍّ وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ

۴۶۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۴۶۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اُحُد کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

۴۶۷۷- سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دو بیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ کی دو بیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا کس نے لیں؟ اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صبا حاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبر دار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں

(۴۶۷۷) یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رزائل کا یا آج دو دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپن سے لڑائی کا دودھ پیا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

الْأَكْوَعُ وَالْيَوْمُ يَوْمَ الرُّضْعِ فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَفْقَدْتُ اللِّفَاحَ مِنْهُمْ وَأَسْتَلْبِتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ فَأَنْعَتُ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكَتْ فَأَسْجِعْ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَبُرِدْتُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

تے ان لیروں کو ذی قرد میں پایا انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیر انداز تھا اور کہتا جاتا تھا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع۔ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹیاں ان سے چھڑائیں بلکہ اور تمیں چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ اور لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا وہ پیاسے ہیں اب ان پر لشکر کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے! تو اپنی چیزیں لے چکا اب جانے دے۔ سلمہ نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

۴۶۷۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَدِمْنَا الْحَدِيثَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا حَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبَا الرُّمَيْيَةِ فَمَا دَعَا وَإِنَّمَا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَمْنَا وَاسْتَقَمْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوْلَى النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسْطِهِ مِنَ النَّاسِ قَالَ ((بَايِعْ يَا سَلْمَةُ)) قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۳۶۷۸- ابن اکوع سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے دعا کی یا تھو کا کنویں میں۔ وہ اسی وقت اہل آیا پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضرت نے ہم کو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان الذین یبايعونک تحت الشجرة انما یبايعون اللہ۔ اخیر تک)۔ میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے

(۳۶۷۸) حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا۔ اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علیؑ نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت علیؑ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابوطالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے علیؑ کا نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور امراد حضرت علیؑ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابورافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ تھے جب

رہے لیتے رہے یہاں تک کہ آدھے آدھی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ بیعت لینے لگے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ عرض میں نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدھی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا ان کی پیٹھ کھجاتا ان کی خدمت کرتا انہی کے

فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ وَرَأَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجْفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَانَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ ((أَلَا تَبَايَعُنِي يَا سَلْمَةَ)) قَالَ قُلْتُ فَذَا بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ ((وَأَيْضًا)) قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي ((يَا سَلْمَةَ أَيْنَ)) حِجْفَتِكَ أَوْ دَرَقَتِكَ النَّبِيَّ ((أَعْطَيْتَكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَيْتَنِي عَمِّي عَزَلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((إِنَّكَ كَأَلَدِي قَالَ أَوَّلُ اللَّهُمَّ أَتَيْتَنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي)) ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أُسْقِي فَرَسَهُ وَأَحْسُهُ وَالْخِدْمَةَ وَأَكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِي

طلحہ رسول اللہ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علیؑ جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا۔ ایک بیہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرادی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا۔ پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابورافع نے کہا میں اور سات آدھی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو اٹھنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خدا داد تھی بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؑ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مخفر الیسر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علیؑ تھے۔ ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بريدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر مشفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علیؑ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ اعمی۔

وَقَالِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَاحْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ آتَيْتُ شَجْرَةً فَكَبَّحْتُ شَوْكَهَا فَاصْطَلَحْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَأَتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَحْرَةَ أُخْرَى وَعَلَّقْتُوَا سِلَاحَهُمْ وَاحْطَطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٌ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لِمُهَاجِرِينَ قُبِلَ ابْنُ زَيْمٍ قَالَ فَاحْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أَوْلِيكَ الْأَرْبَعَةَ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأُزْفِعُ أَحَدًا مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوفَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُحْفَفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَضَرَّ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ

ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھریار وہن دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے۔ جب ہمارے اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانتے جھازے اور بڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور گئے جناب رسول اللہ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹے رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی دوڑو اے مہاجرین! ابن زیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونپی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا وہ سورہے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھایا کر ایک ہاتھ میں رکھے۔ پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمد کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا میں ایک مار دوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ کے پاس اور میرا چچا عامر عملات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا چھوڑو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔ (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف

۱۶ سیر ۱۶ بن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاؤں گا۔ کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آرہا ہے آپ نے فرمایا چھا جالار دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آگیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف بڑ کھڑی رہ گئی۔ پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں انک تلخ

وَتَبَاهُ) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ كَلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا وَاجِبِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَتَرَكْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي نَحْيَانَ حَيْلٌ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَشْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْحَيْلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلِمَةٌ فَرَقِيتُ بِتِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رِيَّاحِ غَلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسٍ طَلْحَةَ أَنْدِيَهُ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَيَّ ظَهْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْفَقَهُ أَجْمَعٌ وَقَتْلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رِيَّاحُ عُدْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَتْلِعَهُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَيَّ سَرَّحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَتَأَدَّيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ

سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دوبارہ تم ہم کو بدلہ لینا برا نہیں۔ آخر رسول اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری و هو الذی کف ایڈیہم عنکم اخیر تکب۔ تک یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر پھر ہم لو نے مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی نعیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام اپنے کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ گیا اور سب کو ہانک کر لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لیں۔ پھر میں ایک نیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صباحا۔ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارا تا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الموضع یعنی میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کینیوں کی تباہی کا دن ہے۔ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک

لہ رہی۔ پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مار گیا۔ ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اس کا بھائی یا سر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو؟ زبیر بن عوام حضرت کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبدالمطلب زبیر کی ماں نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں تیرا بیٹا خدا چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل سمجھ کر لیا۔ نودی نے کہا اس حدیث میں حضرت کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکھ دفننا اچھی ہو جانا۔ تیسرے خبر دینا حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں ہتھیار موجود ہے۔ چوتھی خبر دینا کہ وہ شیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہی

أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِرْ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَسْوَجِ
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصْكُ
سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى حَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ
إِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَسْوَجِ
وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ
وَأَعْقُرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعُ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجْرَةَ
فَحَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ
حَتَّى إِذَا تَضَاقَقَ الْحَبَلُ فَذَخَلُوا فِي تَضَاقِقِهِ
عَلَوْتُ الْحَبْلَ فَجَعَلْتُ أَرْدِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ
فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبِعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ
مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَقْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلُوا بَيْنِي
وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ
ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رَمْحًا يَسْتَحْفُونَ وَلَا
يَطْرَحُونَ ثَمِينًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنْ
الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُتَضَائِقًا مِنْ نَيْبَةٍ
فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَنَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ
فَحَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَلَّوْنَ وَحَلَسْتُ
عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي
أَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبُرْحِ وَاللَّهِ مَا فَارَقْنَا
مَنْذُ غَلَسِي يَرْمِينَا حَتَّى انْتَرَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي
أَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ
فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْحَبْلِ قَالَ فَلَمَّا
أَمْكُتُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي
قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلْمَةُ بْنُ

تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی
کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی
بتاہی کا دن ہے۔ پھر قسم اللہ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا
رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف کوٹا تو میں درخت
تلیے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی
ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر
چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا
یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ
کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے اس
کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے ان سے چھین
لیے)۔ سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہاں تک
کہ تمیں چادروں سے زیادہ اور تمیں بھالوں سے زیادہ ان سے اور
چھینیں وہ اپنے تمیں ہکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ
پھٹکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ اور آپ
کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے
لیں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر
فزاری کا بیٹا ملا۔ وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک
چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے؟ وہ
بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے
ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ
ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا تم میں سے چار آدمی
اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر
جب وہ اتنے دور آگئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم
مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں سلمہ ہوں
اکوع کا بیٹھا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو
منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر

ان کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے۔ قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گامارڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہؐ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے احرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کنڈی میں نے احرمؓ کے گھوڑے کی ہاگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لیرے بھاگے۔ میں نے کہا اے احرمؓ! تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب نہ آئیں۔ انہوں نے کہا اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت بچ ہے اور جہنم بچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہو گا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا۔ اس سے کیا بہتر ہے)۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے۔ احرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبد الرحمن نے بر جھبی سے احرم کو شہید کیا اور احرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا۔ اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہؐ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبد الرحمن کو بر چھ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمدؐ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھائی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا۔ وہ اترے پانی پینے کو پیا سے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا۔ آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ اب وہ دوڑتے چلے کسی گھائی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس

الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي قَالَ أَخَذَهُمْ أَنَا أَضْنُ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَلَّلُونَ الشَّحْرَ قَالَ فَإِذَا أَوْلَهُمُ الْأَحْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمَقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بَعِثَانَ الْأَحْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُذْبِرِينَ قُلْتُ يَا أَحْرَمُ اخْذِرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُونَكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ((قَالَ يَا سَلْمَةَ إِنَّ كُنْتُ)) تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحِنَةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَحَلَيْتُهُ فَانْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَفَّرَ بَعِيدَ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيدَ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعُنَّهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلِي حَتَّى مَا أَرَى زَرَأِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَغْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرْدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عَطَاشٌ قَالَ فَظَنُّوْا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَأَوْهُمْ فَحَلَيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي

أَخْلَبْتَهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَأَبُوا مِنْهُ فَطَرَةٌ قَالَ
 وَيَحْرُجُونَ فَيَسْتَلِدُونَ فِي نَبِيٍّ قَالَ فَأَعْدُوا
 فَأَلْحَقُوا رَحُلًا مِنْهُمْ فَأَصْحَكُهُ بِسَنَمٍ فِي نَفْصِ
 كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ حَذَفَهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
 وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ يَا نِكَلْنَهُ أُمَّهُ الْأَكْوَعُ
 بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِيهِ الْأَكْوَعُ عَدَتْ
 بُكْرَةَ فَأَنْ وَأَرْدُوا فَرَسِي عَنِّي نَبِيٍّ قَالَ
 فَجِئْتُ بِهِمَا أُسْرَقَهُمَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِحَفْصِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ
 فِيهَا مَذَقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ
 فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي
 حَمَلَتْهُمُ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ أَحَدَ بِلَكَ الْإِبِلِ وَكُلَّ شَيْءٍ
 اسْتَفْذَنَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمُحٍ وَبُرْدَةٍ
 وَإِذَا بِنَاءٌ نَحَرَ نَافَةَ مِنَ الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَفْذَنَتْ
 مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْرِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ فَأَنْتَجِبُ مِنَ الْقَوْمِ
 بِإِثْمَةِ رَجُلٍ فَاتَّبِعِ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ
 إِلَّا قَتَلْتَهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاحِدُهُ فِي ضَوْءِ
 النَّارِ فَقَالَ ((يَا سَلَمَةُ أَتْرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا))
 قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أُكْرِمَكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ الْآنَ
 لَيَقْرُونَ فِي أَرْضِ عَطْفَانَ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ
 مِنْ عَطْفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فَلَانَّ حَزُورًا فَلَمَّا

کے شانے کی ہڈی میں اور میں نے کہا لے اس کو اور میں بیٹا کو کوع کا
 اور یہ دن کینوں کی تہائی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے
 اور) اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے
 ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو
 صبح کو تیرے ساتھ تھا سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیروں کے دو گھوڑے
 سے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک
 گھائی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ کے پاس لایا وہاں
 مجھ کو عامر طے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی
 کے لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن
 اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے
 تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رو گیا پر سلمہ نہ تھکے
 اور دن بھر میں نہ سمجھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر
 جناب رسول اللہ کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے
 لٹیروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لیے
 ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب
 بر چھی اور چادریں اور بئال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے
 چھینے تھے ایک اونٹ نخر کیا اور وہ جناب رسول اللہ کے لیے اس کی
 بکری اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو
 اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان
 لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے
 جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر
 آپ ہنسے یہاں تک داڑھیں آپ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں
 آپ نے فرمایا اے سلمہ تو کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی
 جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی
 سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہ لئی ہو رہی ہے اتنے میں ایک
 شخص آیا غطفان میں سے وہ بولا فلاں شخص نے ان کے لیے ایک

كَتَفُوا جُلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَنَا كُمْ الْقَوْمُ
فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَتْ خَيْرَ
فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَالِنَا
سَلْمَةَ)) قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ وَسَهْمَ
الرَّاحِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ عَلَى
الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ قَبِينَمَا نَحْنُ
نَسِيرٌ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبِقُ
شِدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ
هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا
سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَنَا
تِهَامُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَأبي وَأُمِّي ذَرَنِي فَلَمَّا سَابِقَ الرَّحْلُ قَالَ إِنَّ
ثَبِثْتُ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبَ إِلَيْكَ وَتَبِثْتُ رَجُلِي
فَقَطَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ
شَرْفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِحْرِهِ
فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرْفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ
حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصَكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ
فَأُذِيبُكَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى
الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَنَا إِلَّا ثَلَاثُ لَيَالٍ
حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِي غَامِرٌ يَرْتَحِرُ
بِالْقَوْمِ ثَالِثًا لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَلَّقْنَا

اونٹ کا ناتھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے اتنے میں ان کو گرد
معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے
ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے
سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ
کر سلمہ بن الاکوع ہیں۔ سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ نے مجھ کو دو
حصہ دیئے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ
ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا
عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو
دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو
مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا
کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے
نہیں ڈرتا۔ وہ بولا نہیں الہیہ رسول اللہ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے
چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ نے
فرمایا اچھا اگر تیرا حق ہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری
طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور
جب ایک یادو چڑھا باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا پھر اس
کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یادو چڑھا باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر
جو دوڑا تو اس سے مل گیا یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس
کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب
میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ
مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض میں خلاف ہے)۔ پھر قسم
خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف
نکلے رسول اللہ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع
کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور
نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پروا

وَلَا صَلَّيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَيْنَا
فَبَسَّتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَأَقْبِنَا وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ
هَذَا)) قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ ((غَفِرَ لَكَ رَبُّكَ))
قَالَ وَمَا اسْتَغْفِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَنْسَانَ بِخُصْمَةٍ إِنَّا اسْتَشْهَدُ قَالَ فَتَادَى
عَمْرٌ بْنُ الْحَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَمِنَّا قَدِمْنَا خَيْرٌ
قَالَ حَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْبِهِ
وَيَقُولُ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي
السَّلَاحِ بَطْلٌ مَحْرَبٌ إِذَا الْحَرْبُ أَقْبَلَتْ
تَلَهَّبُ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ
مُعَامِرٌ قَالَ فَاحْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفٌ
مَرْحَبٍ فِي رُؤْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْتَفِلُّ لَهُ
فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ فَكَانَتْ
فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلِمَةُ فَحَرَحَتْ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ
بَطْلٌ عَمَلٌ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَآتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْكَبِي فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ بَطْلٌ عَمَلٌ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ ذَلِكَ))
قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ ((بَكَدَبٌ
مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ
أُرْسِلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدٌ فَقَالَ ((لِأَخْطِيبِ
الرَّيَّةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ

نہیں ہوئے۔ تو جمار کہ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور
اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون
ہے؟ لوگوں نے کہا عامر، آپ نے فرمایا خدائے تعالیٰ بخشے تجھ کو
سلمہ نے کہا رسول اللہ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار
کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمرؓ نے پکارا اور وہ اپنے
اونٹ پر تھے یا نبی اللہ! آپ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر
سے۔ سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ
مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا فقد علمت خیر انی
مرحب شاک السلاخ بطل محروب اذا الحروب اقبلت
تلهب یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند
بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شعلے اڑاتی ہوئی۔ یہ سن کر
میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز
پڑھا قد علمت خیر انی عامر شاک السلاخ بطل مغافر
یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے
والا۔ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا
عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی
تلوار انہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اس سے مر گئے۔ سلمہ نے
کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں
عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں
رسول اللہ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا
آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس
نے کہا بلکہ اس کو دو ہر انواب ہے پھر رسول اللہ نے مجھ کو حضرت
علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں
ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے
رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام

اللَّهُ (وَرَسُولُهُ) قَالَ فَأَتَيْتُ نَعْلِيَا فَجَحْتُ بِهِ
أَقْوَدَهُ وَهُوَ أَرْمَدٌ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِي عَيْنِيهِ قَبْرًا
وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحِبًا فَقَالَ قَدْ
عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرْحِبٌ شَاكِي السَّلَاحِ
بَطْلٌ مُجْرَبٌ إِذَا الْخُرُوبُ أَقْبَتُ تَلْهَبُ فَقَالَ
عَلِيٌّ أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةَ كَلَيْتُ
غَابَاتٍ كَرِيهٍ لَمْ يَنْظُرْهُ أَوْفِيهِمْ بِالسَّاعِ كَيْلُ
السَّنْدَرَةِ قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحِبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ
كَانَ الْفَتْحُ عَلَيَّ يَدِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور
وہ بھاگنے والا نہیں۔ سلمہ نے کہا پھر میں حضرت علیؑ کے پاس گیا
اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا
تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کو نشان
دیا اور مرحب نکالا اور کہنے لگا قد علمت خیر انی مرحب
شاك السلاح بطل مجرب اذا الخروب اقبلت تلهب۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا انا الذی
سمتني امی حیدرہ یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا
نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر
بیر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو)
میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں (سندرہ صاع
سے بڑا پکاند ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں
اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں)۔ پھر حضرت علیؑ نے مرحب
کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد
اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ عَنْ
عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةَ

باب: آیت وهو الذي كف ايديهم عنكم کے
اترنے کا بیان

۳۶۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی
مکہ والے رسول اللہ کے اوپر اترے متعمیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تھے آپ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ نے ان
کو پکڑ لیا اور قید کیا۔ بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ
نے اس آیت کو اتارا: وهو الذي كف ايديهم عنكم یعنی خدا

۴۶۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبَلِ
التَّمِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سَلْمًا

فَأَسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ.

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

۴۶۸۰ - عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ حِنْجِرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَأَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سَلِيمٍ مَعَهَا حِنْجِرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْحِنْجِرُ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِنِّي هَذَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْتُلْ مَنْ بَعَثَنَا مِنَ الْعُلُقَاءِ أَنْهَزْمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمَّ سَلِيمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ))

۴۶۸۱ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمَّ سَلِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ نَابِتٍ

۴۶۸۲ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سَلِيمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْتَقِيمِينَ الْعَمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْحَرْحَى.

۴۶۸۳ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَنْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا
۳۶۸۰- انس سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آوے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے سوا جو لوگ جھوٹے ہیں (خنجر مکہ کے روز) ان کو مار ڈالنے انہوں نے شکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے)۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم! کافروں کے شر کو خدائے تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

۳۶۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۳۶۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

۳۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۶۸۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں لگانا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے۔ اسی

(۳۶۸۳) اس سے ابو طلحہ کی جاں نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ میر تقی میر شام میں ہے کہ ابو جہانہ نے اپنی بیٹی کافروں کو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَوَّبٌ عَلَيْهِ بِحَضْرَةِ قَانَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَأِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ فَوْسِسٍ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ اشْرَهَا يَا أَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيُّ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَا تَشْرَفُ نَا يُصْنِكُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي ذُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سَلِيمٍ وَإِنَهُمَا لَمُسْتَشْرَتَانِ أَرَى حُدْمَ سَوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقُرْبَانَ عَلَى مَتُونِهِمَا ثُمَّ تَفْرَعَانِي فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأْنِيهَا ثُمَّ تَحِينَانِ تَفْرَعَانِي فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِي أَبِي طَلْحَةَ إِثْمًا مَرَّتَيْنِ وَإِمَا ثَلَاثًا مِنَ النَّعَاسِ

کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور پیر کا لوٹ آپ پر کئے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے۔ ان کی اس دن دو یا تین کمائیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے)۔ اس نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے اور میں ان کی پندلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پینٹ پر پھر ڈال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

بَابُ النِّسَاءِ الْغَارِيَّاتِ يُرَضَّخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْتَهْمُ وَالنَّهْيُ عَنِ قَتْلِ صَبِيَّانِ أَهْلِ الْحَرْبِ ٤٦٨٤ - عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَجِبَانُهُ عَنْ حَمْسٍ جِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے ۴۶۸۴ - یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (خروری خاریجوں کے سردار) نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں

ان کی طرف کر کے آپ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ماراے سعد! خدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن انعمان نے لے لی۔ ان کے پاس ریش اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری۔ رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ ابھی احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترتا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی بلکہ انہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔ (۴۶۸۴) نووی نے کہا مراد اس سے تیسری کا حکم ہے ورنہ تیسری بلوغ سے جالی رہتی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے تیسری بعد از

اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوة کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب قیمتی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے؟ عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت ماریو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے)۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی قیمتی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر و پینے والے کی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ

كُتِبَ إِلَيْهِ نَجْدَةٌ أَمَا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَنَمِهِمْ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ وَمَتَى يَنْقُضِي بَنِمُ الْيَتِيمِ وَعَنْ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ إِنَّ عَبَّاسَ كَتَبَتْ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْرُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْخَرَجِي وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَا بِسَنَمِهِمْ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ فَمَا يَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ وَكَتَبَتْ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقُضِي بَنِمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْتَبُ إِحْسِنُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخَذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا إِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْبَنِمُ وَكَتَبَتْ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَلِكَ

تجہ اختلاف کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ قیمتی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضروری ہے کہ لیکن دین میں ہو شمار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ بچپن برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کریں کیونکہ اس عمر میں آدمی دوا دہا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی۔ اسی مع زیادہ۔

نووی نے کہا مرد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقرنی کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ ذوالقرنی کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراء بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضرت کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ دیا لیا۔

کرتے ہیں تو اس کی تیشی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے غم کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ غم ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۴۶۸۵- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خنجر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔

اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کون سا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ حال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔

۴۶۸۶- یزید بن ہریر سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی تیشی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا) کون ہیں؟ ابن عباس نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی

۴۶۸۵- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ حِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَلَا تَقْتُلِ الصَّبِيَّانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْنَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَرَأَى بِسِحْقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُعْمِيرُ الْمُؤْمِنِ قَتْلُ الْكَافِرِ وَتَدْعُ الْمُؤْمِنِ.

۴۶۸۶- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْخُرَوْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَخْضُرَانِ الْمَعْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوَالِدَانِ وَعَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيَتَمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبَى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ قَوْلًا أَنْ يَقَعَ فِي أَحْمُقِيَّةٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ اكْتُبْ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَخْضُرَانِ الْمَعْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُحْدَثَا وَكَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنِ قَتْلِ الْوَالِدَانِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمَا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمَا مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْعُلَامِ

(۴۶۸۵) جہاد اور ظاہر ہے کہ حضرت خنجر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلته عن امری بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

قول ہے۔ اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو۔ اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حتم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھی (حضرت حضرت) کو تھا اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

۳۶۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الَّذِي قَتَلَ وَ كَتَبَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُضُ عَنْهُ اسْمُ الْيَتِيمِ حَتَّى يَبْلُغَ مِنْهُ رُسُلًا وَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبَىٰ مِنْهُمْ وَإِنَّا زَعَمْنَا أَنَا نَحْمُ فَأَنْتَ ذَلِكُمْ عَلَيْنَا قَوْمًا.

۴۶۸۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنَهُ

إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ

۴۶۸۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنَهُ

بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ حَوَانَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَرَدْتُ عَنْ نَفْسِي يَفْعُ فِيهِ مَا

كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَإِنَّا نَعْتَمِدُ عَيْنَ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ بِأَنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَىٰ أَنَّ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ فَأَنْتَ ذَلِكُمْ عَلَيْنَا قَوْمًا وَ سَأَلْتَ عَنْ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقُضِي يَتِيمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النُّكَاحَ وَأُرْبِسَ مِنْهُ رُسُلًا وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ

عَفَا أَنْقَضِي يَتِيمُهُ وَ سَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ

۴۶۸۸- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن

عباس کو لکھا میں ابن عباس کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباس نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ نجاست میں گر جاوے

گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ

ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے

قربت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آ جاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جاوے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ مشرکوں کے

کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مارا ہوتا، اگرچہ اتنا علم ہو جیسے حضرت خضرؑ کو تھا جب انہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لے کر وہ لڑائی میں شریک ہوں؟ تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر نقیمت میں سے۔

۳۶۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْحَضْرُ مِنَ الْعِلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لِيُهَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَا مِنْ عَنَائِمِ الْقَوْمِ.

۴۶۸۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ نَحْنُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كِتَابَتِهِمْ مِنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۶۹۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اُخْتَلَفُوهُمْ فِي رَحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْأَجْرَحَى وَأَقْرُمُ عَلَى الْمَرْضَى

۴۶۹۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَمَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۶۹۲- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ حَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَتَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَيْرٌ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتُ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوْلَى غَزْوَةً غَزَاها قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ أَوْ الْعُشَيْرِ.

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے

۳۶۹۰- ام علیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

۳۶۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۳۶۹۲- ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے۔ اس دن میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ نے کتنے جہاد کئے ہیں؟ انہوں نے کہا انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنی جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا سترہ میں۔ میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العشر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوة العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ ﷺ عشرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ وادان ہو مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔)

۴۶۹۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةَ لَمْ يَحْجْ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

۴۶۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَسِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَحَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

۴۶۹۵- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتِلٌ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

۴۶۹۶- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

۴۶۹۷- عَنْ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا نَبَعْتُ مِنَ النُّعُوتِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

۴۶۹۸- عَنْ حَاتِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةَ لَمْ يَحْجْ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ

۴۶۹۳- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجہ الوداع کہتے ہیں۔

۴۶۹۴- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کے ساتھ انیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

۴۶۹۵- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

۴۶۹۶- بریدہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

۴۶۹۷- سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جہاد کئے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے۔

۴۶۹۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

(۴۶۹۵) بخاری نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ کے جہادوں کے شمار میں۔ تو ابن عبد نے ان کا شمار مفصلاً یہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوة اور چھپن سر یہ تک پہنچی ہے (سر یہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور ہر سیح اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوة فتح کو نکال دالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہو گا جو کہتے ہیں کہ صلح فتح ہو اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔)

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

۴۶۹۹- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٌ يَتَنَا بَعِيرٌ نَعْتَمُهُ قَالَ فَتَقَبَّلَتْ أَقْدَامُنَا فَتَقَبَّلَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَطْفَارِي فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْحِرْقَ فَسَمَّيْتِ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعْصِبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْحِرْقِ قَالَ أَبُو بُرَيْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَانَ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَنْشَأَهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَرَأَيْتِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهِ يُحْزِي بِهِ

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ

بِكَافِرٍ

۴۷۰۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحِوْرَةَ الْوَبْرَةِ أَذْرَكَةَ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُدْعَى مِنْهُ بِنِعْمَةٍ وَنَحْدَةً فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَذْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَسْبُكَ لِأَتْبَعَكَ وَأَصِيبَ مِنْكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَأَى قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكِي)) قَالَتْ أُنْمِمْ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجْرَةِ أَذْرَكَةَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوْلَى مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

بَابُ ذَاتِ الرِّقَاعِ كَيْفَ جِهَادِ كَابِيَانِ

۴۶۹۹- ابو موسی اشعری سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے۔ آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چھیتڑے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چھیتڑے باندھتے تھے۔ ابو موسی نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابو اسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

بَابُ كَافِرٍ فِي جِهَادِ مَدَدِ لِيْنَا مَنَعٌ هُوَ مَكْرٌ ضَرُورَةٌ

سے جائز ہے

۴۷۰۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ بدر کی طرف نکلے جب حرة الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص سا آپ سے جس کی بہادری اور اصلت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا

(۴۷۰۰) نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع فرمایا ہے اور شامی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینے

میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ سے ملا بیدا میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو خیر چل۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ ((أَوَّلَ)) مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ)).



تک لیکنا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اس کو انعام ملے گا حصہ نہ ملے گا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

کتابُ الامارة

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

۴۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں، مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

۴۷۰۲- ہمام بن منہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

۴۷۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

۴۷۰۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں وہی آدمی رہ جاوے۔

بَابُ النَّاسِ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلاَفَةُ فِي قُرَيْشٍ
۴۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ زَاهٍ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ عَمْرُو رَوَانَةَ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۲- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْهَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ))

۴۷۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

۴۷۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَتَمَّانِ))

(۴۷۰۴) نیز نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت عمر نے عقیدہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خواجہ نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی

۴۷۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَأَنْتَ يَا عَلِيُّ حَتَّى يَنْقَضِيَ فِيهِمْ أَثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمْتُ بِكَلَامِ حَفْصِ عَلِيٍّ)) قَالَ فَخَلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كَلَّمْتُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

۴۷۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ

۴۷۰۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو گئے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔

اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے۔ پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جو جو درجہ ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رد جاویں اور یہ بات صحیح ہوئی کیونکہ رسول اللہ کے زمانہ سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک رد آدمی بھی رہیں۔ تاضی عیاض نے کہا شافعی نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ اسی ماخال النووی۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اس کے چند سال قاسمین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ تاجار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریشی لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسام ہیں اور بھنطورق واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی۔ پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ نے؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہونگے۔

۴۷۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۰۸- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی۔ آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا) بھرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

أَمَرَ النَّاسَ مَا ضِيًّا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا))
ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكَرْ ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضِيًّا)).

۴۷۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمَهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) لَمْ أَفْهَمُهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَبِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّيْتُهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

(۴۷۱۰) جہاں قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے سیدنا حسنؓ سمیت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سو ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہونگے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی)

۷۱۱- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ سے؟ انہوں نے لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعرا سلی سنسار کئے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدو میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہو گا کہ بارہ خلیفہ بارہ نکلویوں پر مسلمانوں کے ہو گئے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سے جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہونگے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو جس کو ترپ (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا)۔

۷۱۲-۳ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب : خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

۷۱۳-۳ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے دے۔ انہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں۔ بعض تو امیدوار

۷۱۱- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ عَنَابِي نَافِعٍ أَنَّ أُخْرَيْتِي بَشِيءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ عَشِيَّةَ رَجْمِ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصْبِيَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَأَحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ))

۷۱۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَبَدَأَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمِ

بابُ الْأَسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

۷۱۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثَمُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَأَيْبٌ وَرَأَيْبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَلْتَحْمَلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا

لَوِدِدْتُ أَنْ حَضِي مِنْهَا الْكَفَافُ لَأُعَلِّي وَتَأْتِي
فَإِنْ اسْتَحْلَفَ فَقَدْ اسْتَحْلَفَ مِنْهُ خَيْرٌ مِنِّي
بِعَيْنِي أَيْ بَكْرٍ وَإِنْ أْتَوْكُمُ فَقَدْ تَرَكْتُكُمْ مِنْهُ
خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ جِوْنٌ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُسْتَحْلَفٍ.

میں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہیں مجھ سے یا
میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے
عذاب سے۔ لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیں کسی کو؟
انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے
بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ
میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت
اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر
چھوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی
بہت ہے۔ اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو
باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور
حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی
ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت
ابو بکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا
ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول

(۳۷۱۳) یہ نوٹی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر چاہے اور یہ بھی
درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جاوے جیسے جناب رسول اللہؐ نے کسی کو نہیں کیا تھا۔ پھر اگر کسی کو خلیفہ کر چاہے
تو حضرت ابو بکرؓ کی پیروی کی اور جوت کرے تو رسول اللہؐ کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ
صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے
پر رکھ کر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے۔ اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا
اس کو صحابہ کرام نے حضرت کی تمہیر و تفتیح پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ نے صراحتاً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع
ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاض نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت نے نص کر دیا تھا ابو بکرؓ کی
خلافت کے لیے۔ اور ابن رادمدی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت
کے لیے آپ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابو بکرؓ کی
خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمرؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر حضرت عمرؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی
ایک کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت کی وصیت
کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدیؐ کو خطا کی
طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دپوے۔ انتہی

اللہ ﷺ۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

۴۷۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے؟ میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے انکو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب انہوں نے رسول اللہ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

۴۷۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَعْلِمْتِ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيْمَعْلَ قَالَ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ أَنِّي أَكَلِمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَنَمُّ أَكَلِمُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أُحْمَلُ بِيَسِينِي حَتَّى حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ خَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ نُمُّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي يَأْتِي أَوْ رَاعِي عَنْكَ نُمُّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَمَّعَ فِرْعَانُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً نُمُّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَأَنَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُمُّ يَسْتَخْلِفُ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ نُمُّ يَكُنُّ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.

(۴۷۱۴) یعنی رسول اللہ کی بیروی ابو بکر صدیق کی بیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ کا عاشق رہے اور جب آپ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جاوے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا بیرونی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروا نہ کرے اور اپنے پیغمبر کے طریقہ پر چلے۔ یا اللہ! ہم کو عاشق اور بیرو کر دے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب : امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

٤٧١٥- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَ مِنْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعْيَنْتَ عَلَيْهَا))

٤٧١٥- عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمن امت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھے کو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدائے تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔

٤٧١٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

٤٧١٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٧١٧- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنَ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَنِّي بَعْضُ مَا وَتَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ))

٤٧١٧- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ! ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے حکومت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔

٤٧١٨- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْجَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكَلِمَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((مَا

٤٧١٨- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم

(٤٧١٨) یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہو تا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ہتھاننا کا کام ہوتا ہے۔ پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جاوے۔

نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کروادیں گے اور ابن قسماہ نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طائس اور حسن اور ماشون ماکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کریں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا۔ اور عطاء نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو

اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبے کا حاکم بنا کر بھیجا بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابو موسیٰ کے)۔ جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا انرو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کبخت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

باب : بے ضرورت حاکم بنا اچھا نہیں ہے

۴۷۱۹- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ

تَقُولُ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ) قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْعَمَانِي عَلٰى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكَ تَحْتَ ثَنِيَّتِهِ وَقَدْ قَلَصْتُ فَقَالَ ((لَنْ اُوْا لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنْ اَذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهُ عَلٰى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا فَرِمَ عَلَيْهِ قَالَ اَنْزِلْ وَالْقَبِي لَهٗ وِسَادَةٌ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْثِقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهُ دِيْنَ السُّوْءِ فَتَهُودَ قَالَ نَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ اَجْلِسُ نَعَمْ قَالَ نَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فُقْتِلَ ثُمَّ تَذَاكُرًا الْقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اُخِذْهُمَا مُعَاذُ اَمَّا اَنَا فَاَنَا وَمِ اَقْوَمُ وَاَرْجُو فِي نَوْمِي مَا اَرْجُو فِي قَوْمِي .

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

۴۷۱۹- عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ

لہ ہو تو اس سے توبہ نہ کروا میں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرادیں گے۔ شامعی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرنا واجب ہے اور فی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہ قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لوٹنی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لوٹنی بناوے گے اچھی۔

(۴۷۱۹) توبہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے۔ پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عَلَىٰ مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنِّهَا أَمَانَةٌ وَإِنِّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنِدَامَةٌ إِلَيَّ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا))

مبارک میرے موٹھے پر ہمارا اور فرمایا اے ابو ذر! تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔

۴۷۲۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحْبَبْتُ لِنَفْسِي لَا تَأْتِرَنَّ عَلَيَّ الْتَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَيَّ))

۴۷۲۰- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں امت حکم کر دو آدمیوں کے درمیان میں اور مت بند و بست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آجاوے اور مواخذہ میرا گرفتار ہو)۔

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعَقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثُّ عَلَى الرَّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيُ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ

۴۷۲۱- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں ہوں گے پروردگار کے داخلی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داسنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داسنے سے قوت کم ہوتی ہے، بات اللہ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب گمے پاک ہے) اور یہ انصاف

۴۷۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ نُعَيْمٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْمَفْسُطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَىٰ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنِ

(۴۷۲۱) یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیٹیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنے چاہیے۔ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان ابو زہر اور علماء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طاقتور متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرقہ۔ کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں!

کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں۔

يَعِينِ الرَّحْمَنُ عَزًّا وَجَلًّا وَكَلَّمَا يَدِيهِ يَمِينُ
الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا
وَأُولَئِكَ

۴۷۲۲- عبد الرحمن بن شمسہ سے روایت ہے میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں میں سے۔ انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علیؓ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے)؟ میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی۔ ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہؐ نے فرمایا میری اس کو ٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔

۴۷۲۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ
أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ
فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ
فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي عِزِّكُمْ
هَذَا فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ
لِلرَّجُلِ مِمَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ
الْعَبْدَ وَيُحْتَاجُ إِلَى النَّعَةِ فَيُعْطِيهِ النَّعَةَ فَقَالَتْ
أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْتَنِعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي
بَكْرٍ أَحِبِّي أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا
(اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ فَاسْتَقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي
شَيْئًا فَارْفُقْ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ).

۴۷۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۲۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ظہ اور برے کو بائیں طرف اور یسینی ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت نے فرمایا دونوں ہاتھ اس کے واسطے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمن سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ اگلی ماقال انہوی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلیم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نوہی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یسینی صحیح ہے بلاشبہ یس یعنی جیسے اس کی ذات معظمہ ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط۔

۳۷۲۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے)۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کئے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

۳۷۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۷۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

۳۷۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۷۲۹- حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ سے سنی ہے

۴۷۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُتِبَكُمْ رَاعٍ وَكُتِبَكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ أَمِيرُ الدِّيَارِ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَالِدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُتِبَكُمْ رَاعٍ وَكُتِبَكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۶- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۷۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَأَى فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۴۷۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى.

۴۷۲۹- عَنْ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا

(۳۷۲۳) یہاں تک کہ جو شخص مجرب ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضاء کا۔

اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر خدا تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

۳۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی؟ انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

۳۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۳۷۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۳۳- حسن سے روایت ہے عائد بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔ عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةَ مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتُرُ عِيْبَهُ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) .

۴۷۳۰- عَنْ أَحْسَنِ قَوْلٍ دَخَلَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَيَّ مَعْقِلُ بْنُ بَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمَنْبَلٍ حَدِيثِ أَبِي أَنَسُوبٍ وَزَادَ قَالَ أَنَا كُنْتُ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتَنِي أَوْ لَمْ أَكُنْ بِأَحَدٍكَ .

۴۷۳۱- عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ دَخَلَ عَلَيَّ مَعْقِلُ بْنُ بَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ يَا مَعْقِلُ إِنِّي سَمِعْتُكَ بِحَدِيثِ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيُصْحِحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ)) .

۴۷۳۲- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ بَسَارٍ مَرِضٌ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يَعُوذُهُ بِحَدِيثِ أَحْسَنِ قَوْلٍ عَنْ مَعْقِلٍ .

۴۷۳۳- عَنْ أَحْسَنِ أَنَّ عَائِدَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَيُّ نَبِيِّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ شَرَّ الرِّعَايَةِ الْخَطْمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ لَهُ

(۳۷۳۳) یعنی تو فضلاء صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں اولیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آئے میں سے اگلتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے اولیٰ تھی جو اس نے حضرت کے اصحاب سے کی اور حضرت کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائد نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی؟ بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

باب : غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

۴۳۴- ابوہریرہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا بڑا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ (نوٹوئی نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرمادیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا کہ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو تہمتا ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے۔ پھر تو نے کاپے کو پوری کی۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن

اجلسن) فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنَ نَحَائِلِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نَحَائِلٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحَائِلُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ.

بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

۴۷۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعُظِّمَتْ وَعَظِّمَتْ أُمْرَهُ بِمَ قَالَ ((لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتِكَ لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتِكَ لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نَعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتِكَ لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاخٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتِكَ لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَشَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتِكَ لَا

(۴۳۴) یہ تینوں ترجمے رقائقِ محصو کے ہیں۔ نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چہ اسے تو اس مال کو بھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ شافعی اور ایک طاہفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کردے مثل اور اموالِ خانہ کے اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک جس اس کا مالام کو دیدے اور پانچ صدقہ کردے اور چرانے والے کو امام جہمی مناسب سمجھے سزا دیدے لیکن اس کا اسباب نہ جلاوے۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ

أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ يَحْيَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ
صَامِتًا فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا
أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتَكَ

آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چند بیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو مل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

۴۷۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۳۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ.
۴۷۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُوقَ فَعَظَّمَهُ وَأَقْنَصُ الْحَدِيثِ قَالَ حَمَادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَبُو بَرْزَةَ.
۴۷۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

لقن اور کھول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھڑ اور اسب سب جاا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیئے جاویں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور صحیف کو چھوڑ دیں۔ اور دیکھ لیں ان کی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ معتقد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سرائے مال و رست تھی جیسے زکوٰۃ دینے والے کا آدھا مال لے لیا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)۔

بَابُ تَحْرِيمِ هَذَا الْعَمَلِ

٤٧٣٨- عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحُلًا مِنَ الْأَسَدِ يُعَانُ لَهُ ابْنُ اللَّثْبَةِ قَالَ عَزَرُو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيْمَنِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ رِقَازٌ ((مَا بَانَ عَابِلٍ أَنْعَفَهُ لِيَقُولَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالِدِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ لَا يَبْنُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِنَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٍ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَى عَفْرَتِي يُطْبِئُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مَرَّتَيْنِ.

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لےوے
 ٣٤٣٨- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جس کو ابن لثبہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگایا آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس شخصیل دار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹوں نہ بیٹھتا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دہاؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑاتا ہو گا گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی بکری ہو گی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آتی اور آپ نے فرمایا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔

٤٧٣٩- عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللَّثْبَةِ رَحُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَنَّا مَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمَّكَ فَتَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَمَلًا ثُمَّ ذَكَرَ لِحْوِ حَدِيثِ سَعْيَانَ.

٣٤٣٩- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

٣٤٣٠- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ نے

٤٧٤٠- عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ عَلَى حَنْدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ بَدَعَى بَنِي الْأَنْبِيَةِ وَأَمَّا حَاءٌ حَاسِنَةُ قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَلْتَ حَتَّى تَأْتِيَنَّكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِنَّا وَكَلِمَةِ اللَّهِ فَيَأْتِيَنِي يَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتَ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمَرَ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعِيرٍ حَقِيهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يُحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفْنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ بِحَبْلٍ بَعِيرًا لَهُ رِعَاةٌ أَوْ نَقْرَةٌ لَهَا خَوَارِجٌ أَوْ مَنَاءٌ تَبَعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَمَى بِيَاضَ بَنْطِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ نَصْرَ عَيْبِي وَسَمِعَ)) أَدْنَى .

اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لہویہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا)۔ آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ مل بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا ہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے۔ تم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے، مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پچھانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑ بڑا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی دکھائی دی اور آپ نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا دیا۔ ابو حمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔ ۳۷۴۱- ترجمہ دہی جو اوپر گزر رہا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

۴۷۴۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَسْنَدِ وَفِي حَدِيثِ عَيْنَةَ وَبَنِي نَمِرٍ فَلَمَّا حَاءٌ حَاسِنَةُ قَالَ أَمْرًا نَسَانَهُ وَفِي حَدِيثِ بَنِي نَمِرٍ ((تَعَنَّسُ وَاللَّهُ وَاللَّهِ)) وَرَأَى نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا)) وَرَأَى فِي حَدِيثِ سُسَّانَ قَالَ نَصْرَ عَيْبِي وَسَمِعَ أَدْنَى بِي وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي .

۳۷۴۰- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں

۴۷۴۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَحَاءٌ بِسَوَاجٍ كَثِيرٍ

ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا بے شک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

۴۷۴۳- عمر بن عمیرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے کر آوے گا۔ یہ سن کر ایک سرنوٹا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ! اپنا کام مجھ سے لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

۴۷۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔
 ۴۷۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

۴۷۴۶- حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت ہے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے، عبد اللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب

فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ يَا أبا حُمَيْدٍ السَّعْدِيُّ أَسْمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ أَبِي أُذِي.
 ۴۷۴۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْمَا مَحْبُطًا فَمَا هُوَ فَهَذَا كَانَ غُلُولًا يَا أبا نُصَيْرٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَبِلِ عَمَلِي عَمَلُكَ قَالَ وَمَا نَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِيءْ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نَهِيَ عَنْهُ انْتَهَى))

۴۷۴۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.
 ۴۷۴۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

۴۷۴۶- عَنْ حُجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عِبَادَةِ

(۴۷۴۶) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اول الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور مفسرین اور فلف کا مفسرین اور فقہاء میں سے۔ اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا امراء اور علماء دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ نووی۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریر نے کہا یہاں کیا مجھ سے یہ اعلیٰ ابن مسلم نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔

۳۷۳۷- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۳۹- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

۳۷۵۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سنا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت

اللَّهُ مِنْ خُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السُّهَمِيِّ يَنْتَهِي النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أُخْبِرَ بِهِ يَغْلِي بْنُ مَسْلَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۷۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعُصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۴۸- عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمَنْ يَذْكُرُ ((وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي)).

۴۷۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ مَوْرًا.

۴۷۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۴۷۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ وَقَالَ ((مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ)) وَلَمْ يَقُلْ ((أَمِيرِي)) وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۷۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكَ

میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں۔
(یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم
حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور
اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی نے
کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ
ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے۔)

۴۷۵۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے دوست
جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے
کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

۴۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو
ہاتھ پاؤں کٹا۔

۴۷۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۵۸- یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنی دادی
سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ
خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے
اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کے
موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

۴۷۵۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے
کا لفظ نہیں ہے۔

۴۷۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے منیٰ میں ستایا عرفات میں۔

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي غَيْرِكَ وَيُسْرِكَ
وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةَ عَلَيْكَ))

۴۷۵۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَانَ
خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا
مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۶- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۷- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا
قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ.

۴۷۵۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَمِعْتُ
خَدِيجَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ
يَقُولُ ((وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقْوَدُكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا))

۴۷۵۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبَشِيًّا))

۴۷۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا
حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا))

۴۷۶۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكَرْ
حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

(۴۷۵۵) بڑا نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت
حاصل کر لے اور ابتداء سے حکومت ریٹا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے۔ انتہی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي أَوْ بَعْرَفَتِ.

۳۷۶۲- ام حصین بختی بن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج واداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

۴۷۶۲- عَنْ نَحْيِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنْ أَمُرُ عَلَيْكُمْ عَبْدًا مُجَدِّعًا حَسِبْتُهَا فَقَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)) .

۳۷۶۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سنا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سنا چاہیے نہ ماننا۔

۴۷۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)) .

۳۷۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۷۶۵- امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انکار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعضوں نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انکار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انکار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہوگا پھر اس کا ذکر رسول اللہ سے ہوا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود کشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

۴۷۶۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَرَادَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَارًا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ أَنَاخِرُونَ إِنَّا فَدَىٰ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكِّرَ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا ((لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَوْا فِيهَا إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)) .

(۳۷۶۴) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قرشی نہ ہو تہا یہ بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلاوجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(۳۷۶۵) یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دے دے بلکہ سب مل کر لے

۴۷۶۶- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبد اللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں۔ اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں۔ پھر اس نے کہا انکار جلاؤ انہوں نے اپنے انکار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا؟ وہ بولا بے شک آپ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انکار میں گھس جاؤ۔ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انکار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انکار بھادے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انکار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے۔ اطاعت کرنا اسی باب میں لازم ہے جو واجب ہو (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔)

۴۷۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۴۷۶۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات

۴۷۶۶- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا فَأَعْصَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْتَمِعُوا لِي حَطْبًا فَحَنَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْفِدُوا نَارًا فَأَوْفَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتَطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكُنَّا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطَمَعَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))

۴۷۶۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۷۶۸- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ يَا عِزَّةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ السَّمْعُ

ہو ایسے بادشاہ کو سمجھادیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی لوہ آدھیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری نہ رہتی۔

(۴۷۶۸) یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حق بات کا چھپانے والا دنیا داروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہے

ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گنہگارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑانہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۴۷۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۱- جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا ہم کو بلا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑانہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَشَقِّ وَالْمَكْرَهَةِ وَعَلَىٰ آثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَىٰ أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيُّمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً۔

۴۷۶۹- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۴۷۷۰- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ۔

۴۷۷۱- عَنْ جَنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَعَلْنَا عَلِيَّ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَلْنَا حَدَّثَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أَحَدَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلِيَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَآثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ))۔

لہ ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں۔ اس کو چاہیے توبہ کرے اور راجعہ بازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وقار کی اختیار کرے۔

(۴۷۷۱) جنادہ بن امیہ نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کرو اور مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فتن کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معزولہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے۔ اور جب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے۔ جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر لہو

بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ
 ٤٧٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ
 جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ
 يَأْمُرَ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

٤٧٧٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے
 ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے
 (ظالموں سے اور لٹیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے
 ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے
 خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِيَعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ
 قَالَوُلُ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا
 چاہیے

٤٧٧٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
 ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب
 ایک پیغمبر مر جاتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی
 پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے۔ لوگوں نے
 عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس
 سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ
 تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

٤٧٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا
 سَيِّبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ
 الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَمَّا نَبِيٌّ
 بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ نَكثَرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا
 قَالَ فُوا بِيَعَةِ الْأَوَّلِ قَالُوا فَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ
 فَإِنَّ اللَّهَ سَابِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ))

ظہ ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت چلتی رہے گی اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر
 واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا
 اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو چھانچا ہے۔ اور فاسق کی
 بھی امامت ابتدا صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی
 کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہ اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فاسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔
 قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسن اور عبد اللہ بن
 زبیر اور اہل مدینہ بنو امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدور ول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی تاج سے
 لڑنے کے لیے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم اچھی مختصراً۔

(٤٧٧٣) نوٹ: کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے
 بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے
 ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں تھے

۴۷۷۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۷۴- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا
الْبِسَانِ مِثْلَهُ

۴۷۷۵- حضرت عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہونگی جن کو تم برا جانو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس کو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے)۔

۴۷۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا)) فَأْتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مِنْ أَمْرٍ مِمَّا ذَلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ))

۴۷۷۶- عبد الرحمن بن عبد رب الكعبہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اٹھا ہو جاؤ۔ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہو اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرنا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہو گا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا

۴۷۷۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَخَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَرْنَا مَرَبًا فَمِنَّا مَنْ يُصَلِّحُ خِيَابَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي حَشْرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ خَامِعَةً فَأَجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَغْنَمُهُ لَهُمْ وَيَنْدِرُهُمْ شَرًّا مَا يَغْنَمُهُ لَهُمْ وَإِنْ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جَعَلَ عَاقِبَتَهَا فِي أَوْلَئِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتُجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرْفَقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتُجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ

فقہ ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو۔ مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت قاصدے پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

اوسے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے۔ پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے اور ول سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی طاعت کرے اگر طاعت ہو۔ اب اگر دوسرے امام اس سے لڑنے کو آوے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔ یہ سن کر میں عبد اللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! امت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مست مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ تمھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

۳۷۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا

۳۷۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان

۳۷۷۹- اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک

فَهَلِكْتِي ثُمَّ تَنكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَصَنَ أَحَبُّ أَنْ يُزْجَرَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَتَاتِهِ مَبِيتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُجِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ يَتَّبِعْ إِنَّمَا فَلَاعْطَاهُ صَفْقَةً يَدُهُ وَنَمْرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطْعَمْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ غَدًا جَاءَ الْعَمْرُ يُبَارِعُهُ فَاصْطَبِرُوا عَنِ الْآخِرِ فَذَلَّوَتْ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَتَشِدُّكَ إِنَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَيَّ أُذُنِي وَقَلْبِي بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَانِي وَوَعَاةَ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ عَمَلِكَ مُعَاوِيَةُ يَا مُرَّةُ أَنْ تَكُلَ أَمْوَالَنَا تَيْبًا بِالْبَاطِلِ وَتَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ بَيْعَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْتَصِمُوا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

۴۷۷۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۷۷۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْكَلْبِيِّ الصَّدَائِقِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

بابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِثْنَائِهِمْ

۴۷۷۹- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ

انصاری نے علیہ السلام کو کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔
۳۷۸۰- ترجمہ وعلی ہے جو اوپر نزل۔

۳۷۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیہ السلام ہونے کا ذکر نہیں۔

باب: امراء کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں
۳۷۸۲- علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سللی بن یزید جعفی نے رسول اللہ سے پوچھا یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا، پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

۳۷۸۳- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

باب: فتنہ اور فساد کے وقت ہلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

۳۷۸۴- حدیث بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ سے

الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُونِي كَمَا اسْتَعْمَلْتُمْ فَلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آتْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى نَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۴۷۸۰- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۷۸۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُقَلِّ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ وَإِنْ عَنَقُوا الْحُقُوقَ

۴۷۸۲- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَايِلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلْمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمْرَاءٌ يُسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا نَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَابَةُ

۴۷۸۳- عَنْ سَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

۴۷۸۴- عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْخَيْرِ وَكَنتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مُعَاقِفَةً أَنْ
يُنذِرَكُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي
جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ
هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ
ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيهِ))
((ذَخْنٌ)) قُلْتُ وَمَا ذَخْنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَشُونَ
بِغَيْرِ مَنْتَبِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هُدًى تَعْرِفُ مِنْهُمْ
وَتُنَكِّرُ)) فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ
قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ
أَجَابِهِمْ إِلَيْهَا قَدْ قُوهُ فِيهَا)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((نَعَمْ)) ((قَوْمٌ مِنْ
جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسَّبْتِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أُذِرْتُنِي ذَلِكَ قَالَ ((تَلْزِمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ
تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ ((فَاعْتَزِلْ بِلُكْ
الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْصُ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ
حَتَّى يُنذِرَكَ الْمَوْتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ
کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم
جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی
اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں
لیکن اس میں دھبہ ہے۔ میں نے کہا وہ دھبہ کیسا؟ آپ نے فرمایا
ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے
طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی
اور بری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ
نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی
طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں
ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم سے
بیان فرمائیے؟ آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا ساسی ہوگا اور ہماری
ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس زمانہ کو
میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے
ساتھ رہو اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ کہا اگر جماعت اور امام نہ
ہوں؟ آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک
درخت کی جڑات سے چبانا رہے مرتے دم تک۔

۳۷۸۵- حدیث ابن الیمان سے روایت ہے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس

۴۷۸۵- عَنْ جَدِّهِ بْنِ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِخَيْرٍ فَحَلُّ فِيهِ فَهَلْ

(۳۷۸۴) یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینیوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس
حدیث میں حضرت نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فراتے حضرت کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ
ہے۔ بعضوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک ہاتھ احدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس
میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں۔ نری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ نجریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف
بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابوالنیر چرہ کے بیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو
ضروری ہے اور ان بے دین جھلمیوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم۔

کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہ چلیں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہونگے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا دل لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم ماننا۔

۴۷۸۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو تووم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو تووم کی طرف یا مدد کرتا ہو تووم کی اور خدا کی رضا مندی مقصود نہ ہو پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص (میری امت پر) دست درازی کرے اور اچھے اور ہرول کو ان میں سے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

۴۷۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا

مِنْ وِرَاءَ هَذَا الْحَبْرِ سَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ هَلْ وِرَاءَ ذَلِكَ الشَّرُّ خَيْرٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَبِئْسَ وِرَاءَ ذَلِكَ الْخَبِيرُ سَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ كَيْفَ قَالَ ((يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايِ وَلَا يَسْتَوْنَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ قُلُوبُهُمْ لِقُلُوبِ الشَّيَاطِينِ فِي جُفْمَانِ)) قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَسْتَعِ بِرَسُولِ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ))

۴۷۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِثَّةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةِ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقَتِلَ فَقِتْلَةُ جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ))

۴۷۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثٌ حَرِيرٌ وَقَالَ ((لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا))

۴۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِثَّةَ

دھندہ جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہیں اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہو ان کے ٹیکوں اور ہڈوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ۱۹۷۲ء بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے۔

۳۷۸۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۷۹۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے برائی بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۳۷۹۱- ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے برائی بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حال میں اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۳۷۹۲- جندب بن عبد اللہ بکلی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بلا تا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔

۳۷۹۳- ناشخ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقدم ہے

جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ (بَغْضَبٍ) لِلْعَصَةِ وَتَقَاتِرٍ لِلْعَصَةِ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ ((حَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي بِضَرْبِ بَرِّهَا وَفَاجِرِهَا لَا يَسْحَاشُ مِنْ مَوَاطِنِهَا وَلَا يَفِي بَدِيِّ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي)) .

۴۷۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ بَيْنَنَا الْإِسْتِثْنَاءُ أَمَا ابْنُ السُّنَنِ فَمَنْ يَذْكُرُ الْمِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رَوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوِرُ حَبِطُهُمْ .

۴۷۹۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُرْوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أُمَّيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَازَ مِنَ الْخِمْمَةِ شَيْئًا فَمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .

۴۷۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أُمَّيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْئًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِذَا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .

۴۷۹۲- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَدْعُو عَصِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةً)) .

۴۷۹۳- عَنْ نَافِعِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَيْعٍ حِينَ كَانَ مِنَ الْأَحْرَةِ مَا كَانَ إِذْ كَانَ يَزِيدُ بْنُ

(۳۷۹۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ پس اپنا خاتمہ بالکبیر کرنے کے لیے لا رہا ہے عید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو پناہ مقرر کر لیں اور اس سے بچت کر لیں۔

مدینہ سے ملا ہوا نقل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمنؓ (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ) کے لیے تو شک بچاؤ۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تمہ کو ستانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے ووقیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔

۳۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب : جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

۳۷۹۶- عرفجہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔

۳۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۹۸- عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو، وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔

مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اضْرَعُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رِسَالَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكُمْ لِأَحْلِسَ أَمْنَكُمْ لِأَسَدْتِكُمْ حَبِيبًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقِيَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) .

۴۷۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۴۷۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ .

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُخْتَلِعٌ

۴۷۹۷- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَمَا نَا مِنْ كَانَ)) .

۴۷۹۷- عَنْ عُرْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنِّي فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ((فَاقْتُلُوهُ)) .

۴۷۹۸- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَيَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يَفْرُقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ)) .

بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

٤٧٩٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا))

بَابُ وَجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلُّوا وَنَحْوِ ذَلِكَ

٤٨٠٠- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْتَكُونُ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مِنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا))

٤٨٠١- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مِنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ ((لَا مَا صَلُّوا)) أَيُّ مَنْ كَرِهَ بَقِيهِ وَأَنْكَرَ بَقِيَهُ

٤٨٠٢- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

بَابُ : جَبِ دَو خَلِيفَتَاوَا سَا بِيْعَتَا هُو

٣٤٩٩- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفوں سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے

٣٨٠٠- ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہو (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی نیک گیا لیکن جو راضی ہو برے کام سے اور پیروی کی اس کا (وہ تباہ ہو)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مار دو اور امارت سے موقوف کر دو)۔

٣٨٠١- ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہو اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہو)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گویا زبان سے نہ کہہ سکے)۔

٣٨٠٢- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

کے بل بچکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا۔

حِينَ حَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثِ اللَّهُ يَا كُنَّا الْمَقْدَمِ
لِحَدِيثِكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ
فَرِظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فُجِفْنَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلُ
الْقِبْلَةَ)) فَقَالَ ((إِي وَاللَّهِ)) الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ لَسَمِعْتَهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ فَرِظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر مزرور

۴۸۰۶- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب : لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

بَابُ اسْتِخْبَابِ مُبَايَعَةِ الْأَعْمَامِ الْعَجِيزِ
عِنْدَ إِزَادَةِ الْقِتَالِ

۳۸۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جاویں گے۔

۴۸۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا
يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعِ مِائَةٍ مُبَايَعِينَ وَعُمَرُ
أَجِدٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمْرَةٌ وَقَالَ
بِأَيْعَانَهُ عَلَيَّ أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ تُبَايَعَهُ عَلِيُّ
الْمَوْتِ.

۳۸۰۸- جو بڑے سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

۴۸۰۸- عَنْ أَبِي قَالَ لَمْ يُبَايَعِ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا مُبَايَعَانَا عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

۳۸۰۹- ابو الزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم سے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے۔ پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جہنم قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے بیٹ کے تلے چھپ رہا۔

۴۸۰۹- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ
كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَعِ عَشْرَةَ
مِائَةً مُبَايَعِينَ وَعُمَرُ أَجِدٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
وَهِيَ سَمْرَةٌ مُبَايَعَانَا عَيْرٌ جِدُّ بَنِي قَيْسِ
الْأَنْصَارِيِّ احْتَبَأَ تَحْتَ بَعْضِ بَعِيرِهِ.

۴۸۱۰- ابو الزبیر نے جابر سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا مجھ سے ابو الزبیر نے بیان کیا انہوں نے سنا جابر سے کہ رسول اللہ نے دعا کی حدیبیہ کے کنوئیں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

۴۸۱۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بیٹائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

۴۸۱۲- سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم چند روز سو آدمی تھے۔

۴۸۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۱۴- سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

۴۸۱۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۴۸۱۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۸۱۷- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کی آپ کے سر سے

۴۸۱۰- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ هَلْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى بِهَا وَنَمَّ يُبَاعِعُ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِيَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحَدِيبَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بئرِ الْحَدِيبَةِ.

۴۸۱۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحَدِيبَةِ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أَنْصُرُ لَأَرْبِئَكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ)).

۴۸۱۲- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

۴۸۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۴۸۱۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَع مِائَةٍ.

۴۸۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثَمَنَ الْمُهَاجِرِينَ.

۴۸۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۱۷- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاعِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنَا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ

(۴۸۱۱) ☆ کیونکہ وہ درخت ہالی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر نے کھولا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔
۳۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۱۹- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو چاہو تو تم زیادہ جانتے ہو۔

۳۸۲۰- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

۳۸۲۱- سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

۳۸۲۲- یزید بن ابی سعید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مرنے پر کی۔

۳۸۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۲۴- عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ مظلمہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْ عَلِيَّ الْمَوْتِ وَلَكِنْ نُبَايِعُهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.
۴۸۱۸- عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۱۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبِي مَعْرُوفًا بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ بَيْتٌ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ

۴۸۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَسَوَّهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

۴۸۲۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

۴۸۲۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۴۸۲۳- عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَةَ بِمِثْلِهِ.

۴۸۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَنَا آتٍ فَقَالَ هَذَا ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلِيُّ مَاذَا قَالَ عَلِيُّ الْمَوْتِ قَالَ لِمَا تُبَايِعُ عَلِيُّ هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۲۱) جہاں نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ صحیح تھی کہ جاہل لوگ جاہل اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۳۸۲۳) جہاں نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی۔ اب دو گنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

۳۸۲۵- سر بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے ۱۱ ہجری۔ اس نے اکوع کے بیٹے کو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ مسلم نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

۳۸۲۶- مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔

۳۸۲۷- مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا جہاں بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۳۸۲۸- ترجمہ و معنی جو اوپر گزرا۔

بابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِطْطَانِ وَطَنِہ

۴۸۲۵- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ ذَحَلَ عَمِي الْحَجَّاجَ فَقَالَ يَا أبا أَسِيبِ الْأَكْوَعِ ارْمُدْ ذَاتَ عَلَيِّ عَمِيَّتِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي النَّبَوِ

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

۴۸۲۶- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَايَعُهُ عَمَى الْهَيْجْرَةَ فَقَالَ ((إِنْ الْهَيْجْرَةَ قَدْ مَضَتْ بِأَهْلِهَا وَلَكِنَّ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

۴۸۲۷- عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ عَلَى الْهَيْجْرَةَ قَالَ ((قَدْ مَضَتْ الْهَيْجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُبَايَعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقَيْتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

۴۸۲۸- عَنْ عاصِمِ بْنِ بَهْدَا الْإِسْنَادِيُّ قَالَ فَلَقَيْتُ

(۳۸۲۵) قاضی عیاض نے کہا عمامہ نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اس لیے حجاج نے اعتراض کیا مسلمہ پر اور مسلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگلی میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ کی مدد تھی اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی اتنی۔ منقحاً

أُحَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُخَاشِعٌ وَنَمْ بَدُّكَرُ أَنَا مَعْبِدٌ.

۳۸۲۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔

۴۸۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا)) .
۴۸۳۰- عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۳۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

۴۸۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا)) .

۳۸۳۲- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہا اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

۴۸۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَّ أَغْرَابًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَتِيحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ تُوْبِي صَدَقْتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاعْمَلْ مِنْ وِزَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) .

۳۸۳۳- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا وودھ دہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

۴۸۳۳- عَنِ الْوُزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ ((قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ .

باب: عورتیں کیوں نکر بیعت کریں

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۳۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۴۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

(۳۸۲۹) جو نووی نے کہا تارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ دار السلام ہو گیا اس درجہ کی ہجرت جو شیخ سے پہلے تھی اب نہ رہی اب اتنا ثواب ہے۔

(۳۸۳۳) جو نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں ہے

النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُمْتَحَنَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ عَلَى أَنْ لَا يَشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ إِلَى آخِرِ آيَةِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَصَنَ أَقْرَبُ هَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَ بِالْمَحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْرَبَ مِنْ قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدِي)) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدُ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَحْبَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفُّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ ((قَدْ بَايَعْتُنَّ كَلَامًا))

مسلمان عورتیں جب ہجرت کرئیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، خیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا۔ قسم اللہ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھو البتہ زبان سے آپ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کر لیتیں میں تم سے بیعت کر چکا۔

۴۸۳۵- عَنْ عَمْرَةَ ابْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ ((اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِكِ))

۴۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب : بیعت کرنا سنے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

۴۸۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۴۸۳۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سنے اور حکم ماننے پر۔ آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو

تھے اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ انجمنی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے چھسے سولہ یا نعد یا حجام یا اہل بیت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا درست ہے اور یہ ضرور نہیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انھی

بہتا مجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)۔

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے

۳۸۲۳۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا)۔ پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا۔ نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی ان کے پاس آکر وہ ان دنوں خیفہ تھے انہوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عالمیوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

۳۸۲۴۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں

لے جانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے

ہاتھ لگ جائے گا

۳۸۲۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے ستر میں۔

۳۸۳۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جاوے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّلْعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ

باب بيان سن البلوغ

۴۸۳۷۔ حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أخذ في القتال وأنا ابن أربع عشرة سنة فلم يجزني وعرضني يوم الحندق وأنا ابن خمس عشرة سنة فأجازني قال نافع فقد كنت عسى عمر بن عبد العزيز وهو يومئذ خليفة فحدثته هذا الحديث فقال إن هذا لحد بين الصغير والكبير فكتب إلى عثمان أن يقرضوا لمن كان ابن خمس عشرة سنة ومن كان دون ذلك فاجعلوه في العيال

۴۸۳۸۔ عن عبيد الله بهذا الإسناد غير أن في حديثهم وأنا ابن أربع عشرة سنة فاستصغرني

باب النهي أن يسافر بالمصحف

إلى أرض الكفار إذا خيف

وقوعه بأيديهم

۴۸۳۹۔ عن عبيد الله بن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو

۴۸۴۰۔ عن عبيد الله بن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنه كان ينهى أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو مخافة أن يناله العدو

۳۸۴۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔ یوب نے کہا دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تھے۔

۳۸۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَأَخَفُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ يُوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمَكُمْ بِهِ.

۴۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّادَةَ وَالتَّقِيَّيَ ((فَإِنِّي أَخَافُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُسْمانَ ((مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ)).

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے

۳۸۴۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کئے گئے تھے ہڈیا سے عقیقہ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ عقیقہ سے بنی رزق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

۴۸۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدَهَا حَيْثُ الْمَوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ لَنِي لَمْ تُعَسَّرْ مِنَ الشَّيْبَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي رَزِيقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيْمَنْ سَاقَ بِهَا.

۳۸۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

۴۸۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعَنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَرَأَدَ فِي حَدِيثِ يُوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ عُبَّادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحُفَّتْ سَابِقًا فَطَلَفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.

(۳۸۴۱) جو نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبیا نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔ اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے عمروہ کو کہا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(۳۸۴۳) جو نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تقصیر کرنا وہ اس کے لیے درست ہے اور تقصیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانت چارہ کم نہ دیں پھر اس کو گرم مھول پہنا کر ایک بند کو ٹھوڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینا آئے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور تقصیر عموماً تو بالاجماع درست ہے اور بالعموم جب درست ہے کہ شخص ثالث عموماً دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عموماً کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب : گھوڑوں کی فضیلت

۴۸۴۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۴۸۴۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔

۴۸۴۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۴۸۴۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۷- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاصْتِعَابِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۴۷- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور نعمت۔

۴۸۴۸- عَنْ بُؤْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۸۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۴۹- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)).

۴۸۴۹- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور نعمت۔

۴۸۵۰- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِذَا ذَلِكَ قَالَ ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۴۸۵۰- عروہ باریقی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیونکہ رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور نعمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)۔

۴۸۵۱- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةَ بْنُ الْحَجَّادِ

۴۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۲- عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَمْ يَذْكُرُ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)) وَفِي حَدِيثِ سَعْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۴۸۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۵۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَجَّادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَنَمْ يَذْكُرُ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)).

۴۸۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں ثواب اور نعمت کا ذکر نہیں ہے۔

۴۸۵۴- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۴۸۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں

۴۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

۴۸۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو۔

۴۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

۴۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور سچا جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف تو اب یا نعمت دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ

۴۸۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبُرْكََةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ))

۴۸۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

۴۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْرَهُ الشُّكَّالَ مِنَ الْخَيْلِ

۴۸۵۷- عَنْ سُهَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشُّكَّالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِنَاصٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى

۴۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَنَبِيٍّ يَذْكُرُ النَّحِيئِ

۴۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَمْ يُخْرِجْهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِنَّمَا بِي وَتَصَدِّقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ مَسْكِنَهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا قَالَ مِنْ أَجْرٍ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَمْ يُخْرِجْهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِنَّمَا بِي وَتَصَدِّقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ مَسْكِنَهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا قَالَ مِنْ أَجْرٍ

۴۸۵۷- عَنْ سُهَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشُّكَّالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِنَاصٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى

۴۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَنَبِيٍّ يَذْكُرُ النَّحِيئِ

(۴۸۵۵) نوٹ: یہاں حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہو تا ہے بعضا نحوس۔

(۴۸۵۷) ہذا اور اکثر کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن دریذ نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

(۴۸۵۹) یعنی بار بار خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ جہاد

أَوْ غَيْمَةً وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ
كَلِمَةٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْثُهُ لَوْثُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَأَنَّ بَشْرًا عَلَى
الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدَتْ خِلَافَ سَرِيَةٍ تَغْزُو فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجْدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ
وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَسْتَنْقِضُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا
عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوُودِدْتُ أَنِّي
أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَعْزُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ
أَعْزُو فَأَقْتُلُ))

میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی
راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آدے گا جیسا دنیا میں
ہوا تھا اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ
ہوتا تو میں کسی لشکر کے ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد
کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواروں
وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم
اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ
جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر ماہ اجاؤں پھر جہاد کروں پھر ماہ اجاؤں
پھر جہاد کروں پھر ماہ اجاؤں۔

۴۸۶۰ - عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۸۶۰ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۶۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِهِ
وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بَأَنَّ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ
إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ
أَجْرٍ أَوْ غَيْمَةٍ))

۳۸۶۱ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ ناسن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں
اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے
اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جاوے گا اس کو جنت
میں یا پھیر دے گا اسے اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور
غنیمت کے ساتھ۔

۴۸۶۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۳۸۶۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

((لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ
يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ
يَنْعَبُ اللَّوْثُ لَوْثُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ))

نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ
جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا
اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔

۴۸۶۳ - عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

۳۸۶۳ - ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث بیان کی ام سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ
سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے

ایک کلمے کے ساتھ خود بھی جہاد کو لکھیں پر غزے کی وجہ سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلے تو اور بھی سب مسلمان نکلے اور اتنے
تدویوں کا سامنا ہر وقت مشکل تھا۔

جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا۔ رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ سب کو سواریاں دیں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رچیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔

۳۸۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا پاؤں اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

۳۸۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

۳۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی

((كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفْجُرُ دَمًا لَوْنُ لَوْنِ دَمٍ وَالْعَرَفُ عَرَفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أُجِدُّ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقَعُدُوا بَعْدِي))

۴۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمَّ أَحْيَا)) بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخْبَيْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۴۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَمَنَ اللَّهُ لِمَنْ حَرَّحَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۸۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتَ لَهَا

(۳۸۶۷) ثبوتی نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے۔ اور ابن ابی ہریرہ نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے لے

ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے۔ شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

۴۸۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آئے گی اور اس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

۴۸۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہوں نے پوچھا ویاتین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزے دار ہو کر نماز میں کھڑا ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

۴۸۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۷۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھ تھا ایک شخص بولا مجھے

عَبَدَ اللّٰهَ خَيْرٌ نَسْرَهَا اَنْهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَتَمَسَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلُ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

۴۸۶۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِحَدِيثٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنْ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يَتَمَسَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ الْكِرَامَةِ))

۴۸۶۹- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يُعَدُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((نَا تَسْتَطِيعُوْنَهُ)) قَالَ فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذُنُوبِكُمْ يَقُوْنُ ((لِمَا تَسْتَطِيعُوْنَهُ)) وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ ((الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ اللَّقَائِمِ بآيَاتِ اللهِ لَا يَقْتَرُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى))

۴۸۷۰- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۸۷۱- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كُنْتُ جُنْدًا مِنْ رِجَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ بَانِي اَنْ نَا

اور بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گولہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہو گا اور امتوں پر قیامت کے دن۔ اچھی ملخصاً

(۴۸۶۹) اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

(۴۸۷۱) نبیؐ کوئی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔ دوسرا ابوالا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا ابوالان چیزوں سے تو بھدا افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا۔ جب اللہ نے یہ آیت اتاری اجعلتم سقایة الحاج یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا۔ ہرگز نہیں اللہ کے سامنے برابر نہیں۔

۳۸۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت
۳۸۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے۔

۳۹۷۴- سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۳۸۷۵- ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے۔

۳۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرَ مَا أُدْرِييَ أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُعْمَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَّا قُلْتُمْ فَرَجَحْتُمْ عَمْرٌ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاطِكُمْ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنَّ إِذَا صَبَّحَتِ الْجُمُعَةُ دَخَلْتُ فَاسْتَفَيْتُهُ فِيمَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْمَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا

۴۸۷۲- عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ أَبِي تُوَيْبَةَ.

بَابُ فَضْلِ الْعَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
۴۸۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعْدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَالْعَدْوَةُ يَغْذُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۴۸۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا أَنْ رِحَالًا مِنْ أُمَّتِي)) وَسَأَلَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَكَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۳۸۷۷- ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابہ شام کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب اٹکا اور ڈوبا۔

۳۸۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

باب : جہاد کرنے والے کے درجات کا

بیان

۳۸۷۹- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو سعید! جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابو سعید نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہو گا جتنا آسمان اور زمین میں ہے۔ حضرت ابو سعید نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

باب : شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے

۳۸۸۰- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد کے وقت قرض معاف ہو جاتا ہے اور ایمان لانا اللہ پر ایک شخص کھڑا ہو اور یوں لایا رسول اللہ! اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا

۴۸۷۷- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((غَدَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا ظَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَعُغْرَتَا))

۴۸۷۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ابْنِ نَصْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِثِهِ سَوَاءٌ.

بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ

فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

۴۸۷۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا أَيُّهَا سَعِيدُ مِنْ رَحْمِي بِاللَّهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينَنَا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِينَا وَجَنَّتْ لَنَا الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ ((وَالْآخِرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ

خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ

۴۸۸۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ ((أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُكْفِرُ

(۳۸۸۰) جہاد کے وقت قرض معاف ہو جاتا ہے اور ایمان لانا اللہ پر ایک شخص کھڑا ہو اور یوں لایا رسول اللہ! اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جائے اور قرض معاف نہ ہو گا اس طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہو گئے اور پہلے آپ نے قرض کو سنبھلیا تھا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل نے آپ کو اسی وقت جہاد میں جانے کا حکم دیا تھا

چوہے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔ پھر آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا؟ وہ یوں کہ میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہوگا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔

۳۸۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے۔

۳۸۸۳- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

۳۸۸۴- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا جانا میت دیتا ہے سب گناہوں کو مگر قرض کو نہیں۔

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دئیے جاتے ہیں
۳۸۸۵- مسروق سے روایت ہے ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی

عَنْ عَطَايَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ إِنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرٌ مُّذَبِّبٌ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكْفَرُ عَنِّي عَطَايَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرٌ مُّذَبِّبٌ إِيَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ))

۴۸۸۱- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۴۸۸۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَنِّي صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبِرِيِّ

۴۸۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ اَنْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ))

۴۸۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ اَنْعَاصِ أَنَّ سَيِّدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ))

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشَّهْدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

۴۸۸۵- عَنْ مَسْرُوقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۳۸۸۵) ہاں نوادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جائے گی اور آدم کی لہ

سَأَلْنَا عِنْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((أَرَوَاهُمْ فِي جَوْفِ طَبْرِ حُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلٌ مُعَلَّقَةٌ بِالْعُرْسِ تَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ وَرَبُّهُمْ اطمَاعَةٌ فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيُّ شَيْءٍ نَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرُخُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبُّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرْكُوا))

اللہ عند سے پوچھا اس آیت کو (ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون) یعنی مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کئے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی رو میں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لگ رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں۔ پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا پھر پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں؟ جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

باب فضل الجهاد والرباط

۴۸۸۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا اتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ ثُمَّ

باب : جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

۴۸۸۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

اللہ جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں۔ اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیا کا نام ہے یا جسم لطیف کا یا بعض جسم کا یا جو صورت بیان نہ کھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اس یہ ہے کہ روح اجسام لطیف ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو قوی مر جاتا ہے۔ اٹھی مختصراً

(۴۸۸۶) ۶۶ نودی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزت (تہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحت اور اختلاط سے اور شاقی اور اکثر علماء نے

جان سے اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچا دے اپنے شر سے۔
۴۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

مَنْ قَالَ ((مُؤْمِنٌ لِي شِعْبٌ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۴۸۸۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ ((رَجُلٌ أَيْ)) النَّاسِ أَفْضَلُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

۴۸۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۸۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثُمَّ رَجُلٌ))

۴۸۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو چہرہ دہلیز اپنے گھوڑوں کی یاگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریوں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی تالی میں انہیں تالیوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے۔

۴۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ خَيْرِ مَعَانِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَطَانَهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

۴۸۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۹۰- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْضَةِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيَى

تو کا نہ سب یہ ہے کہ اختناط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی تک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزت افضل ہے اور حدیث اس پر محمول ہے۔

(۴۸۸۹) صحیح حدیث نے اس حدیث میں دو محذوفوں کو سب سے افضل قرار دیا ہے یا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کیلئے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

۳۸۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَفَأَنَّ ((فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ)) .

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

۳۸۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہو اور لڑا اللہ کی راہ میں اور شہید ہوا۔

۴۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. فَقَالُوا: كَيْفَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) فَيَسْتَشْهِدُ)) .

۳۸۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۸۹۳- عَنْ أَبِي الزَّمَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۳۸۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور شہید ہو۔

۴۸۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقْتُلُ هَذَا فَيَلْجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرَ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهِدُ)) .

۳۸۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

۴۸۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۸۹۴) جہ تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نو دینی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہرے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی اس لیے وہ فاعل ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضائے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسا ہے۔ اٹھی

مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح صفا یعنی ہنسی بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمح اور بصر اور نزول اور استواء اور عجب وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور توہیل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مقام ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا صحیح اللہ تعالیٰ۔

اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور اس کا رہنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

باب جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

۳۸۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچادے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔

باب : اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

۳۸۹۷- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا اسمیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی عیسٰی پڑی ہوئی۔

۳۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب : غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

۳۸۹۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جانور جاتا رہا، اب مجھے سواری دیجئے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس

اللَّهُ عَلَيْهِ رَسُولٌ فَإِنَّ لَنَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))۔

باب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

۴۸۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَنَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَصُرُّ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى قَبْلَ مَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ مَوَّعِنُ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))۔

باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَضْعِيفِهَا

۴۸۹۷- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَحْضُومَةٍ فَقَالَ خَابَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَ ((بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))۔

۴۸۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب فَضْلِ إِعَانَةِ الْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ وَجَلَّاتِهِ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

۴۸۹۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْطَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُنْسِغُ لِي فَأَخْبَلْتَنِي فَقَالَ ((مَا عَنَدِي)) فَقَالَ

(۳۸۹۶) یہ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جگہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث یصححہ اللہ کا ہے یا مدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ اتنی مع زیادہ

سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! میں اسے بتلا دوں اس شخص کا جو سواری دیوے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

۳۹۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۰۱- انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں؟ آپ نے فرمایا فلانے کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا یہ وہ شخص بیمار ہو گیا۔ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے تجھ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دے دے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی وہ سب سامان اس کو دے دے اور کوئی چیز مت رکھ خدا کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

۳۹۰۲- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھرمار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کما لیا)۔

۳۹۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۰۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لیحان کی طرف بھیجا جو ہزہل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)۔

۳۹۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذَلُّهُ عَلَيَّ مِنْ يَحْمِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

۴۹۰۰- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۰۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَتِيْبًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَنَيْسَ مَعِيَ مَا تَجَهَّزْتُ قَالَ ((أَنْتَ فُلَانَا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِّضْ)) فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُغْرِمُكَ السَّامَ وَيَقُولُ أُعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ((أُعْطِيهِ)) الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْسِبِي عَنْهُ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَ تَحْسِبِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَسَارِكُ لَكَ فِيهِ.

۴۹۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِبٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا))

۴۹۰۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي أَخِيحَانَ مِنْ قُدَيْلٍ فَقَالَ ((لِيُسَبِّحَنَّ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا))

۴۹۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ.

۴۹۰۶- عَنْ أَبِي بَحْرَةَ بْنِ الْإِسْنَادِ مَشْنُوعًا

۴۹۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۴۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی

اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى نِسِيِّ النَّبِيِّ ((لِيَخْرُجَ مِنْ

خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَتَيْكُمْ خَلْفَ

الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَمَا كَانَ لَهُ مِنْ

نَصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ))

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَأَيْمَانِ مَنْ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں

خَانَهُمْ فِيهِنَّ

خیانت والے کے گناہ کا بیان

۴۹۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۴۹۰۸- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے

عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أَهْلِيهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ

جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے

مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ

گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت

فِي أَهْلِهِ فَيَحْوَنُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))

میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

۴۹۰۹- عَنْ عَنُقُومَةَ بِنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ

۴۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۴۹۱۰- عَنْ عَنُقُومَةَ بِنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۹۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے

بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا

گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ یہ فرما کر جناب

شِئْتَ)) فَانْطَلَقَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رسول اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))

(یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب ہی لے لے گا۔)

بَابُ سُقُوطِ قَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْدُورِينَ

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

۴۹۱۱- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا

۴۹۱۱- براء نے کہا یہ آیت لا يستوي القاعدون من المؤمنين

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي

کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان

سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنًا فَجَاءَ بِكَيْفِ

اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے)

يَكْتُبُهَا فَشَكَكَ إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْنُومٍ ضَرَارَةَ فَزَلَّتْ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک بڑی

لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی۔ تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی ناپیدائی کی (یعنی اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر اولی الضرر کا لفظ اتر یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

۴۹۱۲- براء رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المؤمنین تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اتر۔

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابرت ہونا

۴۹۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اور سید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

۴۹۱۴- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی عیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔

۴۹۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیرہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے۔ وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ کی کس نبی بی کا انس رضی اللہ عنہ

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِّ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِوَجْهِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ نَسَائِرٍ فِي رِوَايَةٍ سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

۴۹۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تَرَلْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلِمَةُ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَتَرَلْتُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِّ.

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

۴۹۱۳- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فَإِنَّ الْجَنَّةَ فَأَنْقَى نَعْرَاتِي كُنَّ فِي يَدِي ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْبٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۴۹۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتِلْكَ عِبَادَةُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ نَقَدَّمُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَمِلَ هَذَا يَسِيراً وَأَجْرٌ كَثِيراً))

۴۹۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِيرَةَ عَيْناً يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِمْرُ أَبِي سَمِيَانَ فَجَاءَهُ وَمَا فِيهِ نَبِيٌّ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أُذْرِي بَرَأْسِي بَعْضَ بَرَأْسِهِ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَحَدِيثٌ

نے ذکر کیا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔ یہ سن کر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی ساریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں۔ آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ! میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے۔ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالی اور ان کو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑاکافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوں۔

۴۹۱۶- عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب سیلا کچلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے ۱۲ انہوں نے کہا

فَالْفَرَجُ رَسُولُ اللَّهِ فَتَكَلَّمْ فَقَالَ ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةَ فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاصِرًا فَلْيَرْسُبْ فَعْنَا)) فَجَعَلَ رِجَالًا يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرِهِمْ فِي غَيْرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((لَا بَأْسَ مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاصِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((لَا يَقْتُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا ذُو نَهْ)) فَذَكَرَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((قَوْمُوا بِئِي حِفْظِ عَرْضِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُطَمِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ حِفْظُ عَرْضِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ)) نَعَمْ)) قَالَ نَحْ نَحْ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ((مَا يَحْمِلُكَ)) عَلَى ((قَوْلِكَ نَحْ نَحْ)) قَالَ لَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَجَعْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَاحْرَجْ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْبِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْنَ أَنَا حَيِّتُ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

۴۹۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَمَعَهُ بِحَضْرَةِ الْعُلُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْطَانِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ نُهْبَتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ

(۳۹۵) بخیر نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کر اہل جہور علماء کا یہی قول ہے۔

ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

۴۹۱۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیتے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں؟ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا چٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص کافروں میں سے حرام کے پاس آیا جو ماموں تھے انس بن مالک کے اور برچھمارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)۔

۴۹۱۸- انسؓ نے کہا میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا

هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ حَنْزَ سَبْعِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَبْعِهِ إِلَى الْعَلَمِ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ

۴۹۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ أَنْعَثَ مَعَنَا رِحَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَحَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَذَرَّسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحِثُّونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهَذَا الطَّعَامِ لِأَهْلِ الصُّفَةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَتَلَّوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَتَلَّغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ قَالَ وَأَنَّى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ حَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَتَفَدَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فَرَّتْ وَرَبُّ الْكَلْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((إِنْ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ))

۴۹۱۸- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمِّي الذِّي

سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالِ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالِ أَوْلَى مَشْهَدًا مَشْهَدُهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَتْ عَنْهُ وَإِنَّ أَرْبِيَّ اللَّهَ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْرَابِي اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالِ فَهَبْتُ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالِ فَشْهَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالِ فَاسْتَنْصَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا بُنَا عَمْرٍو أَنْ فَفَالَ وَأَهَا لِيَرِيحُ الْجَنَّةَ أُحُدُهُ مَوَدُّ أُحُدٍ قَالِ فَفَقَاتْنَهُمْ حَتَّى قَبِلَ قَالِ فَوَجَدَ فِيهِ جَسَدِيهِ بَضْعٌ وَنَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ صَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَقِيَّةٍ قَالِ فَفَقَالَتْ أُحْتَهُ عَمِّي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحِيَّ إِلَّا بِسَيْبِهِ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَاتِهِ رِجَالٌ سَادَقُوا مَا عَاهَدُوا إِلَهَ عَالِيَةِ فَجَنَّهُمْ مِنْ قَضَى نَحْبَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ بِمَا بَدَلُوا تَنَابُلًا قَالِ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَهِيَ أَصْحَابِهِ

ہے (یعنی ان کا نام بھی انسؓ تھا) رسول اللہ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گذر اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہتے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور چھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا اب ابو عمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن مضمض انصاریؓ کی جو چچا تھے انس بن مالک کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ انسؓ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر ای سے زائد زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن یعنی میری پھوپھی رضیہ بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کو دیکھ کر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔) بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

بابٌ مَن قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلِيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب: جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

٤٩١٩- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا عَرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِرَجُلٍ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِدُنْكَرٍ

٣٩١٩- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عربی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے

لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۳۹۳۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھانے کو یا اپنی قوم اور کتبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے تو کونسا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۳۹۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۳۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

باب: جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے

۳۹۳۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناقص نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناقص بن قیس خراسانی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اسے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت

وَالرَّجُلُ يُقَابِلُ يُرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِبَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۴۹۲۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنْ شَجَاعَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۲۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَرًّا وَجَلًّا فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضًّا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْأَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّبَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

۴۹۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۳۹۳۳) جب توجہ اور علم اور صدق اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جائیں گی اللہ بچاؤے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے۔ بقول شیخے نیکی بہاد گناہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظہر میں ایسے لہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِقَضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ فَأَتَلْتُ فِيكَ حَتَّى امْتَشْتَهَدْتُ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ فَأَتَلْتُ لَأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ لَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسَجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى أَلْقَى فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسَجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى أَلْقَى فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا بَلَا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَنْكَ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتُ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ لَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسَجِبَ عَلَيَّ وَجْهِي حَتَّى أَلْقَى فِي النَّارِ))

رسول اللہ سے سنی ہو؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہوگا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلاوے گا وہ پہچانے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ فرمادے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا اور اس کو وہ اندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لاویں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ شخص پہچان لے گا۔ تب کہا جاوے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھا اور قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جاوے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی مال خرچ کرنے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس

کا کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فاسق نہیں ہوتے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدایں اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدائی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ انکے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ حجہ اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیس ہاتھ کو بھی دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

لیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں
پھر حکم ہو گا منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔
۳۹۲۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۲۴- عَنْ سَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَفَرَ النَّاسُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلُ الشَّامِيِّ وَاقْتَصَّ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ.

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب
اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَعَبِمَ وَمَنْ
لَمْ يَغْنَمْ

۳۹۲۵- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں
اور لوٹ کا مال کماوے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں مل گئے اب
آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب
آخرت میں ملے گا۔

۴۹۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فِيصِيُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ مِنَ
الْآخِرَةِ وَيَتَّقَى لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا
غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

۳۹۲۶- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے
اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصے دنیا
میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان
اٹھاوے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا
ثواب ملے گا۔

۴۹۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوا فَتَنْتَمُّوْنَ وَتَسْلَمُ
إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ وَمَنْ مِنْ
غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُحْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ
أَجْرُهُمْ))

باب: ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ
يَدْخُلُ فِيهِ الْعَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

۳۹۲۷- حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۴۹۲۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ

(۳۹۲۲) جہاد لڑنے کے لیے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے
کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں۔ اور لوٹ کو بدلہ ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو نوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور
یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیحہ اور صریح نہیں آئی۔

(۳۹۲۷) جہاد اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام قیس تھا نہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے لڑ

عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کو کرنے یا کسی عورت کے بیاتے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔

۴۹۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سناہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

۴۹۲۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔

۴۹۳۰- سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا اتَّعَمَّانَ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِلْمُرِي مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

۴۹۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَسَعْنَى حَدِيثُهُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمَنبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بَابُ اسْتِجَابِ طَلْبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۹۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِيبْهُ))

۴۹۳۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ فَتَارِلَ الشَّهَادَةِ وَإِنْ

نہ یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ٹکٹ ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعضوں نے ربیع اسلام کہا ہے۔ اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو امتیاز ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کہا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ نفاذ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر سے صحیح ہے اور حضرت عمر سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا معتز بن وقاص اور عاتقہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا محمد بن ابراہیم حمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا یحییٰ بن سعید انصاری کے البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو صحیحی سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیونکہ شروع سنا میں تو اترا نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ میں تاہی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں صحیحی اور محمد اور عاتقہ۔ جمہور علماء نے کہا کہ انصاف کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوتے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوتے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور حجیم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں۔ ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور احکام اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے حصوں میں نیت شرط نہیں ہے۔ اتنی مختصر

فَاتَ عَلِيٌّ فِرَاشِهِ ((وَتَمَّ يَذْكُرُ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ

بَابُ دَمِّ مَنْ فَاتَ وَتَمَّ يَغْزُو وَتَمَّ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

٤٩٣١- عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ فَاتَ وَتَمَّ يَغْزُو وَتَمَّ يُحَدِّثُ بِهِ نَفْسَهُ فَاتَ عَلِيٌّ شُعْبَةَ مِنْ بِنَاقٍ)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَى أَنْ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

٤٩٣٢- عَنْ خَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لُرَجَالًا مَا مِيرْتَمٌ قَسِيرٌ وَلَا قَطْعَتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَيْسَهُمُ الْمَرَضُ))

٤٩٣٣- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفٍ ((إِلَّا شَرِكُواكُمْ فِي الْأَجْرِ))

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

٤٩٣٤- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمَّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَيَطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمَّ

مرے۔

باب : جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی

۳۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔

باب : جو شخص جہاد نہ کر سکے بیواری یا عذر

سے اس کا ثواب

۳۹۳۲- چارٹر سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے)۔ وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے۔

۳۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب : دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

۳۹۳۴- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں

(۳۹۳۱) جنت اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ اتنی

(۳۹۳۲) یہ تو وہی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ جوں کا ہارنا ہائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس ہونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں تو

حَرَامٌ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطَعَتْهُ ثُمَّ حَسَبَتْ نَفْسِي رَأْسَهُ فَمَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَتَكَبَّرُونَ فِي هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَمِيرَةِ أَوْ هِنْدِ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ)) بِئْسَ كُفْرًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَمَامَ ثُمَّ اسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ((أَنْتَ مِنَ الْأُولَى)) فَرَكِبْتُ أُمَّ حَرَامِ بِنْتَ مِلْحَانَ الْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَضَرَعَتْ عَنِّي ذَاتَهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهِنَكْتُ

اور ام حرام بن عباده بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ کے سر کی جوڑیں دیکھنے لگیں کہ رسول اللہ سو گئے۔ پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے۔ ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے؟ آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سوار ہے۔ پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ سے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

۴۹۳۵ - عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ عَالِيَةُ أَنَسِ قَالَتْ أَلَا أَلَسْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا قَالَتْ اسْتَيْفَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ قُلْتُ مَا يُصْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَرَيْتَ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَتَكَبَّرُونَ فِي الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَمِيرَةِ))

۴۹۳۵ - ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عباده بن صامت نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عباده ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک شجر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا۔ ان کی گردن

لے گئے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سروراری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ ابھی مختصر

۴۹۳۹- عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَوْسَى .

باب : شہیدوں کا بیان

۴۹۴۰- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جارہا تھا اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی وہ ہٹا دی۔ اللہ نے اس کا بدل دیا اور اس کو بخش دیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جاوے۔ اس زمانہ میں طاعون قے دست سے ہوتا ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پچیس یا استسقا سے) جو پانی میں ڈوب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے۔

۴۹۴۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ میں مر جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

۴۹۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب بیان الشهداء

۴۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يِنْمَا رَجُلٌ بِمَشْيِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عَصَنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَتَكَرَّمُ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) وَقَالَ ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْفُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَنْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۴۹۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ لِيَكُفُّمُ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ((إِنْ شَهِدَاةَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيلَ)) قَالُوا فَسَبِّحْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)) قَالَ بِنُ مَقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَيْلِكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ ((وَالغَرِيقُ شَهِيدٌ))

۴۹۴۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عَيْبُدُ اللَّهُ بِنُ مَقْسَمٍ

(۴۹۳۰) نووی نے کہا ان کے سوال اور نوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الحجب سے مرے جو عمل کر مرے جو عورت زہنگی کے عارضے میں مرے جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے مال بچوں نبی کے بچانے میں مارا جاوے اور مرد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

أَشْهَدُ عَلَى أَعْيُنِكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

۳۹۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے

۴۹۴۳- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
وَزَادَ فِيهِ ((وَالغَرِقُ شَهِيدٌ)).

۳۹۳۴- حصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے؟ میں نے کہا طاعون سے مرے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔

۴۹۴۴- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ بَحْتَى ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

۳۹۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے

۴۹۴۵- عَنْ غَاصِمِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ بِعَيْتِهِ.

باب : تیر مارنے کا ثواب

بَابُ فَضْلِ الرَّمِيِّ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَدَمِّ مَنْ
عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

۳۹۳۶- عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے تیار کرو کافروں کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے۔

۴۹۴۶- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ)).

۳۹۳۷- حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنا تیر کا کیل نہ چھوڑے (یعنی تیر نشانے پر لگانا سکھے۔)

۴۹۴۷- عَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

(۳۹۳۳) میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدرآباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دیوے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ اللہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں۔

(۳۹۳۶) جہاد تووٹی نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلنی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ آمین

۳۹۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۴۹- عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم نجفی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوزھے ضعیف ہو رتم پر مشکل ہونا ہوگا۔ عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

باب: رسول اللہ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

۳۹۵۰- حضرت ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔

۳۹۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الامیمان میں گزرا)

۴۹۴۸- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنِهِ.

۴۹۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا النَّحْوِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْعَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ بِشَقِّ عَيْنِكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْ لَأَا كَلَامًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَاتِبِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لَأَايَ شِمَاسَةَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ الرَّمِيَّ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى))

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

۴۹۵۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَكَيْسَ فِي حَدِيثِ قَتِيْبَةَ)) ((وَهُمْ كَذَلِكَ))

۴۹۵۱- عَنِ الْمُعْبِرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ))

اہل حدیث کی فضیلت:

(۳۹۵۰) اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت مراد ہے یا وہ جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم کا ہے اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کم ہو گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ جووم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت کافر یا مظلوم نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موجد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور یاد جوہر صد ہائے ہزار ہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

۴۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے

۴۹۵۲- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً
 ۴۹۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يَتْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَالِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) .

۴۹۵۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہوئے تک۔

۴۹۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۹۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑ رہے گا قیامت تک۔

۴۹۵۵- عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئِ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةََ عَلَى الْمِسر يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ)) .

۴۹۵۵- عمیر بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

۴۹۵۶- عَنْ مُعَاوِيَةََ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ مَا سَمِعْتُهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِثْرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

۴۹۵۶- معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

۴۹۵۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَهُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ سُوءٌ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَيَبْتِمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَهْلًا عَقِبَهُ بِنُ

۴۹۵۷- عبد الرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلدوں کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبد اللہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی گمراہ ترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہو گئے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے

عَامِرٌ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةٌ يَا عَقْبَةُ اسْتَعِ مَا يَقُولُ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ عَقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَأَ
تَزَالَ عِصْيَانَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُفَاتِلُونَ عَلِيَّ أَمْرَ اللَّهِ
قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَأَ يَصْرُوهُمْ مِنْ خَالَفِهِمْ حَتَّى
تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَ عِنْدَ
اللَّهِ أَجَلٌ ثُمَّ يَبْتَغِ اللَّهُ رِجْحًا كَرِيحَ الْمَيْسَلِ
مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ ((فَلَا)) تَتْرُكُ نَفْسًا فِي
قَلْبِهِ يَنْقُلُ حَبَّةً مِنَ الْإِيمَانِ بِمَا قَبِضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى
شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ.

۴۹۵۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَ يَزَالَ أَهْلُ الْغَرْبِ
ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ
وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

۴۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا
سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ حَقَّهَا مِنْ
الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا
عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَمْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَبُوا
الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

۴۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْبِ فَأَعْطُوا الْبَابِلَ))
حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ ((وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ

ہیں؟ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول
اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا
ایک جماعت اللہ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب
رہے گی جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا
یہاں تک کہ قیامت آ جاوے گی اور وہ اسی حال میں ہونگے۔
عبداللہ نے کہا بے شک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ ایک
ہوا بھیجے گا جس میں منک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر
لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دن میں ایک دانے
برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو مارے جاوے گی بعد اس کے سب
برے کافر لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

۴۹۵۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں
گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات
کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

۴۹۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ اور پانی کے زمانے میں (یعنی
اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ باقراط ہو) تو اونٹوں
کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی
چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب
رات کو تم اترو تو راستے سے بچ کر اترو۔

۴۹۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں
سفر کرو تو جانوروں کے معز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے
جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہو گا تو جانور چارہ نہ

(۴۹۵۹) کیونکہ رات میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن
لینے کے لیے۔

پاکر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی
مغز نہ رہے گا۔

فَبَادِرُوا بِهَا نَفْسَهَا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ
فَإِنَّهَا طَرُقُ الذُّوَابِ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ))

باب: سفر ایک عذاب ہے

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

۳۹۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے اور کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں، اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

۴۹۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ لِلْيَعْبَلِ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ))

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کونہ لونے

بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ لَيْلًا

لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

۳۹۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کونہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

۴۹۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً

۳۹۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ

۳۹۶۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاندان غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنی بال لے لے یوے)۔

۴۹۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ ((أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً كَمَا تَمَشِيطُ الشَّعِثَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمَغْبِيَةَ))

۳۹۶۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسانہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاندان سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

۴۹۶۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طَرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغْبِيَةَ وَتَمَشِيطَ الشَّعِثَةَ))

(۳۹۶۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا کر رہے۔

کِتَابُ الصَّيْدِ وَالدَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكَلابِ الْمَعْلَمَةِ

٤٩٧٢ - عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ فَيَمْسِكُنَّ عَلَيَّ وَأَذْكَرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمَعْلَمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ ((وَإِذَا قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّبَا فَأَصِيبُ فَقَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ))

باب : سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان
٣٩٤٢ - عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنا سیکھا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام کہے تو کھا جو شکار کرے۔ میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا اگر چہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (لوک کی طرف سے) تو کھالے اس جانور کو اور جو پت لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

(٣٩٤٢) نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے۔ مالک کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبد الحكم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو بے نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالا جماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے۔ شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہو گا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابو ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور شعبی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری جتنی سدھایا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہو نہ ہو تو اس کا شکار بالا جماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر اہم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے

۴۹۷۳- عن عبدی بن حاتم قال سألت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِمُ الْكِلَابَ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَضْمَكْنَ)) عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلَنَ بِهَا أَنْ ((يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَضْمَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ))

۳۹۷۳- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو کھان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھالے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے پیسے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا۔

۴۹۷۴- عن عبدی بن حاتم قال سألت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((إِذَا أَصَابَ بَعْدَهُ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بَعْرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ الْكَلْبِ فَقَالَ ((إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَضْمَكَ عَلَى نَفْسِهِ)) قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِي كِلَابًا آخَرَ فَلَا أُدْرِي أَيُّهُمَا أَحَدُهُ ((قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتُ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ))

۳۹۷۴- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کو تو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مر جاوے تو وہ وقید ہے (یعنی موقوفہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہ سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔ میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر

اللہ سے ایسا ہی افضل کیا ہے۔ اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا اپنا چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہوا یا لوہانہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر سے بغیر پھل اور پر کے درابن و پریدے نے کہا کہ معراض ایک لبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور نیچے سے موٹی ہوتی ہے اور کھول اور اوزائی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علماء سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ یا مردہ نہ کریں۔ اسی مختصراً

(۵۰۷۳) جتہ نووی نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے عمار کا۔ شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد و اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا حکم ناجائز کر رکھا ہے۔ اسی مختصراً

نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۹۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۶- ترجمہ وہی ہے جو آگے گزرا۔

۳۹۷۷- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقید ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۹۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے)۔ اس نے پوچھا رسول اللہ سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۳۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۹۸۱- عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار

۴۹۷۵- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْمِعْرَاضُ فَذَكَرَ بَيْتَهُ.

۴۹۷۶- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۴۹۷۷- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ ((مَا أَضَسَّكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ)) تَذَكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۹۷۸- عَنْ زَكَرِيَاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۴۹۷۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا حَارًا وَدَجِيلاً وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا فَدَأْ أَخَذَ لِي أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتُ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ)).

۴۹۸۰- عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۴۹۸۱- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أُرْسِلْتَ كَلْبَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ

ڈالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دو سرا کٹالے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو۔ اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سو اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

۳۹۸۲- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پاوے تو کھا اس کو۔ مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ذوب کر مر یا تیرے تیر سے مر۔

۳۹۸۳- ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دوھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو پس جس کو تیر پھینچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھالے اور جو تو اپنے

أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرَكْتَهُ حَيًّا فَأَذْبَحْهُ وَإِنْ أَذْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَنْفَرَ سَهْمَكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيبًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ))

۴۹۸۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمَكَ))

۴۹۸۳- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيِّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أُصَيْدُ بِقَوْسِي وَأُصَيْدُ بِكَلْبِي الْمَعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَجِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((أَمَا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آيَاتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَاتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصْبَتَ بِقَوْسِكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ

(۵۰۸۳) نووی نے کہا ابو داؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی باغیوں میں سوڑ پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن میں تو ان میں کھاؤ پھر اگر نہ ملیں تو دوھو لو ان کو کھاؤ پھر ان میں اور یہ حدیث مخالف ہے فقہاء کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دوھو ڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دو سرا ہے

شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر پھر کھالے۔

۴۹۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۹۸۵- ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک پیر پودار نہ ہو۔

۴۹۸۶- ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔

۴۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

باب: ہر دانت والے درندے اور ہر پنچہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

۴۹۸۸- حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آ گئے۔

۴۹۸۹- ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے

اللَّهُ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْعِلْمُ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ))

۴۹۸۴- عَنْ حَبِيبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي وَهَبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْمِ

۴۹۸۵- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يَبْتِنِ))

۴۹۸۶- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُشْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يَبْتِنِ))

۴۹۸۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثَمُوتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ ((كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ إِلَّا أَنْ يَبْتِنَ فَذَعْهُ))

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاءِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

۴۹۸۸- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبْعِ زَادَ إِسْحَاقُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو هِيَ حَدِيثُهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ

۴۹۸۹- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنْ

ذی نابتی مل سکتا ہو اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جس میں سور کا گوشت پکا کر تاشو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ یعنی مختصراً۔

- السَّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُمَرَانَا بِأَجْحَازٍ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ رَكَانٌ مِنْ قُمَّهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ
- ۴۹۹۰- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَضَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.
- ۴۹۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعُمَيْرٍ كُلَّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ بِأَنَّ صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ.
- ۴۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ)).
- ۴۹۹۳- عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۴۹۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
- ۴۹۹۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۴۹۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
- ۴۹۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.
- کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابودریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقہوں میں سے تھے۔
- ۴۹۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔
- ۴۹۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر بچھوالے پرندے سے۔
- ۴۹۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۴۹۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۹۹۷) نووی نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور داؤد ان کا یہ حکم ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسی طرح ہر پرندہ بچھ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور نام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا

۴۹۹۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَتَلَقَى عَيْرًا لِقُرَيْشٍ رَزَوْدًا حِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَحِدْ لَنَا عَمِيرَةٌ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَخْضُهَا كَمَا يَمَضُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا أَضْرِبُ بِبَعْضِنَا الْحِطَّ ثُمَّ نَلْهُ بِالْمَاءِ فَتَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَفَعْنَا لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ الْمَضْحَمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ ذَابَةٌ تُدْعَى الْعُسْرُ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ نَمَّ قَالَ أَيْ بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَّرْنَا فَاكْلُوا قَالَ فَأَقْبَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِينَا قَالَ وَقَدْ رَأَيْنَا نَعْتَرَفُ مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنِ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفَيْدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَحْبَدْنَا مِنْهَا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ

۴۹۹۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہر راسر دار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا۔ تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی کٹڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔

جابر نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک ایسی سی موٹی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں لکھے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے

(۴۹۹۸) نووی نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا ذہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنے توشہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ حضرت تھے اور حضرت کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضرت نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے درست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ کے زمانہ میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے۔ اور اصل کیا ہے اہل اسلام نے مجھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے لہ

عَشْرًا رَجُلًا فَأَعَدَّهُمْ فِي وَقْبٍ عَلَيْهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا
مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا
فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَرَوْنَا مِنْ نُحُوبِهِ وَشَائِقُ فَمَا
قَدَمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((هُوَ رِزْقٌ
أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ
فَتُطْعَمُونَا)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

بھرتے تھے اور اس میں سے قتل کے برابر گوشت کے ٹکڑے
کاتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ
سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی
پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر
پالان باندھا ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اس کے
تلی سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لیے
توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ایلا جو گوشت
جو سفر کے لیے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ
کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا
رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے
اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھاؤ۔ جاہز نے کہا ہم نے اس کا گوشت
آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

٤٩٩٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَالْحَنَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمْرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ
بِْنُ الْخُرَّاحِ نَرْحُضُ عَيْرًا يُقْرَبُشِ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ
نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُرُوحٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا
الْحَبِطَ فَسَمِّيَ حَيْشَ الْحَبِطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ
دَائِبَةً يُقَالُ نَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ
وَأَدَّهْنَا مِنْ وَدَكِيهَا حَتَّى تَابَتْ أَحْسَانُنَا قَالَ
فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَصَبَّهُ ثُمَّ
نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْحَبِشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ

٣٩٩٩- جاہز سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور
ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ ہم
قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے
مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ
پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا جنوں کا لشکر۔ پھر
سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں۔ اس
میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر
ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی
ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں
دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا

لہذا مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے
نزدیک مینڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی
کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جاہزی
حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے اکتی نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ اکتی مختصراً

وہ اس کی پسلی کے تیلے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جاہز نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے ٹکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک منٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دیئے گئے۔ جب وہ بچن نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہنا (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بچن نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)۔

۵۰۰۰- جاہز سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کالنے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ۔ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا اونٹوں کے کالنے سے اس خیال سے کہ کبھی اونٹ تمام ہو جاویں اور جہاد میں خلل واقع ہو۔

۵۰۰۱- جاہز بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

۵۰۰۲- جاہز بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابو عبیدہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشہ دان اکٹھے کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

۵۰۰۳- جاہز بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

فَحَمَلَهُ غَنِيمَةً فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَابِ غَنِيمَةٍ تَمَرًا قَالَ وَأَحْرَجْنَا مِنْ وَتَبِ غَنِيمَةٍ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جَرَابٌ مِنْ نَمْرٍ فَكَانَ أَبُو غَنِيمَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهَا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَنْعَمْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فِي وَجَدْنَا قَبْضَةً.

۵۰۰۰- عن جابر رضي الله عنه يقول في جيش الحبيص إن رجلاً نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثاً ثم نهأ أبو غنيمته.

۵۰۰۱- عن جابر بن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ونحن ثلاث مائة نحمي أرواذاً على رقابنا.

۵۰۰۲- عن جابر بن عبد الله أنعمه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية ثلاث مائة وأمر عليهم أبا غنيمته بن الحراح ففني زادهم فجمع أبو غنيمته زادهم في مزود فكانوا يقوتنا حتى كان يصيبنا كل يوم تمر.

۵۰۰۳- عن جابر بن عبد الله يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية أنا فيهم إلى سيف البحر وساقوا جميعاً بنية الحديث كنعجو حديث عمرو بن دينار وأبي الزبير غير أن هي حديث وهب بن كيسان فأكل منها الجيش ثمانين عشرة ليلة.

۵۰۰۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

۵۰۰۵- امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ بیٹھ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

۵۰۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۰۷- ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گور خرباق حلال ہے)۔

۵۰۰۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۰۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

۵۰۱۰- شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لئے تھے پھر ہم نے ان کو کانا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت اٹل رہا تھا اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا

۵۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ بِنِي أَرْضِ هَيْبَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

۵۰۰۵- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَنَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لَحْمِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ أَكْلِ لَحْمِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ اخْتِاجُوا بِهَا.

۵۰۱۰- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَيْنَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ لَحْمِ الْغُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ أَحْبَبْنَا مَجَاعَةً يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصْبْنَا لِلْقَوْمِ حُمْرًا حَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَحَضَرْنَاهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ نَدَى مُسَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْفُو الْقُدُورَ وَالْأَ...

(۵۰۰۵) یہاں جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہیں ہے۔ اور مالک کے تین قول ہیں سب اس مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرام ہے (نووی مختصر)۔

گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آجیں میں کہیں۔ بعضوں نے کہا آپ نے ان کو قطعی حرام کر دیا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا نمس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)۔

۵۰۱۱- سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی رات بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم ہستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کانا جب دیکھیں اپنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سداوی نے پکارا نادو دیگوں و او رگدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

۵۰۱۲- براء اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۳- حضرت ابواخلاق سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

۵۰۱۴- براء سے روایت ہے ہم منع کئے گئے ہستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۱۵- براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ہستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

۵۰۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۱۷- حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ

تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا فَقَسَتْ حَرَمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا قَالَ فَحَدَّثَنَا تَيْمَنًا فَقُلْنَا حَرَمَهَا أَلَيْتَ وَحَرَمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُحْمَسْ.

۵۰۱۱- عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَخَاعَةٌ لَيْلِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّحَرْنَاهَا فَلَمَّا عَنَتُ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ اكْتَفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَامٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّهَا لَمْ تُحْمَسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلَيْتَ.

۵۰۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَابَنَا حُمْرًا فَطَبَخْتَاهَا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اكْتَفُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۳- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَابَنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمْرًا فَتَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْتَفُوا الْقُدُورَ.

۵۰۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ نَهَيْتَنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ بِنَفْثَةٍ وَنَضِيحَةٍ ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهَا.

۵۰۱۶- عَنْ غَاصِبِ بْنِ الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۰۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَأُذْرِي إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ

سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا تنف کرنا حرام کیا خیر کے دن ہستی کے گدھوں کا گوشت۔

۵۰۱۸- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیر کو جس دن فتح ہو اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہے کا گوشت؟ لوگوں نے کہا ہستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا گوشت بہاد اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔ ایک شخص بولا ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کر لو۔

۵۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اس کا کھانا۔ پھر سب ہانڈیاں اٹھی گئیں اور گوشت ان میں اٹل رہا تھا۔

۵۰۲۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کھائے گئے پھر دوسرا آیا اور یونا گدھے نما ہو گئے۔ تب آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں اٹل دی گئیں۔

حَمُولَةُ النَّاسِ فَكِرَةٌ أَنْ تَذَهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمَةٌ فِي يَوْمٍ خَيْرٍ لِحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۵۰۱۸- عَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْرٍ ثُمَّ إِذْ اللَّهُ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْ قَدُوا بِيْرَانَا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تُوْقِدُونِ)) قَالُوا عَلَى لَحْمِ نَجْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا ((عَلَى لَحْمِ حُمْرٍ)) إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَهْرَبُوهَا وَأَكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَهْرِبُهَا وَنَغْسِبُهَا قَالَ أَوْ ذَلِكَ.

۵۰۱۹- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۲۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْفَيْتُ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَلْقُدُورِ بِمَا فِيهَا.

۵۰۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْرٍ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ الْحُمْرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْنَيْتُ الْحُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لَحْمِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجِسٌ قَالَ فَأَكْفَيْتُ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا.

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ (1)

- ۵۰۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْأَهْلِيَّةِ وَأَدَانَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.
- ۵۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْيَوْحَشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجِمَارِ الْأَهْلِيِّ.
- ۵۰۲۴- عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
- ۵۰۲۵- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَلْتَنَاهُ.
- ۵۰۲۶- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْبُ

- ۵۰۲۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَسْتُ بِأَكِيلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ)).
- ۵۰۲۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَمْ أَكُلْهُ وَلَا أَحْرَمُهُ)).
- ۵۰۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَنِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ ((لَمْ أَكُلْهُ وَلَا أَحْرَمُهُ)).

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

- ۵۰۲۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن ہستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔
- ۵۰۲۳- جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورمخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ہستی کے گدھے سے۔
- ۵۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۰۲۵- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔
- ۵۰۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: گدھے کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

- ۵۰۲۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا گدھے کا گوشت تو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔
- ۵۰۲۸- ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گدھے کھانے کو تو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔
- ۵۰۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے۔

(۵۰۲۵) نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شامی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کر اہل امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(۵۰۲۷) آپ نے نہیں کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جیسے دوسری روایت ہے پر صحابہ نے کھایا آپ کے سامنے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی)

۵۰۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سعدؓ بھی تھے۔ وہ گود کا گوشت لائے تو ایک عورت نے آپ کی بیسیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

۵۰۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنا دیا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے)۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا

۵۰۳۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۰۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي

الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ

حَدِيثَ أُيُوبَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ

يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمَهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ فَإِنَّ فِی

رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ.

۵۰۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَتُوا بِنَحْمٍ ضَبٍّ

فَنَادَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ إِنَّهُ لَنَحْمٌ ضَبٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ

لَيْسَ مِنْ طَعَامِي))

۵۰۳۳- عَنْ تَوْبَةَ الْعُسَيْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ

أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدَتْ

ابْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْنَيْنِ أَوْ سِنَةٍ وَتَضَفَّيْ فَلَمْ

أَسْتَعِذْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِسَبَلِ

حَدِيثِ مُعَاذٍ.

۵۰۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ

أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأَتَيْتِ بِضَبٍّ مَحْنُودٍ

فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّسَوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ

أَخْبَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَا

يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ

أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ

اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔ خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے۔

۵۰۳۵- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ کی بی بی تھیں اور خالد تھیں خالد اور ابن عباس کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے۔ پھر وہ گوہ رسول اللہ کے سامنے رکھا گیا اور تم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جاوے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بولی انھی رسول اللہ سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائیں تھیں وہ کبے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ! یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ خالد بن ولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔ خالد نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ دیکھ رہے تھے مجھے کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

۵۰۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالد تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا۔ اس کو ام حفیدہ بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَأَحْتَرَزْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ.

۵۰۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْأَنْدَلِيِّ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَاتُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَهَا عِنْدَهَا ضِيًّا مَحْبُورًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ فَلَمَّا بُقِدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسْتَسَى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحَضُورِ أَخْبِرِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَدِمْتُمْ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْتَرَامَ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَأَحْتَرَزْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَيْهِ.

۵۰۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حَفِيدَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِبَيْتِ حَدِيثِ بُونَسٍ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَعْصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي جِجْرِهِمَا.

۵۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ دو گویہ آئے بچے ہوئے۔

۵۰۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۳۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میری خالہ ام حفیدہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ کبھی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر کھلایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

۵۰۴۰- یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہانے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گویہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی۔ پھر میں دوسرے دن ابن عباس سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز و حلال کہیں حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت کی صفت بھی آتی ہے یحل لهم الطيبات وحرم عليهم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن ولید بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا جب رسول اللہ نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن

۵۰۳۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي نَيْتِ مَيْمُونَةَ بَضِيصٍ مَشْوِيَّتِينَ بِوَسْلِ حَبِيْبِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ.

۵۰۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ لِي نَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ عَنَّا بِنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الرَّهْرِيِّ

۵۰۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ حَالِيْنِي أُمُّ حَفِيْدَةَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَعْنًا وَأَبْطًا وَأَضْبًا فَأَكَلَ مِنْ السَّمْنِ وَاللَّقِيطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَفْذُرًا وَأَكَلَ عَلَيَّ مَا بَدَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَيَّ مَا بَدَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۰- عَنْ يَزِيْدِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَوْرَسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَأَكَلْنَا وَتَرَكَتُ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْعَدِيِّ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْتَوُ الْقَوْمَ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَأْكُلُوهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أَحْرَمَهُ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْضَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجِلًّا وَمُحْرَمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَحَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَامْرَأَةٌ أُحْرَى إِذْ قُرِبَ إِلَيْهِمْ حَيَّوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ ((هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ ((كُلُوا)) فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَحَالِدُ بْنُ

ولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھلایا اور میمونہ نے کہا میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ کھائیں گے۔

۵۰۴۱- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس گواہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گواہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے)۔

۵۰۴۲- ابو الزبیر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے گواہ کو پوچھا انہوں نے کہا تم کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے گواہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۵۰۴۳- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گواہ بہت ہیں تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گواہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابو سعیدؓ نے کہا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گواہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ اس سے نفرت ہوئی۔

۵۰۴۴- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گواہ بہت ہیں اور وہی کھاتا ہے اکثر میرے گھروالوں کا۔ آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا پھر پوچھ اس نے پھر پوچھا آپ نے تمہیں بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لحدت کی یا غصہ سیاہی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے میں نہیں جانتا کہ گواہ انہی جانوروں میں سے ہے یا کیا اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو

الرَّيْبِدِ وَالْمَرْأَةِ وَقَالَتْ مَيْسُونَةُ لِمَا أَكَلْتُ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ يَا أَكَلْتُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبِّ فَأَتَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ ((لَأُذْرِي لَعْلَهُ مِنَ النَّقْرُونَ الَّتِي مَسَّحَتْ)).

۵۰۴۲- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لِمَا تَطْعَمُوهُ وَتَقْبِرُوهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ يَحْرَمُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاجِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعَمْتُهُ.

۵۰۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّمَا بَارِضٌ مَضْبُوبٌ فَمَا تَأْمُرْنَا أَوْ فَمَا تُنْفِيْنَا قَالَ ((ذَكَرَ لِي أَنَّ أَهْلَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَسَّحَتْ)) فَلَمْ يَأْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاجِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هَذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعَمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أُخْرَائِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي عَائِطٍ مَضْبُوبَةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُحِبَّهُ فَقَلَّدَ عَاوِدَةَ فَعَاوِدَةُ فَلَمْ يُحِبَّهُ ثَالِثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ ((يَا أُخْرَائِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سَبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَّحَتْهُمْ ذَوَابٌّ يَدْبُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أُذْرِي لَعْلَ هَذَا مِنْهَا

فَلَسْتُ أَكْلَهَا وَلَا أُنْهَى عَنْهَا»

حرام کہتا ہوں۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْحَرَادِ

باب: تڈی کھانا درست ہے

۵۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ لَمَّا رَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِ عَزْرَابٍ نَأْكُلُ الْحَرَادَ.

۵۰۴۵- عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور تڈیاں کھاتے رہے۔

۵۰۴۶- عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ سَعِ عَزْرَابٍ وَ قَالَ يَسْحَقُ سَبْتٌ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ مَاتَ أَبُو سَعِيدٍ.

۵۰۴۶- ابو یعقوب سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ابن عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

۵۰۴۷- عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَعِ عَزْرَابٍ.

۵۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْبِ

باب: خرگوش حلال ہے

۵۰۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَفْجَعْنَا أَرْتِيًا بِسَرِّ الظُّهْرَانِ فَسَفَعُوا عَلَيْهِ فَلَقَبُوا قَانٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَنْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بوردِكِيهَا وَفَجَعَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

۵۰۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مر الظهران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور ابو طحہ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پتھر اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں لے کر آیا آپ نے لے لیا ان کو۔

۵۰۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَبِهِ حَدِيثٌ بِيحْيَى بَوْرَ كَيْفَا أَوْ فَجَعَلَهَا.

۵۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۰۴۶) نووی نے کہا تڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تڈی ہر حال میں حلال ہے کہ توڑی جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا چھوٹی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی نکلے اس کا کاٹیں یا اس کو زبا نہیں یا زبندہ، نگر میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ اسی۔

(۵۰۴۸) نووی نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ اسی۔

يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ
((إِنِّهَا لَا تَنكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكَرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ))

۵۰۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن
مفضل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

۵۰۵۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْظَلٍ خَذَفَ قَالَ فَهَنَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنِّهَا لَا تَصِيدُ
صَيْدًا وَلَا تَنكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ
الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَحَدَّثَ لَا أَكَلِمَتِكَ أَبَدًا.

۵۰۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز
کر لینا چاہیے

۵۰۵۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ الْأَمْرِ بِالْحَسَنِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَ
تَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ

۵۰۵۵- شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد
رکھیں رسول اللہ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں
بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو
اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے
جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو
آرام دیوے (اور یہی مستحب ہے کہ چہرے جانور کے سامنے تیز نہ
کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور
نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے)

۵۰۵۵- عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ يُتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ ((فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا
ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَتِيحِدُ أَحَدَكُمْ شَفْرَتَهُ
فَلْيَبْرِخْ ذَبِيحَتَهُ))

۵۰۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۶- عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ ابْنِ
عَبَّيَةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

۵۰۵۷- ہشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب

۵۰۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ حَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ

(۵۰۵۷) اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر

کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

۵۰۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۵۹- حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۵۰۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۱- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

۵۰۶۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پرندہ لگے اس تیر کو وہ لے لیوے۔ جب ان لوگوں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے۔

۵۰۶۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے

الْحَاكِمُ بْنُ أَبِي بَرٍّ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دِحَاجَةَ يَوْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسُ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْصُرَ الْبَهَائِمَ.

۵۰۵۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۰۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْخِطُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

۵۰۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۰۶۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِي قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا دِحَاجَةَ يَوْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

۵۰۶۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِي قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَوْمُونَهَا وَقَدْ حَقَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ عَاطِفَةٍ مِنْ نِيْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

۵۰۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.



۵۰۶۵- عن جندب بن سفیان قال شهدت الأضحية مع رسول الله ﷺ فلما قضى صلاته بالناسي نظر إلى غنم فلذ ذبحت فقال ((من ذبح قبل الصلاة فلينذبح شاء مكانها ومن لم يكن ذبح فلينذبح على اسم الله))

۵۰۶۵- جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید الاضحیٰ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۰۶۶- عن الأسود بن قيس بهذا الإسناد وقال على اسم الله كحديث أبي الأحوص.

۵۰۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۷- عن جندبنا البجلي قال شهدت رسول الله ﷺ صلى يوم أضحي ثم خطب فقال ((من كان ذبح قبل أن يصلي فلينذبح مكانها ومن لم يكن ذبح فلينذبح باسم الله))

۵۰۶۷- جندب بجلي سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس موجود تھا عید الاضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے۔

۵۰۶۸- عن شعبة بهذا الإسناد مثله.

۵۰۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۰۶۹- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال صحني علي بن مرة فبذل الصلاة فقال رسول الله ﷺ عليه وسلم ((نلتك شاة لحم)) فقال يا رسول الله إن بعدي جاعة من الغنم فقال ((ضح بها ونا تصلح بعرك ثم قال من صحني قبل الصلاة فأبما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلاة فقد تم نسكه وأصاب سنة المسلمين))

۵۰۶۹- براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ امیر سے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے کانا (یعنی گوشت کھانے کیلئے) قربانی کا ثواب نہیں ملتا اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پانچ مسلمانوں کی سنت کو۔

۵۰۷۰- عن أنس بن مالك بن عازب أن حاله أبا بردة بن بيار ذبح قل أن يذبح النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن هذا يوم اللحم فيه مخزرة وبني عجلت نسيتني لأطعم أهلي وحيداني وأهل داري فقال رسول الله

۵۰۷۰- براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن بيار نے رسول اللہ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا یا رسول اللہ امیر وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے

بدلے مقروض ہے تو ترجمہ یہ ہو گا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ حلاؤں میں اپنے ہاں بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ نے فرمایا پھر قربانی کروہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عرب میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھینر درست ہے)

۵۰۷۱- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزر لے

۵۰۷۲- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبیلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں سے لیے اس نے رسول اللہ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی حمدگی تو ایک فریب بکری دو دلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَمَّ أَعْيَادًا نُسَكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَيْثٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَقَالَ ((هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ يَغْذُكَ))

۵۰۷۱- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((لَا يَذْبَحُنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ)) قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمُ النَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُنْتُمْ.

۵۰۷۲- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَمَّ ((مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبَلَتَنَا وَنَسَكَ نُسَكَنَا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ)) فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسَكْتُ عَنْ ابْنِ لَيْثٍ فَقَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ)) فَقَالَ ابْنُ عِنَادٍ شَاءَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي قَالَ ((صَحَّ بِهَا فَأَمَّا خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ))

۵۰۷۳- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے منہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا)۔ آپ نے فرمایا تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

۵۰۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۶- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔ ایک شخص بومامیر سے پاس ایک دو دھ والی (یعنی کم سن ابھی دو دھ چیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا جذعہ)۔

۵۰۷۷- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدلے دوسری قربانی کر۔ وہ بولایا رسول اللہ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ منہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۵۰۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۳- عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَوَّلَ مَا نَبَدْنَا بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نَصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَسْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)) وَكَانَ أَبُو بَرَدَةَ بْنُ نِيَّارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي حَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ ((اذْبَحْنَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بِغَدَاكَ))

۵۰۷۴- عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۵۰۷۵- عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۵۰۷۶- عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرِ فَقَالَ ((لَا يَضَعِينَ أَحَدًا حَتَّى يُصَلِّي)) قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَافُ لَيْنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ قَالَ ((فَصَحَّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةً عَنْ أَحَدٍ بِغَدَاكَ))

۵۰۷۷- عَنْ أَبِي بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بَرَدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيْدِلْهَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَضَنَّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اجْعَلْهَا مَكَانِهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بِغَدَاكَ))

۵۰۷۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ

الشُّكُّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسَبِّهِ.

۵۰۷۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ((مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلِ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ حَيْرَانِيهٍ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي خَذَاغَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنِي لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَحَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أُذْرِي أَبْلَعْتُ رُحْمَتَهُ مِنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَأَنْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَثِيبَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غَيْبَةٍ فَتَوَزَّعُوا أَوْ قَالَ فَتَحَرَّعُوا.

۵۰۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبْحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِدَّ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۰۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَرَحَّصَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَبَاهَهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ ((مَنْ كَانَ ضَحِيٍّ فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرْ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا)).

۵۰۸۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۸۹- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۹۹- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۱۰۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا

۵۰۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا

ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے

جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا

حال بیان کیا شاید رسول اللہ نے اس کو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے

پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذبہ) جو گوشت کی

دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں؟ آپ

نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ

اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ جھکے دو مینٹھوں پر ان

کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا

افضل ہے) پھر لوگ گھڑے ہوئے اور بکریوں کو پائٹ لیا۔

۵۰۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز پھر

گوشت کی بوپالی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے)

اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ پھر بیان کیا حدیث کو

اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

باب: قربانی کی عمر کا بیان

۵۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

نے فرمایا امت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر

(۵۰۸۲) بڑا نوٹی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ذبح کے سوا اور جانور کا جذبہ درست نہیں اور اس پر جماع ہے مگر اذی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذبہ درست ہے اور ذبح کے سوا اور کثیر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمرؓ اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اذیٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نمل گائے بھی طہ

تَذْبَحُوا إِنَّا مُبْتَلَاؤُكُمْ أَن يَغْفِرَ لَكُمْ فَتَذْبَحُوا حَذَقَةً مِنَ الضَّأْنِ))

دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذبہ کرو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

۵۰۸۳- عَنْ نَجَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالسَّبِيئَةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلًا فَنَحَرُوا وَظَنُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ فَبَدَّهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۸۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ نے بھی قربانی کر لی پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ قربانی نہ کریں تم قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)۔

۵۰۸۴- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُهُ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِنَّ)) قَالَ فَنَبِيٌّ عَلَى ضَحَايَاهُ.

۵۰۸۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے پیاروں کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ بیچ رہا بکری کا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسی کو قربانی کرو۔

۵۰۸۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْثَةِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي حَذَقٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي حَذَقٌ فَقَالَ ((ضَحِّ بِهِنَّ))

۵۰۸۵- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذبہ آیا (ایک برس کا بچہ)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں جذبہ آیا آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

۵۰۸۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أُحْبِرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۵۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

سات آدمیوں کی طرف سے اور ہر ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذبہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو۔ اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا اس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے تلی پھر دنبہ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ اسی مختصراً

بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّحْبَةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشِرَةً
بِلَا تَوَكُّيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

۵۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَيْسَتَيْنِ أُمَّلَحَتَيْنِ أَفْرَتَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۵۰۸۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَيْسَتَيْنِ أُمَّلَحَتَيْنِ أَفْرَتَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُدْبِحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَى وَكَبَّرَ.

۵۰۸۹- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۵۰۹۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ ((بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

۵۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَيْسَتَيْنِ أَفْرَتَيْنِ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأَتَى بِهِ لِيُضْحِيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا ((يَا

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح
بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنا

۵۰۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینک دار آپ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے نور بسم اللہ کہی اور ٹھیکر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹنے وقت تاکہ جو نور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے۔

۵۰۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

۵۰۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے کہ آپ نے کاٹنے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

۵۰۹۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینک دار لانے کا جو چلنا ہو سیاہی میں اور بیٹھنا ہو سیاہی میں اور دیکھنا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پینٹ اور آنکھوں کے گرو سیاہی ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا

(۵۰۸۷) نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینک جانور یعنی جس کا سینک اگا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینک ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ پیار اور دبلے اور کانے اور نگرے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسے ہی اٹھتے یا گھبے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبر پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو دیکھ کر ناخذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وہ کھل کر سے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حاجت مند عورت کو۔ انہی مختصر

(۵۰۹۱) نووی نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کر، پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چھری اپنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھروالوں کی طرف لے

میںڈھا قربانی کے لیے آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لی اور میںڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا: **بِسْمِ اللّٰهِ** یا اللہ قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

عَائِشَةُ هَلَمِي الْمُدَيَّةُ ((ثُمَّ قَالَ)) اشْحَذِيهَا بِحَجْرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَعَدُّهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْحَمَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَى بِهِ.

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا

دانت اور ناخن اور ہڈی کے

۵۰۹۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور بھارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جو اسے اس کو کہا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بھڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کر۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ أَزْهَرَ الدَّمِ

الْأَسْنِ وَالظَّفْرِ وَسَائِرِ الْعِظَامِ

۵۰۹۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ عَدَاً وَتَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ ﷺ ((أَعْجَلُ أَوْ أَرْبِي مَا أَنْهَرَ الدَّمِ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُّ نَيْسِ السِّنِّ وَالظَّفْرِ وَسَاحِدَتِكَ إِذَا السِّنُّ فَعَظَمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)) قَالَ وَأَصْبَنَّا نَهَبَ إِبِلٍ وَنَحْمٍ فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَنَمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَابِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا))

خبر سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ کہا اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص۔ اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ ذبح اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔ اہلی

(۵۰۹۲) یعنی تیز بڑھی وغیرہ سے اس کو مار تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جاوے تو اس کو کھلا وہ طلال ہے اور چونہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہ صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تومار چھری نیز چھری کاغذ زکمل ٹھیکری تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر وہ حار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (تروی مختصراً)

۵۰۹۳- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اونڈھائی گئیں۔ پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۵۰۹۴- رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نہ کل کے چھنگوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک کل ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گر لیا اس کو۔

۵۰۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے
ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۰۹۷- ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید کی نماز میں

۵۰۹۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدِيِّ الْخَلِيفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَسًّا وَإِبِلًا فَعَجَل الْقَوْمُ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكَفَفْتُ ثُمَّ عَدَلْتُ مِنْ الْعَمِّ بِخَزِيرٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَمَا حَوَّ حَدِيثِ يَحْتَمَى بِهِ سَعِيدٌ

۵۰۹۴- عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَذَكَرَ بِاللَّيْلِ بِاللَّيْلِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِفَصِيحِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَغَصَصْنَاهُ

۵۰۹۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِمِثَالِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفَذَبِحُ بِالْقَصَبِ

۵۰۹۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى وَسَأَلُ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكَرْ فَعَجَل الْقَوْمُ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكَفَفْتُ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسِجِهِ

۵۰۹۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ

(۵۰۹۳) آپ نے ہانڈیوں کو اونڈھادیا کیونکہ نصیحت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالسلام میں پہنچے جاوے اور دارالحراب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۷) ایک طاہفہ علم نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (تووی مختصراً)

حضرت علیؑ کے ساتھ تھا انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

۵۰۹۸- ابو عبیدہؓ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علیؑ کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

۵۱۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۳- عبداللہ بن واقدؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا صحیح کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثِ

۵۰۹۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَرْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَنَيْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّيْنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا

۵۰۹۹- عَنْ الزُّمَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۱۰۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

۵۱۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۵۱۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضْحِيَّةِ بَعْدَ ثَلَاثِ قَالَ سَأَلْتُمْ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثِ

۵۱۰۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ

(۵۱۰۳) جو نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علاوہ

دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آئے عید الاضحیٰ میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکلیں بناتے تھے ان کن کھالوں کن اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ نہ رکھنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَعْتُ أَهْلَ أُيُوتٍ مِنْ أَهْلِ الْيَادِبَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اذْخِرُوا فَلَمَّا تَمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْفِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَحْتَمِلُونَ مِنْهَا الْوَذَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا فَهَيْتَ أَنْ تُوَسَّلَ لِحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ ((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافِقَةِ الَّتِي ذَلَّتْ فَكُلُوا وَادْخِرُوا وَتَصَدَّقُوا))

۵۱۰۳- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو منعت منسوخ ہو گئی)۔

۵۱۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا))

۵۱۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطا سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ وہ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بَدِينِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِثْنِي فَخَرَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ

۵۱۰۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

۵۱۰۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لَا نَعْسِكُ لُحُومِ الْأَضْحَى فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

۵۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ

۵۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا تَزَوَّدُهَا إِلَى

لہ نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دینے اور تہائی دو سنتوں کو ہدیہ کرے اور یہ ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب ہے واجب نہیں اور بعضے سلف سے اس کا جو ب منقول ہے۔ اچھی مختصر

الْمَدِينَةَ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بناتے مدینہ تک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

۵۱۰۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے ہال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

۵۱۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحُومَ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثِ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ ((تَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا)) أَوْ ادَّجِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَتْ عَبْدُ الْأَعْنَى

۵۱۰۹- سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے)۔ جب دوسرا سال ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

۵۱۰۹- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي يَتِيمَةٍ بَعْدَ ثَلَاثَةِ شَهْرٍ)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ لِمَقْبَلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلُ كَمَا وَعَدْنَا عَامَ أَوْلَىٰ فَقَالَ ((لَا إِنَّ ذَالِكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِحَيْهَةٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشَوْ فِيهِمْ))

۵۱۱۰- ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان! اس کا گوشت بنا رکھ میں آج کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے۔

۵۱۱۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ ((يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّىٰ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

۵۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۱۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۱۱۲- ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں اے ثوبان! یہ گوشت بنا رکھ میں نے بنا لیا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

۵۱۱۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((أَصْلِحْ هَذَا اللَّحْمَ)) قَالَ ((فَأَصْلَحْتُهُ)) فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّىٰ بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۵۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۱۳- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ حَمْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(۵۱۰) نورانی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں تو شہر رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشرک ہے جیسے متمم کو اور تمار اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نفعی اور الوضیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور کہ میں قربانی نہیں ہے۔

وَلَمْ نَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۵۱۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ ذِمَارَةِ الْقَمُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ فِذَاتِ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ الشَّيْبِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلَّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

۵۱۱۵- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى

حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

۵۱۱۶- عَنْ أَبِي شُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ)) زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوْلُ السَّاجِ كَانَ يُتَّجَعُ لَهُمْ فَيْدُ حَوْنَةٍ

بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضَحِّيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ

أَطْفَارِهِ شَيْئًا

۵۱۱۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

۵۱۱۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چھ ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشکب کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پینو نہ کھو نہ دانی چیزیں۔

۵۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان

۵۱۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کو کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بیج ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی

پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ

کتروائے

۵۱۱۷- ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

(۵۱۱۳) نبیؐ کوئی نے کہا ان حدیثوں میں تاریخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور صحیحی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجزاء سے جیسے رخ شارب خمر کے قس کا اور اجزاء تاریخ نہیں ہے لیکن تاریخ کے وجہ کی دلیل کا ہے اتنی

(۵۱۱۶) ہذا اور عتیرہ وہ بیج ہے کہ رجب کے اول دن سے لے کر تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ شخص کرنا تھا جس کے سوا نہ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرنا پہلوانی کے بچے کو بٹوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں حضرت نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جانتے ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

(۵۱۱۷) ہذا نبیؐ نے کہا بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ بھی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد لکن

جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔ سفیان (جو راوی ہیں اس حدیث کے ان) سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

۵۱۱۸- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ آجاوے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے۔

۵۱۱۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن پر نہی رہنے دے۔

۵۱۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے۔

۵۱۲۲- عمرو بن مسلم بن عمار لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ پھر میں سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشْرِهِ مَعِنَا)) قِيلَ لِسُنْبَانَ فَإِنْ بَعْضُهُمْ لَا يَرْفَعُهُ فَإِنْ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ.

۵۱۱۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ وَعِنْدَهُ أَصْحَابٌ يُرِيدُ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمُ ظَفْرًا)).

۵۱۱۹- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلْيَمْسِكْ عَنِ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)).

۵۱۲۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمُ ظَفْرًا)).

۵۱۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى)).

۵۱۲۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى)).

اللہ کا بھی بی بی تو ہے اور شامی کے نزدیک یہ نبی بطور کراہت تزیینی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تزیینی بھی نہیں ہے اور مالک سے دور و آہستہ ہیں۔ اعلیٰ مختصر

رَوْحُ النَّبِيِّ ﷺ فَالْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بِمَعْنَى حَبِيبَتِي مُعَاذَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
۵۱۲۳- عَنْ أُمِّ سَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَحْبَبْتُهُ
وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔
۵۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّنْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے
جو نذر کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے

۵۱۲۴- عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ
كَانَتْ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَائَةٌ رَحُلٌ فَقَالَ
مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ
إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ
غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أُرْبِعُ قَالَ فَقَالَ مَا
هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَإِنَّ (۱) لَعْنُ اللَّهِ مَنْ
لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ
اللَّهُ مَنْ آوَى مُخْبِئًا وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ

۵۱۲۴- ابو الطفیل بن عامر بن وائلہ سے روایت ہے میں حضرت
علیؑ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر بتلاتے تھے یہ سن کر حضرت علیؑ
ناراض ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی
جو اور لوگوں سے چھپائی ہو مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ
شخص بولا وہ یہ ہیں اے امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے فرمایا لعنت
کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ
اس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے
اللہ اس پر جو جگہ دے دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر

(۵۱۲۴) کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعظیم منظور تھی جو آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ
رافضیوں کا خوفان ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلایے۔ معاذ اللہ اس میں
حضرت کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے۔ لاجول ولا توجلوا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نووی نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی
کا نام لے کر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موی کا یا عیسیٰ کا یا کبھی کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خود ذبح کرنے والا
مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعی نے نہیں کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی
منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہو گا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم
مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹنے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں
کیونکہ ماہل بد لیسر اللہ میں داخل ہیں۔ اور افعی نے کہا کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی جیسے عقیدت
کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہو گا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ
ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہو گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے
اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا سارے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسے جانور جو غیر اللہ کی عبادت

الْأَرْضِ))

۵۱۲۵- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا نَعْلَمُ بِنِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَحْبَبْنَا بِنْتِيءَ أُسْرَةٍ الْبَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أُسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعْنُ اللَّهِ مِنْ ذَبْحِ بَعِيرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

جو زمین کے نشان کو بدلے۔

۵۱۲۵- ابوالطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؑ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو سکھائی؟ انہوں نے کہا آپ نے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کانے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدل زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

۵۱۲۶- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَحْصَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا أَحْصَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعْصِ بِهِ النَّاسُ كَأَفْئَةِ إِبْنِ مَا كَانَتْ فِي قَرَبِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَعْرَجَ صَنِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا ((لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ بَعِيرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا))

۵۱۲۶- ابوالطفیل سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے معذرت اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے بدکار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھینکار ہوگی خدا پتاوے)۔



کِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب: خمر کی حرمت کا بیان

۵۱۲۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْتَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَنْخَسْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمَلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا لِأَيُّعَةٍ وَمَعِي صَائِعٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلِيٌّ وَكَيْمَةُ فَاطِمَةَ وَحَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَعَهُ فَبَيْنَمَا تَعْنِي فَقَالَتْ يَا حَمْرُ لِلشُّرْبِ النَّوَاءُ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْرَةَ بِالسِّيفِ فَجَبَّ أَسْنِيَّتَهُمَا وَبَقِيَ عَوَاصِرُهَا تَمَّ

۵۱۲۷- حضرت علیؑ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دوسری میں سے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر ازخمر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیٹھوں اور میرے ساتھ ایک سار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہؑ کے وسیعہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو وسیعہ نہیں کیا تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ ازخرا کر بیچ کر کچھ پیسہ کمائوں اور وسیعہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھایا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی)۔ ان کے

(۵۱۲۷) رهن معقلات لقناء ۞ وضع السكين في اللبات منها وضر حهن حمزة بالدعاء

وعجل من اطابها لشرب ۞ قدهدأ من طمخ او شواء

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) جمل اے حمزہ ان موٹے لونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلان کی گردان پر جلدی چھرا۔ ملاں کو تو خون میں اور لانا۔ بان کے فلکوں سے عمو و جرموں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نوٹ: حضرت سید الشہداء امیر حمزہؑ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اور نوشیوں کی کو بان کاٹ لینا ان کی کو گھسی پھاڑنا ان کا گوشت کھالینا ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہوتا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے داپے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سر کہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تادان لازم ہو گا اور شاید حضرت حمزہؑ نے وہ نقصان حضرت علیؑ کو دے دیا ہو یا حضرت علیؑ نے معاف کر دیا ہو یا حضرت نے حمزہ کی طرف سے لدا کر دیا ہو۔ اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہ سے ان دونوں اونٹیوں کا تادان وایا علیہ

أَحَدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ يَا بَنِي شِهَابٍ وَمِنْ
السَّامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أُسْبُتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَظَنَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعِيدَهُ
زَيْدٌ بَيْنَ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَصَرَ فَحَرَّحَ وَمَعَهُ زَيْدٌ
وَأَتَقَلَّقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَيَّ حَمْزَةٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيَّ
فَرَفَعَ حَمْزَةً بَصْرَةً فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْدٌ
لِلْأَجَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُقْبِرُهُ حَتَّى خَرَّجَ عَنْهُمْ.

پاس ایک لوٹری تھی جو گارنی تھی آخر اس نے یہ گلیا لایا یا حمزہ
للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی
کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیہ لے لیا۔ ابن
جریر نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی نیایا نہیں
انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا میں نے
جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا میں رسول اللہ کے پاس
آیا آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا۔ آپ
نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ
حمزہ کے پاس پہنچے۔ آپ حمزہ پر غصے ہوئے۔ حمزہ نے آنکھ اٹھا کر
دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر
جناب رسول اللہ اٹھے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے
کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں۔

۵۱۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۲۹- حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ ﷺ سے
روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک
اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ نے غس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو
دی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہرا سے
جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سناہ
سے نئی قینقاں کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر
آخر ملاویں اور سناروں کو بیچیں اور اس سے میں دلیرمہ کروں اپنی

۵۱۲۸- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
۵۱۲۹- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي
بَيْنَ الْمَغْصَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أُرِدْتُ أَنْ
أَتِيَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَعَدْتُ
رَجُلًا صَوَانِعًا مِنْ بَنِي قَيْنِقَاءَ يَوْمَئِذٍ مَعِيَ فَنَأْبِي
بِأَخِيرِ أُرِدْتُ أَنْ أُبِيعَهُ مِنَ الصَّوَانِعِينَ فَأَسْتَجِبَ بِي

لہ اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالیہا گل کسی کا مال تلف کر دے تو تہوان لازم ہو گا اور یہ جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے کر خر کے بعد کاٹے
تو حلال تھے اور جو خر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے باجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس
حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ اجماعی مختصراً

یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علیؑ کو دیکھ کر زید کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہ
کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان
سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ کے بھی بچکا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ
کہ حضرت حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا کہ انہوں نے اپنا اور حضرت حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ کے دادا تھے۔

شاہی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پاران
 رکائیں رسایاں۔ اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں ایک انصاری کی کوٹھری
 کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا تو
 کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی کوبان کئے ہوئے ہیں اور ان کی
 کوٹھیں پھٹی ہوئی ہیں مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری
 آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونادینا کے طمع سے
 نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراؑ اور رسول اللہ کے حق میں جو تقصیر
 ہوئی اس خیال سے تھا کہ میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے
 کہا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار
 کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے
 ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے تو گانے میں یہ
 کہا اے حمزہ! اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے۔ اسی وقت حضرت حمزہ
 تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوبان کاٹ لیے اور کوٹھیں پھاڑ ڈالیں
 اور جگر نکال لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول
 اللہ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے
 ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا تجھ کو؟ میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ! قسم خدا کی آج کا سادان میں نے کبھی نہیں
 دیکھا، حضرت حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے
 کوبان کاٹ لیے، کوٹھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند
 شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ نے اپنی چادر منگوائی اور
 اس کو اوڑھا پھر چپے پایا رہا۔ میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے
 پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حضرت حمزہ
 تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو
 وہ شراب پئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ نے حضرت حمزہ کو اس کام پر
 ملامت شروع کی اور حضرت حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں (نشہ
 سے) انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا

فِي رَيْبَةٍ عُرْسِيٍّ فَيُنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارَفِي مَتَاعًا
 مِنْ الْأَنْصَارِ وَالْعَرَابِ وَالْحِجَالِ وَشَارَفَايَ مَنَاحِي
 بِنِي حَضْرَةَ حُجْرَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ
 حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارَفَايَ قَدْ
 أَحْبَبْتُ أُسْبِمُهُمَا وَبَقَرْتُ حَوَاصِرَهُمَا وَأَجِدَ مِنْ
 أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَفِيكَ عَيْيَ حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ
 الْمُنْظَرِ مِنْهُمَا فَلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْرَةُ
 بِنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرَابٍ
 مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَمَهُ فَيَتَى وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا
 أَلَا يَا حَمْرُ لِلشَّرَفِ الْبَوَاءُ فَقَامَ حَمْرَةُ بِالسَّيْخِ
 فَاجْتَبَّ أُسْبِمْتُهُمَا وَبَقَرْتُ حَوَاصِرَهُمَا فَأَحَدَ مِنْ
 أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَيْيَ فَاظْلَمْتُ حَتَّى أَدْحَلَ عَلَيَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ
 فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِ الَّذِي لَقِيتُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْرَةَ عَلَيَّ
 نَاقَتِي فَاجْتَبَّ أُسْبِمْتُهُمَا وَبَقَرْتُ حَوَاصِرَهُمَا وَهِيَ
 هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ عَرَبٌ قَالَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ بِرِدَائِهِ قَارِنَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ بِمَنْسِي وَالتَّوَعُّهُ أَنَا
 وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ
 حَمْرَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذْبَرُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرِبُ نَطْفِقَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَوْمِ حَمْرَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا
 حَمْرَةُ مُحَمْرَةُ عَيْيَاهُ فَظَنَرُ حَمْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إِلَى رَسُولِيهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ
 فَظَنَرُ إِلَى سَرِيهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَظَنَرُ إِلَى وَجْهِهِ
 فَقَالَ حَمْرَةَ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْيَةُ يَا بِي فَعَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَمِيلُ فَتُكْصَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقَبِيهِ الْقَهْمَرِي وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں آپ اٹھے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔

۵۱۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساتھی تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے۔ ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکھ۔ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اٹھ جا اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہادی۔ تب بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے)۔ اس پر یہ آیت اتری لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات۔

۵۱۳۲- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا نضح کو (نضح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا

۵۱۳۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرِبْتُهُمْ إِلَّا الْفَضِيحُ الْبُسْرُ وَالشَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانظُرْ فَحَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَحَرَجْتُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَضَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ فُلَانٍ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ قَالَ فَلَا أُخْرِي هُوَ مِنْ حَكِيمَةٍ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ.

۵۱۳۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيحِ فَقَالَ مَا

(۵۱۳۱) یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں۔ نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جو کا یا جو کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا پھٹو یا کپا شربت۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور کچے انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کپا یا وہ تو کلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دہتا یا زائل کر دیں اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور نیشہ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکالیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے بالاجماع اہل اسلام۔ انتہی مختصراً

ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہتے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے انہوں نے کہا فضیح کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیح ابو طلحہ اور ابو یوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خمر پینچی؟ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا اے انس! بہادے ان منکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی اور نہ اس کا حال پوچھا اس خمر کے بعد۔

۵۱۳۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا۔ انہوں نے کہا بہادے شراب کو اے انس! میں نے بہادیا۔ سلیمان تمہیں نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کا ہے کا تھا؟ انہوں نے کہا گدر اور کچی کھجور کا۔ ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

۵۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۱۳۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ اور ابو جابر اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خمر ہے شراب حرام ہو گیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہادیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمران کا یہی تھا خلیل یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

۵۱۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيحِكُمْ هَذَا الَّذِي تَسْمَوْنَهُ الْفَضِيحَ إِنِّي لَفَاتِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَعَكُمْ الْخَمْرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هَذِهِ الْقِيلَانِ قَالَ فَمَا رَاجِعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

۵۱۳۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَفَاتِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيحِ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سَبَا فَخَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اسْقِفْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّفْنَاهَا قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرَطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَلِيمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

۵۱۳۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۵۱۳۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ حَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاجِلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبْرٌ نَزَلَ فَخَرِبِمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتْ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةً مَحْشُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ.

۵۱۳۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسَهَيْلَ بْنَ بَيْضَانَ مِنْ مَرَادَةِ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَشَمْرٍ بِدَحْوٍ حَدِيثٌ سَجِيدٌ.

۵۱۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدڑ کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا۔

۵۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو نضج کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۵۱۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کھجور کے۔

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

۵۱۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنا لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے
۵۱۴۱- طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا میں دوا کے لیے بنانا ہوں؟ آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

۵۱۳۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُحْتَضَ التَّمْرُ وَالزُّهُوُّ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً حُمُورِهِمْ يَوْمَ حَرَمَتِ الْخَمْرُ.

۵۱۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْفِي بِنَا عَيْشَةَ بِنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِي بَنِ كَعْبٍ شَرَبَا مِنْ فَضِيحٍ وَتَمْرٍ فَأَتَاهُمْ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ يَا هَذِهِ الْحَمْرُ فَاسْكِرْهَا فَفُضْتُ إِلَيَّ مِهُرًا لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

۵۱۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ نَزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

بابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

۵۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تَتَّخَذُ حَلًا فَقَالَ ((لَا)).

بابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ

۵۱۴۱- عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ قَبْلَهُ أَوْ كَرَهُ أَنْ يُصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أُصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)).

(۵۱۴۰) تودہ نے کہا نام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگی سرکہ ہونے سے اور اور اسی روایت اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ اتنی مختصراً

(۵۱۴۱) تودہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا یا اس کی حالت میں لیکن اگر اقمہ علق میں ایک چاؤ سے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ لے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ اتنی مع زیادہ

باب: کھجور کا شراب بھی خمر ہے

۵۱۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

۵۱۴۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَيَانِ أَنْ جَمِيعَ مَا يُنْبَدُ مِمَّا يُتَّخَذُ

مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا

۵۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْخَمْرُ مِنَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبِ))

۵۱۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَمْرُ مِنَ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ ((الْكُرْمُ وَالنَّخْلُ))

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگوننا

مکروہ ہے

۵۱۴۵- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدرا اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگوننے سے۔ (کیونکہ ایسے نمید میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خمر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے۔ اور نمید حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے)۔

۵۱۴۶- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدرا کھجور کو ملا کر

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِزَاعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ

مَخْلُوطَيْنِ

۵۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمْلَأَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

۵۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَدَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ

(۵۱۴۳) نو دیکھئے کہ ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جو سے گدرا یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرنے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اریا شہد یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بھگونے سے۔

۵۱۴۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔

۵۱۴۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۵۱۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پئے تو صرف انگور کا پئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔

۵۱۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۵۴- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔

جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبْنَدَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا.

۵۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا)).

۵۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبْنَدَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

۵۱۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنْ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

۵۱۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

۵۱۵۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۱۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرِبْهُ زَيْبًا قَرْدًا أَوْ تَمْرًا قَرْدًا أَوْ بُسْرًا قَرْدًا)).

۵۱۵۳- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَيْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَخْلُطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرْ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعٍ.

۵۱۵۴- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَّبِدُوا الزَّمْعَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبِدُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَالتَّبِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ)).

- ۵۱۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
 ۵۱۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
 ۵۱۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
 ۵۱۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
 ۵۱۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
 ۵۱۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
 ۵۱۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
 ۵۱۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔
 ۵۱۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے لیکن اس حدیث میں آپ نے گدر کھجور اور پختہ کھجور کا ذکر نہیں کیا۔
- ۵۱۵۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلًا.
 ۵۱۵۶- عَنْ أَبِي قَنَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَأَنْتَبَذُوا الرُّطَبَ وَالزَّهْوُ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبَعُوا الرُّطَبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ أَنْتَبَذُوا كُلًّا وَاحِدًا عَلَى حِدَّتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَنَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا.
 ۵۱۵۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّطَبُ وَالزَّهْوُ وَالزَّمْرُ وَالزَّيْبُ)).
 ۵۱۵۸- عَنْ أَبِي قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ ((أَنْتَبَذُوا كُلًّا وَاحِدًا عَلَى حِدَّتِهِ)).
 ۵۱۵۹- رَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.
 ۵۱۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ ((يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ)).
 ۵۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
 ۵۱۶۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ حَرَمِ بْنِهَا هُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ.
 ۵۱۶۳- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

۵۱۶۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدرا اور پختہ کھجور کو ملا کر یا کھجور اور منقہ کو ملا کر بھلونا۔
۵۱۶۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى أَنْ يُتَذَّرَ الْبَسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالنَّمْرُ وَالزَّرْبُ جَمِيعًا.
۵۱۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى أَنْ يُتَذَّرَ الْبَسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالنَّمْرُ وَالزَّرْبُ جَمِيعًا.

باب: مرتبان اور تونے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نمیدہانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنْبِازِ فِي الْمُرَقَّتِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ وَأَنَّهُ الْيَوْمَ حَلَالٌ مَا لَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

۵۱۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا گدرا اور پختہ کھجور کو ملا کر اور منقہ اور کھجور کو ملا کر نمیدہانے سے۔

۵۱۶۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَحْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالْبَسْرِ وَبَيْنَ الزَّرْبِ وَالنَّمْرِ نَبِيذًا.

۵۱۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نمیدہانے سے۔

۵۱۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَالْمُرَقَّتِ أَنْ يُتَذَّرَ فِيهِ

۵۱۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت نمیدہانا تونے اور مرتبان میں پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

۵۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَذَرُوا فِي الذَّبَابِ وَلَا فِي الْمُرَقَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَامِ))

۵۱۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لاکھی اور حتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو فقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بنا تے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ سے پوچھا حتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

۵۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُرَقَّتِ وَالْحَنَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنَمُ قَالَ الْحِرَارُ الْخَضِرُ.

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تونے اور سبز ٹھلیا اور فقیر

۵۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِيَوْفِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ((أَفْهَاكُمْ عَنِ الذَّبَابِ وَالْحَنَمِ))

(۵۱۶۷) اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی آپ نے ان میں نمیدہانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

(۵۱۷۰) نووی نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حتم اور منع کیا سبزی مٹک سے جو مثل مٹک کے ہو جاتی ہے۔

وَالنَّقِيرِ وَالْمُقْبِرِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَادَةَ الْمُضْجُونَةَ
وَلَكِنْ أَهْرَبَ فِي سِقَانِكَ وَأَوْسَمَهُ).

اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حتم سر کئی مشک سے لیکن بی
اپنی چھاگل سے اور ذات اگا اس میں (تا کہ کیز او غیر ہنہ جاوے)۔
۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے اور لا کھی برتن میں نبیذ بنانے
سے۔

۵۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يُنْتَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَمَاتِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرِ
وَفِي حَدِيثِ عُبَيْرِ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ
الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَمَاتِ.

۵۱۷۲- ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے
ام المؤمنین حضرت عائشہ سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ
ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المؤمنین! مجھے بتاؤ کن
برتنوں میں رسول اللہ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے
کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تو بے اور لا کھی
برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے حتم اور ٹھھلیا کا ذکر نہیں کیا
انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ
بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۱۷۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ خَلِّ
سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَحْرَهُ أَنْ يُنْتَذَ فِيهِ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَذَ فِيهِ
قَالَتْ نَهَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ يُنْتَذَ فِي الدُّبَاءِ
وَالْمُرْقَمَاتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا ذَكَرْتَ الْحَتَمِ
وَالْحَرِّ قَالَ إِنَّمَا أَحَدَثْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَوْ حَدَّثْتُكَ
مَا كُنْتُ أَسْمَعُ.

۵۱۷۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بے اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَمَاتِ.

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۷۴- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۱۷۵- ثمالہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا
عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں
نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ و آپ نے منع کیا ان کو تو بے
اور چوبین اور لا کھی اور سبز برتن سے۔

۵۱۷۵- عَنْ ثَمَالَةَ بْنِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ
لَمَسْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ النَّبِيذِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ
وَقَدْ عِنْدَ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا
النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يُنْتَذُوا فِي
الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَمَاتِ وَالْحَتَمِ.

۵۱۷۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے اور سبز اور چوبین
اور لا کھی برتن سے۔

۵۱۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَمَاتِ.

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لا کھی کے عوض روغنی

۵۱۷۷- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُرَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزْفَةِ الْمُقْبِرَ.

برتن مذکور ہے۔

۵۱۷۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِيمٌ وَفَدُّ عَبْدِ

۵۱۷۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد القیس کے

الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا

(أَنَّهَا كُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقْبِرِ)

میں تم کو منع کرتا ہوں تو بے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی

وَفِي حَدِيثٍ خَصَّاهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقْبِرِ الْمُزْفَةَ.

سے یا لاکھی سے۔

۵۱۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۷۹- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزْفَةِ وَالنَّقِيرِ.

تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

۵۱۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۰- ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تو بے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ

اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے لاکھی اور گندر کھجور کو ملا کر

وَالْمُزْفَةِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ السُّخُّ بِالنُّهْمِ

بگھولنے سے۔

۵۱۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول

ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزْفَةِ.

اللہ ﷺ نے تو بے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۵۱۸۲- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ أَنْ يُتَبَذَّ فِيهِ.

نے منع کیا ٹھلیا میں نیبذنانے سے۔

۵۱۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

۵۱۸۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

اللَّهُ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزْفَةِ.

ﷺ نے منع کیا تو بے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا السَّنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ

۵۱۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

ﷺ نَهَى أَنْ يُتَبَذَّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۱۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

۵۱۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ.

ﷺ نے سبز برتن اور تو بے اور چوبین میں پینے سے۔

۵۱۸۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى

۵۱۸۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن

ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ

عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللَّهُ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزْفَةِ وَالنَّقِيرِ.

منع کیا تو بے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

۵۱۸۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

۵۱۸۷- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

عُمَرَ عَنْ نَيْبِذِ الْحَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے نیبذ کو پوچھا انہوں نے کہا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْبِذَ الْحَرِّ فَأَنْبِثُ ابْنَ

حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نیبذ کو۔ میں ابن

عباس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمرؓ جو کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا حج کہا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز میں سے بے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

۵۱۸۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے پیچھے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تو بنے اور لاکھی میں۔

۵۱۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۹۰- ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

۵۱۹۱- طاؤسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤسؓ نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ سنا ابن عمرؓ سے۔

۵۱۹۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تو بنے میں نبیذ بنانے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۹۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تو بنے سے۔

۵۱۹۴- طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْحَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَكْرِ.

۵۱۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَلَتِ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَعْوَاهُ فَأَنْصَرَفْتُ قَبْلَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَمَسَّأَلْتُ مَاذَا قَالُوا قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ.

۵۱۸۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعَنْ حَدِيثِ مَالِكٍ وَكَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأَسَامَةُ.

۵۱۹۰- عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ رَعَمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَدْ رَعَمُوا ذَلِكَ.

۵۱۹۱- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عُمَرَ أَنَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۵۱۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَيْبِيُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَبِيذَ فِي الْحَرِّ وَالِدُّبَاءِ قَالَ نَعَمْ.

۵۱۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءِ.

۵۱۹۴- عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ

منع کیا ٹھلایا کے نبیذ سے اور توبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا ہاں منع کیا ہے۔

۵۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور توبے اور لا کھی سے محراب نے کہا میں نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا۔

۵۱۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں فقیر کا بھی ذکر ہے۔

۵۱۹۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلایا اور توبے اور لا کھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔

۵۱۹۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا حتمہ سے میں نے کہا حتمہ کیا ہے؟ کہا ٹھلید۔

۵۱۹۹- زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابوں کی جن سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے حتمہ سے اور وہ ٹھلایا ہے اور وہاں سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور فقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے غیذ بنانے کا مشکوں میں۔

۵۲۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۲۰۱- سعید بن المسیب سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ سے شرابوں کو۔ آپ نے منع کیا ان کو توبے اور جو میں اور حتمہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمَرْفَتِ قَالَ نَعَمْ

۵۱۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ وَالذَّبَابِ وَالْمَرْفَتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ.

۵۱۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْلَاهُ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْفَقِيرَ.

۵۱۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمَرْفَتِ وَقَالَ اتَّبِدُوا فِي الْأَسْقِيَةِ.

۵۱۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَتَمَةُ قَالَ الْحَجْرَةُ.

۵۱۹۹- عَنْ زَادَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرَبِ بَلِّغْنِيكَ وَفَسِّرْهُ لِي بَلِّغْنَا فَإِنَّ لَكُمْ لَعَةً سِوَى لَعْنَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ وَهِيَ الْحَجْرَةُ وَعَنِ الذَّبَابِ وَهِيَ الْفَرْعَةُ وَعَنِ الْمَرْفَتِ وَهُوَ الْمُغْتَبِرُ وَعَنِ الْبَقِيرِ وَهِيَ التَّحْلَةُ تَنْسُجُ نَسْجًا وَيُنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُتَّبَدَ فِي الْأَسْقِيَةِ.

۵۲۰۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۲۰۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمَنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِيمٌ وَقَدْ عَتَبِدَ الْقَيْسُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرَبِ فَذَهَبَتْ عَنْهَا

سے میں نے کہا اے ابو محمد اور لا کھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے انہوں نے کہا اس دن میں نے لا کھی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں سنا لیکن وہ مکر وہ جانتے تھے لا کھی کو بھی۔

۵۲۰۲- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبیس اور لا کھی اور توبے سے۔

۵۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور توبے اور لا کھی سے۔

۵۲۰۴- ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا سے اور لا کھی سے اور چوبیس برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نیبذ بنانے کے لیے نیبذ بنایا جاتا آپ کے لیے گھڑے میں پتھر کے۔

۵۲۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نیبذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

۵۲۰۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے نیبذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ گھڑا برام کا تھا یعنی پتھر کا۔

۵۲۰۷- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نیبذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں آب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ بیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

۵۲۰۸- حضرت بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

۵۲۰۹- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چڑے کے

عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّبِيرِ وَالْحَنَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُرْقُفِ وَخَشِنَا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعَهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُهُ.

۵۲۰۲- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّبِيرِ وَالْمُرْقُفِ وَالِدُّبَاءِ.

۵۲۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَهَى عَنِ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءِ وَالْمُرْقُفِ.

۵۲۰۴- قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَرِّ وَالْمُرْقُفِ وَالنَّبِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبِذُ لَهُ فِيهِ نَبَذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۵۲۰۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نَبَذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ.

۵۲۰۷- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَكَمَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

۵۲۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظُرُفًا نَأْ يَجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۰۹- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّاشِرَةِ))

برتنوں میں پینے سے اب بھر برتن میں پر نہ پونشہ لانے والی چیز۔

۵۲۱۰- عید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب صبح کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نمیز بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جوا کھی نہ ہو۔

باب: ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر حرام

حرام ہے

۵۲۱۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ سے پوچھا لوگوں نے بیچ کو (شہد کی شراب کو)؟ آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۲۱۲- ترجمہ دہلی جواو پر گزر۔

۵۲۱۳- ترجمہ دہلی جواو پر گزر۔

۵۲۱۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی میں اس کو (بیر) کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو بیح کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔

۵۲۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا

لِي ظُرُوفِ الْأَادِمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَغَاءٍ غَيْرِ
أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))

۵۲۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَيْدِ فِي الْأَوْجَعِ قَالُوا أَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجْعَلُ فَأَرْحَصُوا لَهُمْ فِي الْحَرِّ غَيْرِ الْمَرْفَتِ.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ

حَمْرٍ حَرَامٌ

۵۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۲- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ))

۵۲۱۳- عَنْ الرَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَانَ وَصَالِحٍ سَأَلَ عَنِ الْبَيْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنَا وَمَعَادُ بْنُ جَنْبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شَرَبْنَا بَعْضُ بَارِضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعْبِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَيْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَنَا

لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔ جب انھوں نے پیٹھے موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوتے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہد سے جو پکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا جو بنایا جاتا ہے جو سے۔ آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

۵۲۱۶- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا پلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو فتویٰ دیجئے دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے یمن میں ایک تو بیج کا شہد سے بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جواریا جو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو بازار کے نماز سے۔

۵۲۱۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حیشان سے آیا اور حیشان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پوچھا اس شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جو اسے بنا تھا اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پئے اس کو طیبۃ النجبال پلاوے گا۔ (آخرت میں)۔ لوگوں نے عرض کیا طیبۃ النجبال کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ پینے ہے جنہیوں کا۔

۵۲۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُعْلِقُ حَتَّى يَغْتَمِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۶- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَغَيْبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذًا إِلَيَّ الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ ((وَبَشْرًا وَلَا تُنْفَرُوا وَيَسْرًا وَلَا تُعَمَّرُوا)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبَتِغُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدُ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الدَّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُبْدُ حَتَّى يَشْتَدُ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ حَرَامِيعَ الْكَلْبِ بِحَوَائِمِهِ فَقَالَ ((أَتْلَبِي عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ))۔

۵۲۱۷- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ حَيْشَانَ وَحَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْتَقِيَهُ مِنْ طَيْبَةِ الْحَبَالِ)) فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَيْبَةُ الْحَبَالِ قَالَ ((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ غَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ))۔

۵۲۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شرابِ خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شرابِ حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

۵۲۱۹- ابن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شرابِ حرام ہے۔
۵۲۲۰- ترجمہ وہی جو گزر چکا۔

۵۲۲۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب : جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے

۵۲۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں شراب سے محرم رہے گا۔

۵۲۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محرم رہے گا اور اس کو نہ پئے گا۔ امام مالک سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پئے وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب توبہ کر لے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ رَهُو يَدْمُنُهَا لَمْ يَتَبَّ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ))

۵۲۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))

۵۲۲۰- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۲۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ))

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتَبَّ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۲۲۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِّمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

۵۲۲۳- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتَبَّ مِنْهَا حُرِّمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْتَفْهِ قَبْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ

۵۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ

(۵۲۲۱) یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگوڑا کا ہو یا جو کا یا جوڑا کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جن سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

۵۲۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ.

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے

بَابُ إِباحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدْ وَلَمْ يَبْصُرْ مُسْكِرًا

۵۲۲۶- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے آپ اس کو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو پیتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا ظلم دیتے وہ بہادیا جاتا۔

۵۲۲۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِذُ لَهُ أَوَّلَ النَّهْيِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَحِيءُ وَالْعَدَّةَ وَاللَّيْلَةَ الْآخِرَى وَالْعَدَّةَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ.

۵۲۲۷- یحییٰ سہرانی سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبد اللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ پختا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہادیتے۔

۵۲۲۷- عَنْ يَحْيَى السَّهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ صَبَّهُ.

۵۲۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ ظلم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

۵۲۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ إِلَى مَسَاءِ الْاِثْنَاءِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيَسْقَى أَوْ يُهْرَأُ.

۵۲۲۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہادیتے۔

۵۲۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدَّةَ وَبَعْدَ الْعَدَّةِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءَ الْاِثْنَاءِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَأَهُ.

۵۲۳۰- یحییٰ نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا شراب کی بیج اور تجارت کو انھوں نے کہا تم

۵۲۳۰- عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ يَوْمَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَيْعِ الْخَمْرِ وَخَيْرِهَا

(۵۲۲۶) اگر اس میں تیزی نہ آئی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو تو خادم کو دے دیتے ورنہ بہادیتے۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

وَالْتِجَارَةُ فِيهَا نَفَانٌ أَمْسَلِمِينَ أَنْتُمْ فَأَلُوا نَعْمَ قَالَ
فَأَيُّهُ لَمْ يَصْحَحْ بِنَعْمِهَا وَلَا شَرَاهُهَا وَلَا التَّجَارَةُ فِيهَا
قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الشَّبَدِ فَقَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي سَكْرِ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَبَدَّلَ نَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ فِي حُدُوبِهِمْ وَتَغْيِيرِ رَدَائِهِمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأَهْرَبُوا
ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَيْبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنْ
اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَبِئْسَ
الْمُسْتَقْبَلَةُ وَمِنْ اللَّعْدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى
فَلَمَّا أَصْبَحَ مَرَّ بِمَا بَيْنِي مِنْهُ فَأَهْرَبُوا.

مسلمان ہو؟ وہ بولے ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نہ اس
کی بیچ درست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان
سے نبیؐ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے نبیؐ بنایا
تھامز گھڑوں میں اور جو بین برتن میں اور تو نے میں آپ نے
حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا
گیا وہ رات بھر یونہی رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور
دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر
تیسرے دن جو پیا آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

۵۲۳۱- عَنْ ثَمَامَةَ بَعْرِيِّ ابْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ
قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الشَّبَدِ فَذَعَتْ
عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَأَلَ عَلَيْهِ فَإِنِهَا
كَانَتْ تَسْبُدُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ: الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَتْبُدُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنْ
اللَّيْلِ وَأَوْكِيهِ وَأَعْلَفُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ.

۵۲۳۱- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیؐ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشی
لوٹری کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے لیے نبیؐ بنایا کرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لیے مشک میں
رات کو نبیؐ بھگوئی اور ذات نگار تھی اور پھر نکارتی صبح کو آپ اس
میں سے پیتے۔

۵۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فَانْتِ كُنَّا نَسْبُدُ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي
أَعْلَاهُ وَأَنَّهُ عَزَلَاءُ تَسْبُدُهُ عُذْوَةٌ فَيَسْرُبُهُ عِشَاءً
وَتَسْبُدُهُ عِشَاءً فَيَسْرُبُهُ عُذْوَةٌ.

۵۲۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیؐ
بھگوتے اور ذات لگا دیتے اس میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور
رات کو آپ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ پیتے۔

۵۲۳۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو
أُمَيَّةَ السَّاعِدِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي عُرْسِيهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَامِلًا مِنْهُمْ
وَهِيَ الْعُرُوسُ فَإِنَّ سَهْلًا تَذَرُونَ مَا سَقَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ

۵۲۳۳- سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی
شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام
کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا تم جانتے ہو
اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا رات کو اس نے چند بھگوریں
بھگودیں تھیں ایک گھڑے میں جب آپ کھانا کھا چکے تو اس کا

(۵۲۳۳) نووی نے کہا اس حدیث سے لگا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تھیمیں کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ انہوں
کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ کی ذرہ خاطر کرنے سے۔

شریت آپ کو پلایا۔

۵۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ

کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور
صرف آپ کو پلایا گیا وہ۔

۵۲۳۶- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے

عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابواسید کو حکم کیا پیام
دینے کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں

اتری۔ رسول اللہ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں
پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے

بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے۔ رسول اللہ
نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچالیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ

نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص
ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول

ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوا ان پر وہ تشریف لائے تھے مجھ سے
نسبت کرنے کو۔ وہ بولی میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے پناہ

مانگی آپ سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو
عورت کی طرف دیکھنا درست ہے)۔ سہل نے کہہ پھر رسول اللہ

اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے

تَمَرَاتٍ مِنَ النَّبْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلِ سَقْتَهُ بِنَاهُ.

۵۲۳۴- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ

أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَيْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقْتَهُ بِنَاهُ.

۵۲۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَانَتُهُ فَسَقْتَهُ نَحْصَهُ بِذَلِكَ.

۵۲۳۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا

فَأُرْسِلَ إِلَيْهَا فَقَبِضَتْ فَزَلَّتْ فِي أَحْمٍ بَنِي

سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ

مُنْكَسَةٌ رَأْسُهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ

أَعَدْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَدْرِينَ مِنْ هَذَا فَقَالَتْ

لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ جَاءَكَ لِيَحْطُبَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَى

مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيمَةٍ

بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((اسْمِعْنَا

(۵۲۳۶) ہذا نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ کے آچار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یہ بنا وہ

سب حبرک ہے اور خلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس
غار میں جانا جس میں حضرت تشریف رکھتے تھے وہ اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے بال دینے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا

تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملخان کی بیٹی نے آپ کا پیرینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے
بدن پر ماسا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ایشی

اصحاب۔ پھر آپ نے فرمایا اے سہل! ہم کو پیلا۔ سہل نے کہا میں نے یہ پیلا نکالا اور سب کو پیلایا ابو ہریرہ نے کہا سہل نے وہ پیلا نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں یہاں (برکت کے لیے)۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیلا سہل سے مانگا۔ سہل نے دے دیا۔

۵۲۳۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداہ رنیز اور پانی اور دودھ پیلایا۔

لَسْتَهْلُ)) قَالَ فَأَخْرَجَتْ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَاسْتَقْتَمُوهُ مِنْهُ فَإِنَّ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلًا ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْعَبَهُ غَدَا ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رَوَايَةٍ أُبَيُّ بَكْرٌ بْنُ إِسْحَاقٍ قَالَ ((اسْقِنَا يَا سَهْلًا))

۵۲۳۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَاحِي هَذَا الشَّرْبِ كَلَّةَ الْأَقْسَلِ وَالْتِيذِ وَالنَّمَاءِ وَاللَّبَنِ

باب: دودھ پینے کا بیان

۵۲۳۸- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹکے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دیا اور لے کر آیا۔ آپ نے پیاسہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

۵۲۳۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا دھنسن گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو دبو لا آپ میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے دعا کی (اس کو نجات ملی)۔ پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابو بکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دیا وہ لے کر آیا آپ نے پیاسہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

باب: جواز شرب اللبن

۵۲۳۸- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ لَمَّا نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَدْنَا بِرَاعٍ وَفَدَّ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَلْتُ لَهُ كَنْبَةً مِنْ لَبَنِ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ.

۵۲۳۹- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُفَظِمٍ قَالَ فَدَعَا عَلِيَّه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَعَتُ فَرَسَهُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرُوا بِرَاعِي عَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فَأَخَذْتُ قَدَاحًا فَحَلَلْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنْبَةً مِنْ لَبَنِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ.

(۵۲۳۸) جب آدمی نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہو گا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا نہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہو گیا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہو گا۔

۵۲۳۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپ نے دونوں کو دیکھ اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی)۔ اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

۵۲۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور باتوں کا بیان

۵۲۳۲- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا لقیح سے (لقیح ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک ککڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا)۔ ابو حمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

۵۲۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۳۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو نمیز پلاؤں؟ آپ نے فرمایا اچھا وہ دودھ تا گیا اور ایک پیالہ نمیز کا لایا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک ککڑی ہی آڑی رکھ دیتا پھر اس کو پیا آپ نے۔

۵۲۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهَ بِإِيلِيَاءَ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَظَفَرُ الْبَيْهَاتِ فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَا حَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِلْفِطْرَةِ نَوَّأُحَدَّثَ الْخَمْرَ عَوْتُ أُمَّتِكَ.

۵۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَنَمَّ بِذِكْرِ بَابِلِيَاءَ.

بَاب فِي شَرْبِ النَّبِيذِ وَتَخْمِيرِ الْبَابِ

۵۲۴۲- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحٍ لَبَنٍ مِنْ أَلْيَمِ أُسْرٍ مَخْمَرًا فَقَالَ ((أَلَا خَمْرُكَ وَلَوْ تَعْرَضُ عَلَيْهِ عُوْدًا)) قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُبْرُ بِالنَّسْقِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا وَبِالنَّوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

۵۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أُخْبِرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدْحٍ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ ((لَمْ يَذْكُرْ زَكْوِيَاءَ قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ))

۵۲۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَحْمَنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا لَسْتَيْكَ نَبِيذًا فَقَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يُسْعَى فَجَاءَ بِقَدْحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا خَمْرُكَ وَلَوْ تَعْرَضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ فَشَرِبَ))

۵۲۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابو حمید کہتے تھے تقبیح سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی لکڑی رکھ لیتا۔

۵۲۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بھجا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو پکھونہ ملے سو ایک لکڑی کے اسی کو آزار کھ لے اور اللہ کا نام لے اس لیے کہ چوبیس لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی جتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے)۔ تمبیہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت لگنے دو اس لیے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند

۵۲۴۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَمِيدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا خَمْرُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ غُودًا))

۵۲۴۶- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((غَطُّوا الْبِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِنُوا السَّرَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ ابْنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنَا يَعْرُضُ عَلَيَّ إِنَّهُ غُودًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ لَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قَتِيلَةً فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ))

۵۲۴۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَوْكِنُوا الْبِنَاءَ أَوْ خَمَّرُوا الْبِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعَرُّضَ الْغُودِ عَلَى الْبِنَاءِ.

۵۲۴۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ الْبَيْتِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَخَمَّرُوا الْبِنَاءَ وَقَالَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ لَيْتَهُمْ))

۵۲۴۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ ((وَالْفَوَيْسِقَةُ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ))

۵۲۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ جُحُ الْبَيْتِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَادْكُرُوا

دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

۵۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۵۲۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۵۲۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیاطین بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔

۵۲۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۵۲۵۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں دبا اترتی ہے پھر وہ دبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

۵۲۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک

اسمِ اللہ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرْبَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمَرُوا آيَتِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِنُوا مَصَابِيحَكُمْ))۔

۵۲۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْنُ إِذَا مِمَّا أُخْمِرَ عَطَاءً بِأَنَّهَا لَا يَقُولُ ((اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔

۵۲۵۲- عَنْ أَبِي خَرِيَجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَخَمَرُوا بَيْنَ دِيَارِ كِرْوَانَةَ رُوحٍ۔

۵۲۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَرْمَلُوا فَوَاقِيَكُمْ وَصِيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحَمَّةُ الْعِشَاءِ))۔

۵۲۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ۔

۵۲۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((عَطُّوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِالْبَاءِ)) نَسِيَ عَلَيْهِ عَطَاءٌ أَوْ سَقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ۔

۵۲۵۶- عَنْ أَبِي سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

(۵۲۵۵) اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو دبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں کو دبا بھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دبا حکم الہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے دبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو دبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم دبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ دبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کو ٹلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز کرنا

دن دبا اترتی ہے اور لیٹ نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ
کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون اول وہ مہینہ ہے جب
آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے
جو دلو میں آتا ہے)۔

۵۲۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا تم چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

۵۲۵۸- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رات کو مہینہ
مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب
سونے لگو اس کو بچھا دو۔

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب

کابیان

۵۲۵۹- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے
جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ
کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے
کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا
آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي الشَّيْءِ يَوْمًا يَتَرُونَ فِيهِ وَبَاءَ
وَرَأَى فِي أَحْبَرِ الْحَدِيثِ قَالَ الْبَيْتُ فَإِنَّا عَاجِمُ
عِنْدَنَا يَنْقُورُونَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْوَالِدِ.

۵۲۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
(لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ).

۵۲۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ
عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ).

بابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وَأَحْكَامِهِمَا

۵۲۵۹- عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا نَبِيٌّ نَضَعُ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ
وَأَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ
كَأَنَّهَا تَدْفَعُ فَلَحَبْتُ لِنَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ
فَأَحْذَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ

ہم نہیں بجز اس کے کہ ہونے کے وغیر یا کو نکلوں کو گھر میں رکھیں سر کہ دیواروں پر چھڑکیں، نجاست کو دور کریں، سڑی چیز کو داب دیں، ڈامر
گندھک کے دھوئی ویں کانون سو لگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے
ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ ذہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
(۵۲۵۹) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی
سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے اور کھانے میں یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے کیونکہ اور جنابت یا حیض بسم اللہ
کہنے کا مانع نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں

۱۔ کانون اول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو۔

۲۔ عربی مہینہ کا نام فصول الشہاء میں آتا ہے۔

کا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیانہ چاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

۵۲۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھلایا۔

۵۲۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۶۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے۔ اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہو اور کھانا بھی ملا۔

۵۲۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

كَانَمَا يُدْفَعُ فَأَحَدٌ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الشَّيْطَانُ بَسَّحَلُ الطَّعَامِ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهَ جَاءَ بِهَذِهِ الْحَجَارِيَّةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدُهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا))

۵۲۶۰- عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ((كَانَمَا نَطْرُقُ)) وَفِي الْحَجَارِيَّةِ ((وَفِي الْحَجَارِيَّةِ مَجِيءُ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَبِيْبِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْحَجَارِيَّةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ لَمْ ذَكَرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ))

۵۲۶۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْحَجَارِيَّةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ

۵۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَأَقْبِيْتُ لَكُمْ وَلَا عِشَاءً وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمْ الْمَسِيْبَةَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمْ الْمَسِيْبَةَ وَالْعِشَاءَ))

۵۲۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ سَمِعْتُ حَدِيثَ أَبِي عَاصِمٍ إِلَى

لہ شیطان کے جانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انہی مختصراً

أَنَّهُ قَالَ ((وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ
وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ ذُخُونِهِ))

۵۲۶۴- عن جابر عن رسول الله ﷺ قَالَ ((لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِالشَّمَالِ))

۵۲۶۵- عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب تم میں سے کوئی کھانے تو داہنے
ہاتھ سے کھائے اور چپے تو داہنے ہاتھ سے چپے۔ اس لیے
کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۵۲۶۶- عن الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَلْبٍ

۵۲۶۷- عن عبد الله بن عمر رضي الله
عنهما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَأْكُلُنْ أَحَدُكُمْ))
مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ((
يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)) قَالَ وَكَانَ نَابِعُ
بَرِيدًا مِثَّهَا ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا))

۵۲۶۸- عن سلمة بن الأكوع رضي الله
عنه أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ ((كُنْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا
أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتُ)) مَا مَنَعَهُ يَا
الْكَبِيرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا لِي فِيهِ

۵۲۶۹- عن ابن أبي سلمة رضي الله عنه
سَلَّمَ بِنِ الْاَكُوْعِ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول
اللہ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے
کھاؤ۔ وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے
نہ ہو سکے اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا وہ اس ہاتھ کو منہ
تک نہ اٹھا سکا۔

۵۲۶۹- عن ابن أبي سلمة رضي الله عنه

(۵۲۶۵) یہاں نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکالا کہ اگر کسی نے کھانا اور چائے مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے کھروے۔ اگر عذر ہو تو بائیں
ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(۵۲۶۸) یہاں اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام ہر بن راعی البصر
تھا۔ اس حدیث سے یہ نکالا کہ جو کوئی بائیں ہاتھ سے کھا کر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بدعا کرنا درست ہے۔

اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے اور واسنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔

۵۲۷۰- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

۵۲۷۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیز او غیرہ منہ میں چلا جاوے)۔

۵۲۷۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

۵۲۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۵۲۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

۵۲۷۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قنادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے؟ انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

۵۲۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قنادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَطِيرُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي ((يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بيمينك وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَفَعْتُ أَخَذَ مِن لَحْمٍ حَوْلَ الصَّخْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلْ مِمَّا يَلِيكَ))

۵۲۷۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

۵۲۷۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ احْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا

۵۲۷۳- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاحْتِنَاتُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ

باب: كراهية الشرب قائما

۵۲۷۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَنَادَةُ فَقُلْنَا فَلَا أَكُلُ فَقَالَ ذَاكَ أَشْرٌ أَوْ أَحَبُّ

۵۲۷۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَتَمَّ يَذْكُرُ قَوْلَ قَنَادَةَ

۵۲۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔
۵۲۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.
۵۲۷۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

۵۲۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

۵۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ)).

۵۲۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

۵۲۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمٍ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمٍ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

۵۲۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمٍ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَقَى وَهُوَ عِنْدَ النَّبْتِ.

۵۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۸۴- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَائِمًا بِسَائِمٍ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ

۵۲۸۵- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

۵۲۸۵- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.

۵۲۸۶- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹے میں پیتے۔)

۵۲۸۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب

۵۲۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَنَفَّسُ فِي

طرف بیٹھے تھے اور عمر سامنے اور واہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ آپ نے اعرابی کو دیا اور ابو بکرؓ کو اور عمرؓ کو نہیں دیا اور فرمایا واہنی طرف والے مقدم ہیں پھر واہنی طرف والے انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ بَسَّارٍ وَعُمَرُ وَجَاهَةُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ شَرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَخَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ الْإِيمَانُ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سَنَةٌ فَهِيَ سَنَةٌ فَهِيَ سَنَةٌ

۵۲۹۲- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپ نے پیا اور واہنی طرف آپ کے ایک لڑکا تھا اور وہ آپ کی طرف بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دینا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔ وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیے۔

۵۲۹۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ بَسَّارٍ أَشْبَاحُ فَقَالَ بَلْغَامٌ ((أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْذِرُ بِأَمْرِي وَمِنْكَ أَجَدًا قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ.

۵۲۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۹۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولْ خَلُّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةٍ يُعْقَبُ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

باب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے

۵۲۹۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چھانہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برائے مائیں بلکہ خوش ہوں)۔

باب: استحبّ اب لعق الأصابع

۵۲۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْبِقَهَا))

۵۲۹۵- ابن عباس سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۵۲۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۵۲۹۲) کہ بعضوں نے کہا کہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنہگار سے اجازت نہ مانگی اس لیے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور واہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلکہ خلاف اور مانگ اسے اس کی تخصیص پلانے کے لیے منقول ہے۔ (نبوی)

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا))

۵۲۹۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد

۵۲۹۶- عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسُحُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَمْ يَدُكْرُ ابْنُ حَاتِمِ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ

۵۲۹۷- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

۵۲۹۷- عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا

۵۲۹۸- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

۵۲۹۸- عَنْ كَعْبِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا

۵۲۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۲۹۹- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نُسَيْبِ حَنَسِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۵۳۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم ریا انگلیوں اور رکابوں کو چاٹتے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں چاٹتے برکت کس میں ہے۔

۵۳۰۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَنْتَرُونَ فِي أَبِي الْبَرَكَةِ

۵۳۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جگہ نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمْسُحْ مَا سَكَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَذْغَهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسُحْ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَنْتَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ))

۵۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا پیمانہ دے۔

۵۳۰۲- عَنْ سُهَيْبَانَ يَهْدَى الْإِسْنَادَ مِثْلَهُ وَفِي حَبِيئَتِهَا رَأَى يَمْسُحُ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا

أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ.

۵۳۰۳- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے پھرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چالے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَّغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبِرْكَةُ)).

۵۳۰۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ)) رَأَى آخِرَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ)).

۵۳۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۰۵- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعِقِ رَعَى أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

۵۳۰۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَدَى وَلِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نَسَلَّ الْقِصْعَةَ قَالَ ((فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبِرْكَةُ)).

۵۳۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

۵۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّهِنَّ الْبِرْكَةُ)).

۵۳۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالے کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت

۵۳۰۸- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَنَسَلْتُ أَحَدَكُمْ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ ((فِي

أَيُّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارِكُ لَكُمْ))

ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرٌ مِّنْ

باب اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا

دَعَاةُ صَاحِبِ الطَّعَامِ

کے

۵۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

۵۳۰۹- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ

میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا اس کا ایک غلام تھا جو

أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ أَحَامٌ فَرَأَى رَسُولَ

گوشت بیچا کرتا تھا اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ

کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی اس نے اپنے غلام سے کہا اے

الْمُشْرِعُ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا

ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول

لِحَمْسَةِ نَفَرٍ قَائِي أُرِيدُ أَنْ أَذْعُو النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ کی دعوت کرنا اور آپ پانچ ہیں پانچ آدمیوں کے۔ پھر اس

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِسٌ فَإِنِ فُضِعَ نَمٌّ

نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ کے پاس آیا آپ کو دعوت

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاةُ

دی آپ پانچ ہیں تھے پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا۔

حَامِسٌ حَمْسَةَ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الثَّنَابَ

جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرہ یا (صاحب خانہ سے) یہ شخص

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ هَذَا

ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ

اتَّبَعَنَا فَإِنِ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ وَإِنِ شِئْتَ

لوٹ جاوے گا۔ اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا

رَجَعُ)) قَالَ لَا يَلُ أَدْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ۔

۵۳۱۰- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهِذَا الْحَدِيثِ عَنِ

۵۳۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ نَصَرْتُ بِنْتُ

عَبِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۵۳۱۱- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ

۵۳۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنِ جَابِرٍ بِهِذَا الْحَدِيثِ.

۵۳۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ

۵۳۱۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۵۳۰۹) اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(۵۳۱۲) امام نووی نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور مہرت کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا لہجہ

کا ایک ہمسایہ شور با عمدہ بناتا تھا۔ وہ قارس کا تھا اس نے ایک بار شور ہا بنیارسول اللہ کے لیے اور آپ کو بلانے آیا۔ آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا۔ پھر سہ بار آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا تیسری بار میں ہاں۔ پھر وہ نون چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ بعد یتیم) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ

لے جاسکتا ہے

۵۳۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے آپ نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے؟ اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپ کے ساتھ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اس کی عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے؟ وہ بولی ہمارے لیے مینھ پانی پینے گیا ہے۔ (اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْحَبًا كَانَ طَبِيبُ الْمَرْقِ يَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ بِدَعْوَةٍ فَقَالَ ((وَهَذِهِ)) بَعَانِئَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَعَادَ دَعْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَهَذِهِ)) قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَهَذِهِ)) قَالَ نَعَمْ فِي النَّائِئَةِ فَقَامَا يَتَدَفَعَانِ حَتَّى آتَيَا مَنْزِلَهُ.

باب جواز استباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك ويتحققه تحققًا تامًا

واستحباب الاجتماع على الطعام

۵۳۱۴- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال خرج رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذات يوم أو ليلة فإذا هو بأبي بكر وعمر فقال ((هَذَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ)) قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ نَأْخُرُجْنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمُوا)) فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَتْ مَرَحِيًا وَهَذَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ تو آپ نے بغیر مائتہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکے ہوں گی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔ اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ویرمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۳۱۳) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھر اور وفات کے وقت زہرہ گدھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جا کر دست ہے اس کو تکلیف نہ ہو اور اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ فُلَانٌ)) قَالَتْ ذَهَبَ
 بِسَهْوَانٍ لِي مِنْ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ لِنَاصِرِي فَظَلِمَ
 إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا لَحِقَ الْيَوْمَ بِكَرَمِ
 نَبِيِّهَا نَسِي قَالَ فَالظَّلْمُ فَحَاطَهُ بِعَدْقٍ فِيهِ لُسْرٌ
 وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كَلُوا مِنْ هَذَا وَاتَّخِذُوا لِمَنْدِيَّةِ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَاكَ وَالْخَلُوبَ فَارْبَعٌ لَيْتَهُمْ مَا كَلُوا مِنَ الشَّاةِ
 وَمِنْ دَنْتِ الْعِدْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ سَبَعُوا وَرَوُوا
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاي
 نَكْرَ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بَيْنَهُ لَسْتَأْتِي عَنْ هَذَا
 السَّعِيرِ يَوْمَ أَنْقَرِيهِمْ أَحْرَحَكُمْ مِنْ يُبُوتِكُمْ الْجُوعُ
 ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا السَّعِيرُ

حدیث سے معلوم ہوا اچھی عورت سے بات کرنا اور خوب دینے
 اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں
 بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاندان راضی ہو۔ اسے میں وہ مرد
 انصاری آگیا اس نے رسول اللہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو
 دیکھا تو کہا شکر ہے خدا کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت
 والے مہمان کسی میں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا
 ایک خرشہ لے کر آیا جس میں گدر اور سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں
 اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ۔ پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا
 دودھ والی بکری مت کاٹنا۔ اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس
 کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا۔ جب سیر ہوئے کھانے
 اور پینے سے تو رسول اللہ نے فرمایا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے قسم اس کی جس
 کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سواں ہوگا اس نعمت کا قیامت
 کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوئے
 یہاں تک کہ تم تو یہ نعمت ملی۔

۵۳۱۴ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۱۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ
 قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا أَفْعَدَكُمَا هَاهُنَا))
 قَالَا أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَبِيبِ بْنِ حَلِيفَةَ

۵۳۱۵ - جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب
 خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو
 بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے؟
 کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک
 تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا
 بچہ تھا پایا ہوا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آنا پیراہہ

۵۳۱۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِ
 مَرَّئِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِصًا
 تَلَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي حِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

(۵۳۱۵) تو میں نے کہا اس حدیث میں آپ کے دو بچے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ کو معلوم ہو جانا کہ شکر لیں

وَلَا بُهْمَةَ دَاخِرًا قَالَ فَبَدَّحْتُهَا وَصَحَّتْ
 فَصَرَعْتُ إِلَى فِرْعَوِي فَقَطَعَتْهَا بِأَيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ
 وَرَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَتْ لَا تَفْسَحْ لِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلْتُ عَسَارَتَهُ مَضَّتْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرْقًا ذَبَحْنَا بُهْمَةً لَنَا وَظَلَمْتِ
 حَصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالِ أَنْتَ فِي نَفَرٍ
 مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَقَالَ ((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ
 لَكُمْ سُورًا فَحَمِي هَذَا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَنْزَلُونَ بُرْمَتَكُمْ
 وَلَا تَخْبِرُونَ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ)) فَجَعَلْتُ
 وَجَاهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَابُ
 الشَّسَّ حَتَّى جَسَّتْ بَرْمَتِي فَقَالَتْ بَكَ وَبَكَتْ
 فَقُلْتُ قَدْ مَعَتَ لَدَيْ قُلْتِ لِي فَأَخْرَجْتُ لَهُ
 عَجِينَتًا فَمَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى بُرْمَتِنَا
 فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ((ادْعِي حَابِرَةَ
 فَلْتَحْبِزْ مَعَكَ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا
 تَنْزَلُوهَا)) وَهَمَّ أَنْفَ فَأَقْبَسَهُ بِاللَّهِ لَأَكْلُوا حَتَّى
 تَرَ كُورَهُ وَأَنْحَرُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ
 عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الصُّبْحَانُ لَتَحْبِزُ كَمَا هِيَ

بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی۔ میں نے اس کا گوشت کاٹ کر
 ہانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹونک
 عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے
 ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا سے نہیں بہت سے آدمیوں
 کی دعوت نہ کر دینا)۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو چیکے سے میں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور
 ایک صاع جو کا آنا جو ہرے پاس تھا تیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں
 کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے پکارا
 اور فرمایا اے خندق والو! جو بڑے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔
 اور آپ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آنے کی روٹی مت
 پکانا جب تک میں نہ آؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول
 اللہ بھی تشریف لائے، آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے
 تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہو گا اور تجھے
 ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو
 نے کہا تھا (پر رسول اللہ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنائی)
 آخر اس نے وہ آٹا نکالا رسول اللہ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا
 اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی
 تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
 اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکاوے (میری عورت سے
 فرمایا) اور ہانڈی میں سے ذوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت۔
 جابر نے کہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا
 ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور
 ہانڈی کا وہی حال تھا اہل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی
 روٹیاں بن رہی تھیں۔

اس سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جاوے گا دوسری روایت میں حضرت انس سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی سڑیا ہی
 آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں ان کا قصہ آگے آتا ہے۔

۵۳۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أُعْرِفُ فِيهِ لُجُوعٌ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَابًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَفَلَقَتْهُ الْخُبْزَ بِيَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِيَعْضِهِ ثُمَّ أُرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَفَمَنْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ)) قَالَ فَبَلَّتْ نَعْمَ فَقَالَ ((أَلَطْعَامُ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِمْنَ مَعَهُ ((قَوْمُوا)) قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبِرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَكَيْسَ جَدْنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ)) فَأَنْتِ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخُتَّتْ وَعَصْرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سَلِيمٍ شُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ

۵۳۱۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کھانے کو؟ وہ بولی ہاں ہے۔ پھر اس نے جو کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھنا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھنا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کھانا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا ان کو خبر کی۔ ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ کو لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے! وہ وہی روٹیاں لے کر آئی۔ آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلیم نے تھوڑا کھی اس پر وال دیا وہ ویسا ملن تھا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے

(۵۳۱۶) آپ نے اس دس کو بلایا کیونکہ پال چھوٹا ہو گا اور اس سے زیادہ آدمی اس کے روضہ نہ کر سکتے ہوتے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانگی اور وجداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گھبرائے پر وہ پریشان نہیں ہوئیں۔

۱۔ ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں۔

فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ۔ انہوں نے بھی کھایا پیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھایا پیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۵۳۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو۔ ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالو انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلا لے۔ انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ دس دس کو اندر بلا تے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے شروع کیا تھا۔

۵۳۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو

يَقُولُ ثُمَّ قَالَ ((ائْتِنِي بِعَشْرَةِ فَاذِن)) لَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْتِنِي بِعَشْرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ((ائْتِنِي بِعَشْرَةٍ)) حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ
 ۵۳۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعْوَةِ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِنَاسٍ ((قَوْمُوا)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ((أَدْخِلْ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً)) وَقَالَ ((كُلُوا)) وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ تَيْنٍ أَصَابِعِهِ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ ((أَدْخِلْ عَشْرَةً)) فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَاتَّكَلَّ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلَهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.
 ۵۳۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ ((دُونَكُمْ هَذَا)) .

۵۳۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ حَاصَّةً

آئے دے۔ انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے۔ آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ نے اور گھروالوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا۔

ثم أرسلني إليه وساق الحديث وقال فيه موصوع النبي ﷺ يذو وسعى عليه ثم قال ((أفئذ لعشيرة)) فأذن لهم فدخلوا فقال ((كلوا وسموا الله فاكلوا)) حتى فعل ذلك ثمانين رجلا ثم أكل النبي ﷺ بعد ذلك وأغل البيت ونحوه سورة

۵۳۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔

۵۳۲۰- عن أنس بن مالك بهذه القصة في طعام أبي طلحة عن النبي ﷺ وقال فيه فقام أبو طلحة على الباب حتى أتى رسول الله ﷺ فقال له يا رسول الله إني كان بشيء يسير قال ((هلمة فإن الله سيجعل فيه البركة))

۵۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھروالوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے مسایلوں کو بھیجا۔

۵۳۲۱- عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ بهذا الحديث وقال فيه ثم أكل رسول الله ﷺ وأكل أهل البيت وأفضوا ما أتبعوا حيرتهم

۵۳۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹتے بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے)۔ پس آئے ام سلمہ کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹتے رہا ہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے کھایا اور ابو طلحہ نے اور ام سلمہ نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے مسایلوں کو حصہ بھیجا۔

۵۳۲۲- عن أنس بن مالك قال رأى أبو طلحة رسول الله ﷺ مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرًا لبعن فأتى أم سلمة فقال إني رأيت رسول الله ﷺ مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرًا لبعن وأظنه جائعًا وساق الحديث وقال فيه ثم أكل رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة وأم سلمة وأنس بن مالك وفضلت فضلة فأهديتنا لغيرنا

۵۳۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا نہیں۔ میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی

۵۳۲۳- عن أنس بن مالك يقول حدثت رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم يومًا فوجدته جالسًا مع أصحابه يحدثهم وقد عصب بطنه بعصابة قال أسامة وأنا أشك على

آپ نے کیوں ہاندھی سے؟ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابو طلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو مٹھان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے پینٹ پر ایک پٹی ہاندھی ہے۔ میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے ہاندھی ہے یہ سن کر ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ یوں ہی ہاں کچھ نکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے شریف لادیں تو ہم آپ کو پینٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو روز کوئی بھی آپ کے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

۵۳۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حجر فقلت لِمَ نَبَضَ أَصْحَابُهُ بِيهِ عَصَبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَضْبَةً فَقَالُوا مِنَ الْحُرُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ رَاجِعٌ أُمُّ بَنَاتِهِ بِنْتُ مَسْعَدَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَبَ بَضْبَةً بِبَعْضَانِهِ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْحُرُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَيَّ أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالْتُ نَعَمْ عِنْدِي كَمَثَرٌ مِنْ خَبْزٍ وَنَمْرَاتٍ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَهُ أَتَشْعَنُ وَإِنْ جَاءَ أَخْبَرْنَا مَعَهُ قَالُوا عَلَيْهِمْ سَلَامٌ ذَكَرَ مِثْلُ الْحَدِيثِ بِقَصَبِهِ.

۵۳۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ لَحْوٌ خَبِيزٌ.

باب: شور باکھانا اور کدو کھانے کا

بیان

۵۳۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شور با آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

باب جواز اکل المرق و استحب اكل اليقطين

اليقطين

۵۳۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُطْعَمَ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الصَّغَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ ذَبَابٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ الذَّبَابَ مِنْ حَوْلِي الصَّخْفَةَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الذَّبَابَ مِنْذُ يَوْمَئِذٍ.

(۵۳۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کب حدیث ہے اور شور با درست ہے۔ اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے۔ اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرتے پراور دسترخوان کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھانا اگر پھریاں کو برکت معلوم ہو تو یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے دوسری طرفوں سے دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ کے جوٹھے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک مبارک کو اپنے مویوں پر ملتے۔ (تووی)

۵۳۲۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں شور با آیا جس میں کدو تھا رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالنا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

۵۳۲۷- انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ کی اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے
 ۵۳۲۸- عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور دھبہ (وطب) ایک کھانا ہے جو کھجور اور پیپر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھلایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے)۔ پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے یہاں بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجئے ہمارے لیے آپ نے فرمایا اللہ! برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

۵۳۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرْقَةٍ فِيهَا ذَبَابَةٌ فَحَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْمَلٍ مِنْ ذَلِكَ فَذَلَّتِ الذَّبَابُ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ لِقَبِيهِ إِلَيْهِ وَإِنَّا أَصْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الذَّبَابُ.

۵۳۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا حَبَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ هَذَا نَابِتٌ فَسَمِعَتْ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صَنَعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَنْ يَصْنَعَ فِيهِ ذَبَابٌ إِنَّا صَنَعْنَا

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ الشَّمْرِ
 ۵۳۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي قَالَ فَفَرَّقْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَرَوْطَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِبُسْرِ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيَقْبِي النَّوَى بَيْنَ إِبْصَعَيْهِ وَيَخْمَعُ السَّيَابَةَ وَالْوَسْطَى قَالَ شَعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِذْ شَاءَ اللَّهُ بِإِقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِبْصَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِسُرَابٍ فَسَرَبَتْهُ ثُمَّ نَارَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِحَامِ دَائِبِهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)).

(۵۳۲۶) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہندو گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضروری ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرورت نہ کرے اور کدو حرارت صفر کو بچھا دیتا ہے اور انگلی کو محفوظ کرتا ہے اور ماہ القرع صفر اور تپ دق کو بڑا مفید ہے۔

۵۳۲۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشْكُرْ فِي إِتْقَانِ النَّوَى بَيْنَ اسْتَعِينِ

۵۳۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْإِتْقَانِ بِالرُّطْبِ

باب: کھجور کے ساتھ لکڑی کھانا

۵۳۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْإِتْقَانَ بِالرُّطْبِ.

۵۳۳۰- عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو لکڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قَعُودِهِ

باب: کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے

۵۳۳۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا يَأْكُلُ نَعْمًا.

۵۳۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اچھالے کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

۵۳۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْإِتْقَانَ بِرُطْبِ الْبُرِّ وَنَعْمًا يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ زُهَيْرٌ أَكْلًا حَيْثًا.

۵۳۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو وہ بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہو گا)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: جب لوگوں کے ساتھ کھانا ہو تو دو دو لقمے یادو

جَمَاعَةٍ

دو کھجوریں ایک پارٹہ کھانے

۵۳۳۳- عَنْ حَبَلَةَ بِنِ شَحْبِيمٍ قَالَتْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا النَّعْمَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ حَيْهَةٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لِمَ تَقَارِبُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵۳۳۳- حبیلہ بن شحیم سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر ٹہیم کو کھجوریں کھاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی

(۵۳۳۰) اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجوری حرارت اور لکڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صغرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

(۵۳۳۱) اچھا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دیوے۔

(۵۳۳۳) دو لقمے یادو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک پارٹی اٹھا کر کھانا بیچ ہے اس لیے کہ جماعت میں لوگوں کو ناگوار ہو گا۔ دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر لوگوں سے زیادہ کھا جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ بھی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شکر کاہ کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف ہو کر وہ ہے۔ (نووی مختصر)

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے۔

۵۳۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

۵۳۳۵- جلد بن حکم سے روایت سے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔
باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ ہال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا

۵۳۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھروالے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔
۵۳۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھروالے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا تین بار۔

باب: مدینہ کی کھجور کی فضیلت

۵۳۳۸- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

۵۳۳۹- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَحَلَمَ نَهَى عَنِ الْفِرَاقِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أُخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَأُرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ أَبِي عُمَرَ بَعْنِي لِإِسْتِذْنَانِ

۵۳۳۴- عَنْ شُعْبَةَ بَهَذَا الْإِسْنَادِ وَالسَّيِّئِ فِيهِ حَادِيثُهُمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَنَا فَوَيْلُهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ بِمُؤْتَفِقِهِ هَذَا

۵۳۳۵- عَنْ خَلَةَ بْنِ سَخْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ يَقُولُ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ مِثْلَ شُعْبَةَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ
بَابُ فِي الْأَخْطَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنْ

الْأَقْوَابِ لِلْعِيَالِ

۵۳۳۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا يَخْوَعُ أَهْلُ بَيْتِ عَمَّتِهِمُ التَّمْرُ))

۵۳۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِئَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جِئَاعٌ أَهْلُهُ قَالَتْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))

باب فضل تمر المدينة

۵۳۳۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَكَلَ مَسْعَ تَمْرَاتٍ مِمَّا نِينَ لَابِحَتِهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمِيتِي))

۵۳۳۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَمْعِ تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ

بِضْرَةِ ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔

۵۳۴۰- عَنْ سَمِ بْنِ هَاشِمٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ عَنِ

۵۳۳۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ مِنْدُ الْقَوْلِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۵۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۳۳۹- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ

فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو بچہ کی طرف ہے تین میل یا آٹھ

شِفَاءٌ أَوْ إِنِّهَا تَبْرِيقُ أَوَّلِ الْبَكْرَةِ))

میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ

باب: کھلنی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

۵۳۴۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَمْرٍ

۵۳۳۲- سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں

بِقَوْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

نے سنا آپ فرماتے تھے کھلنی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ

اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خود رو

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

ہے تو بویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

۵۳۴۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ قَالَ سَمِعْتُ

۵۳۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ

وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ

۵۳۳۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۵۳۴۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَمْرٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھلنی اس من میں سے ہے جس کو اللہ

فَإِنَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ

الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّ

تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۳۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

قَالَ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى

مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۳۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ﷺ ((الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَلَى نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ))

۵۳۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۴۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب : راک کے سیاہ پھل کی فضیلت

۵۳۴۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر اظہر ان میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کبث کہتے تھے (کبث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنؤ۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے)۔ آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

۵۳۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَكْمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْوِ نَحْوِي الْكَبَاثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ أَلْعَنَةَ قَالَ ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا)) أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ.

باب : سرکہ کی فضیلت

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ

۵۳۵۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا سا لہن ہے سرکہ۔

۵۳۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((نِعْمَ الْأَذْمُ أَوْ الْأِدَامُ الْخَلُّ))

۵۳۵۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۳۵۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((نِعْمَ الْأَذْمُ)) وَتَمَّ يَشْكُ.

۵۳۵۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے۔ آپ نے سرکہ منگو لیا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے کہ سرکہ اچھا سا لہن ہے سرکہ اچھا سا لہن ہے۔

۵۳۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَذْمَ فَقَالُوا مَا بَعْدَنَا إِلَّا نَعْلٌ فَذَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ ((نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ)) ((نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ))

۵۳۵۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ککڑے روٹی

۵۳۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ

(۵۳۴۹) کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے مخلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چرانے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (تووی)

کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے؟
لوگوں نے کہا کچھ نہیں سر کہ ہے آپ نے فرمایا سر کہ تو اچھا
سالن ہے۔ جاڑے نے کہا اس روز سے مجھے سر کہ سے محبت ہو گئی
جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو
روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ
حدیث جاڑے سے سنی مجھے بھی سر کہ پسند ہے۔

۵۳۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۵۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا
تھا رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ
کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ
آپ اپنی کھالی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت
دی تو اس بی بی نے پردہ کیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے؟ لوگوں
نے کہا ہاں۔ پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال
کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ نے ایک روٹی لی اس
کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا
پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے آدھی اپنے سامنے رکھی
اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے؟ لوگوں نے کہا
نہیں سر کہ ہے۔ آپ نے فرمایا لاؤ سر کہ تو بہتر سالن ہے۔

باب: لہسن کھانا درست ہے

۵۳۵۶- ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا
وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے
نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا میں نے آپ سے پوچھا کیا

يَوْمَ إِلَى سُرْبِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ حُبْرٍ فَقَالَ
(مَا مِنْ أَدَمٍ)) فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حَلٍّ
قَالَ ((فَإِنَّ الْحَلَّ يَغْمُ الْأَدَمَ)) قَالَ خَابِرٌ فَمَا
رَأَيْتُ أَحَبًّا ((الْحَلَّ مُنْذُ)) سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا
رَأَيْتُ أَحَبَّ الْحَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ

۵۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بِمَثَلِ حَدِيثِ أَبِي
عَلِيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ((فَيَغْمُ الْأَدَمَ الْحَلُّ)) وَكَمْ
يَذَكُرُ مَا بَعْدَهُ.

۵۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ
إِلَيَّ فَخُصِمْتُ إِلَيْهِ فَأَجَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَى
بَعْضُ حُجْرٍ بِسَائِبِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدْوَنَ لِي فَدَخَلْتُ
الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ غَدَاوٍ)) فَقَالُوا
نَعَمْ فَأَتَيْتُ بِذَلَالَةٍ أَرْضِيئَةً فَوَضِعَنِي عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ
قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ
فَكَسَرَهُ بِأَنْتَيْنِ فَحَقَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ
بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ مِنْ أَدَمٍ)) قَالُوا لَا إِلَّا
شَيْءٌ مِنْ حَلٍّ قَالَ ((هَاتُوهُ فَيَغْمُ الْأَدَمَ هُوَ))

باب: إِبَاحَةُ أَكْلِ الثُّومِ

۵۳۵۶- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِمُضِيِّهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ
بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِمُضِيِّ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا

وما فسأله أحرام هو قال ((لا ولكني أكرهه
من أجل ربحه قال فإني أكرهه ما كرهت))

لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن بونی وجہ سے مجھے برا
معلوم ہوتا ہے۔ میں نے سنا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے
مجھے بھی بری لگتی ہے۔

۵۳۵۷- عن سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّسُولِ...

۵۳۵۷- ترجمہ وہی ہے حواہ پر گزرتا۔

۵۳۵۸- عن أبي أيوب رضي الله عنه أن

۵۳۵۸- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن النبي صلى الله عليه وسلم
النبي صلى الله عليه وسلم في السُّقْلِ وَابْنِ
أَيُّوبَ فِي الْعَدْوِ قَالَتْ فَاتَتْهُ ابْنُ أَيُّوبَ لَيْتَهُ فَقَالَ
أَمْسَيْ فَوَقَّفَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَمَاتُوا فِي جَانِبِ نَسِيٍّ قَالَتْ لَسِيٌّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَسِيٌّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((السُّقْلُ أَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا أَطْلُقُ
سَبِيْعَةً لَنْ تَحْتَمِلَهَا فَتَحْوَلُ لَسِيٍّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْعَدْوِ وَابْنِ أَيُّوبَ فِي السُّقْلِ
فَكَانَ يَصْنَعُ لَسِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
حُمَامًا إِذَا جِيءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ
أَصَابِعِهِ فَيَتَّبِعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ يَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا
فِيهِ نَوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَيْمٌ يَأْكُلُ
مَنْزَعٌ مِنْهَا فَإِنَّهُ فَذَالِ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ لَسِيٌّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ((لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ))
قَالَ فإني أكرهه ما ذكره أبو ما كرهت قال
وَ كَانَ لَسِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَزَلِي

اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نیچے کے مکان میں رہتے اور
ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے۔ ایک بار ابوایوب رات کو جاگے
اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے
میں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے
ابوایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا
مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے) آنے والوں کے لیے اور
اسی لیے حضرت نیچے کے مکان میں رہتے تھے) ابوایوب نے کہا
میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں۔ یہ سن کر
آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے
درجے میں آ رہے۔ ابوایوب حضرت کے لیے کھانا تیار کرتے تھے
پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا
کھانا واپس جاتا تو ابوایوب آدمی سے پوچھتے آپ کی انگلیاں
کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے برکت کے لیے۔
ایک بار ابوایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا
تو ابوایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں؟ لوگوں نے
کہا آپ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابوایوب گھبرائے اور اوپر گئے
اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے برا
معلوم ہوتا ہے۔ ابوایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی
ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابوایوب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے اور فرشتوں کو لہسن کی بو
سے تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نہیں کھاتے۔

باب الحرام الضیف

۵۳۵۹- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال إنني سحرته فأرسل إلي بعض بني عبد مناف والذبيعتك بالحق ما عندي إلا ماء ثم أرسل إلي أخرى فقالت إن ذلك حتى قلن كلهن من ذلك لا والذي بعثك بالحق ما عندي إلا ماء فقال ((من يضيف هذا الليلة رحمه الله)) فقام رجل من الأنصار فقال أنا يا رسول الله فأنطلق به إلي ربي فقال لامرأته هل عندك شيء قالت لا إلا قوت صياني قال فعليهم بشيء فإذا دخل صبنا فاطمئنا السراج وأريه أنا نأكل فإذا أهوى لنا كل قسري إلى السراج حتى تطمئنه قال ففعلوا وأكل الضيف فلما أصبح غدا على النبي ﷺ فقال ((قد عجب الله من صبيعتكما بضيفكما الليلة))

۵۳۶۰- عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا من الأنصار أتاه به ضيف فلم يكن عنده إلا قوته وقوت صبيته فقال لامرأته نومي الصبية وأخفي السراج وقري للضيف ما عندك فإن فزت هذه الآية ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة.

باب مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے

۵۳۵۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے «بی تکلیف» سے (کھانے پینے کی) اپنی کسی بی بی کے پاس نہلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ تاکہ کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے۔ آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔ تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ کچھ وہ اس کو اپنے گھرانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی کچھ نہیں ابنت میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھ رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

۵۳۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا سو اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے۔ اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت تری ویوثرورن علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

(۵۳۵۹) آپ کو سوخت غیر کو لذت عربی میں اس کو لیا کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت آتی ویوثرورن علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة اور بچوں پر ایسا اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ذرہ نہ ہو۔ ان کو کھانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

۵۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُصِفُهُ قَلِمٌ بَكَرٌ عِنْدَهُ، مَا يُصِفُهُ فَقَالَ ((أَلَا رَجُلٌ يُصِفُ هَذَا رَحِمَةَ اللَّهِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحِيلِهِ وَسَاءَ الْحَدِيثُ بِنَعْمِ حَدِيثِ حَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ زُيُوفُ الْأَبَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفُ

۵۳۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مہمان۔ آپ کے پاس کچھ نہ تھا اس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرنا ہے خدا اس پر رحم کرے۔ ایک انصاری بولا جس کو ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

۵۳۶۲- عَنِ الْحَقْدَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَفَدَتْ ذَهَبٌ أَسْمَاعُنَا وَأَمْرَانَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُهَا وَأَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِيهِ فِذَا ثَلَاثَةٌ أُخْتَرُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اأَحْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَنَشْرَبُ كُلُّ بَنِي سَانٍ مِنْهَا نَصِيْبَهُ وَرَفَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ قَالَ فَيَحِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلَمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْبَقُطَانَ قَالَ ثُمَّ يَا بِي الْمَسْجِدَ فَيَصِيءُ ثُمَّ يَا بِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَتَأْتِيهِ الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَبَلَةٍ وَقَدْ شَرِبَتْ نَصِيْبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَا بِي الْأَنْصَارَ فَيَتَجَفَّوْنَ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى عَدِيهِ الْحَرُوعَةِ فَاتَّيَتْهَا فَشَرِبَتْهَا فَلَمَّا أَنْ وَغَتَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ بِإِيَّهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَمْتِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَتَحَكَّ مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَحِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَيَذَلُّكَ فَتَذْهَبُ ذُنُوبُكَ وَأَخِيرُكَ وَعَلَى شَمْلَةٍ

۵۳۶۲- مقداد بن الاسود سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاالی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ کے پاس آئے آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا ان کا دودھ دو بیو۔ ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم نے ان کا دودھ روہیا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا شیطان نے کہا یہ حضرت محمد تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو تھک دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی لیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملے گا اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا تو نے حضرت کا حصہ پی لیا اب وہ آویں گے اور دودھ کونہ پادیں گے پھر تجھ پر بد دعا کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو گئی۔ میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر

کھس جانا اور جب سر ڈھانپنا تو پانوں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول اللہ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کرتے ہیں اور توجاہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھ کو پلاوے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ کے لیے دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آگیا (انتہا زیادہ دودھ نکلا)۔ اور اس کو میں لے کر آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیایا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پیجئے آپ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور پیجئے۔ آپ نے پیا پھر مجھے دیا۔ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس وقت میں ہنسیا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی دو کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! امیرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اتر اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے۔ میں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی

إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي حَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي حَرَجَ قَدَمَيَّ وَجَعَلْنَا نَحْيِيهِ النَّوْمَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَمَاذَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتَ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى النَّسِجَةَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ الْآنَ يَدْعُو عَلِيٌّ فَأَهْرَبَكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي)) فَإِنْ فَعِمْتُمْ إِلَيَّ الشَّمْلَةَ فَسَدِّدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيَّ لَأُعْتَرِ أَهْلِيَا أُسَمِّنُ فَأَذْبَحُهَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ خَائِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُمْلٌ كُلَّهُنَّ فَعَمِدْتُ إِلَيَّ بِإِنَاءِ نَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَبِيبٌ فِيهِ حَنِي غَلَّتْ رَعْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوْتَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَأَوْتَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُ رَوِي وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ صَحِيحَتُ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِخْدِي سَوَاتِلَكَ يَا مِقْدَادُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنْ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ أَدْتَنِي فَرِقْطَ صَاحِبِيْنَا فَيُضِيَانِ مِنْهَا)) قَالَ

فَقَاتُ وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ مَا أَنَا فِي إِذَا أَصَبْتَهَا
وَأَصَابَتْهَا مَعَكَ مِنْ أَصَابِيهَا مِنَ النَّاسِ.

۵۳۶۳- عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ السُّعَيْرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ:

۵۳۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ

صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعَجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ

مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَغَامُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

ﷺ أَيُّعِ أَمْ عَصِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ

يَبِيعُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاءَ فَصُبِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَأَيْمُ اللَّهِ مَا

مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا حَزَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حَزَنَهُ حَزَنَةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا

أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا غَنًا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ

فَصَلَحِينَ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أُخْمَمُونَ وَشَبَعْنَا وَفَجَلَل

فِيهِ النَّصِغَتَيْنِ فَحَسَلْتُهُ عَلَى الْبُعَيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

۵۳۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ انْصَفَةَ كَانُوا نَاسًا فَقَرَأَ وَ

أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَرَّةً

((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيُدْهَبْ بِثَلَاثَةِ

وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيُدْهَبْ بِخَامِسٍ

بِسَادِسٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةِ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَشْرَةِ وَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بِثَلَاثَةِ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَ أَبِي وَ أُمِّي وَ لَا أَذْرِي هَلْ

پر وہ نہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے
ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

۵۳۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۶۴- عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہؐ

کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا

ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی

پھر وہ سب گوندھا گیا۔ بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے ہاں

بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہؐ نے

فرمایا تو بیچتا ہے یا نہیں دیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں بیچتا ہوں۔ آپ

نے ایک بکری اس سے خریدی اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ

نے حکم دیا اس کی کبھی بھونے کا۔ راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو

تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے کچھ اس

کبھی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا

حصہ رکھ چھوڑا اور دو بیابانوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب

نے ان میں سے کھنا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو

میں نے لا لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہہ۔ (اس حدیث میں آپ کے وہ

مخبرے ہیں ایک تو کبھی میں برکت دوسرے بکری میں برکت۔)

۵۳۶۵- عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے اصحاب صفہ

محتاج لوگ تھے اور رسول اللہؐ نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو

آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو

وہ پانچ یا چھ کو بھی لے جاوے اور حضرت ابو بکرؓ تین آدمیوں کو

لے آئے اور رسول اللہؐ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و

عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے

ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں تھا اور میرے باپ اور

میرے ماں راوی نے کہا شاید بی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو

میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمن نے کہا ابو بکرؓ

قَالَ وَ امْرَأَتِي وَ اَخَادِمُ بَيْنَ بَيْتِنَا وَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ لَبَسَ حَتَّى صَبَّأَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَبَسَّ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهْ امْرَأَتُهُ مَا سَبَّسَكَ عَنْ اَصْيَابِكَ لَوْ قَالَتْ حَتَّى لَكَ قَالَ اَوْ مَا عَشَّيْتَهُمْ قَالَتْ اَبُو حَتَّى تَحْبِي قَدْ غَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَعَبْتُ اَنَا فَاحْتَبَاتُ وَ قَالَ يَا عُنْتَرُ فَجَدَّعَ وَ سَبَّ وَ قَالَ كُلُّوْا لَاهْنِيْنَا وَ قَالَ وَ اللهُ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ قَالِمُ اللهُ مَا كُنَّا فَاَحْذَ مِنْ نَقْمَةٍ اِلَّا رِيَامُنْ اَسْتَلِيهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى تَشْبَعْنَا وَ صَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا اَحْتُ بِنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَ قُرَّةٌ عَيْنِي لَهِيَ الْاَنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِنَاتٍ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلْ مِنْهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنُهُ ثُمَّ اَكَلْ مِنْهَا لَقْمَةً ثُمَّ حَمَسَهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ نَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَحْتُ فَعَرَفْنَا اِنَّمَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنْسٌ اللهُ اَعْلَمُ كُمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ اِلَّا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اِجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ

نے رات کا کھانا رسول اللہ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ کو منظور تھی ابو بکر گھر میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکر نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آئے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمن نے کہا میں (ابو بکر کی ننگلی کے ڈر سے) چھپ گیا انہوں نے مجھ کو پکارا اے ست مجھول یا احمق تیری ناک کٹے اور پر کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا آؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی بھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو تھکے اٹھاتے بیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابو بکر نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے، تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکر کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے)۔ پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں)۔ پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ کے پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے نور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ

تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

۵۳۶۶- عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان آئے اور میرے باپ رات کو رسول اللہؐ سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا۔ جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچے گا۔ انھوں نے نہ مانا۔ جب ابو بکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تھا (عبد الرحمن نے کہا میں سرگ گیا تھا ان کے سامنے سے) انہوں نے پکارا عبد الرحمن۔ میں سرگ گیا پھر کہا اے نالائق میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آجب میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے مہمانوں سے پوچھئے میں ان کے پاس کھانا لے گیا تھا انہوں نے کہا ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہ آویں۔ ابو بکر نے ان سے کہا تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کھائیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابو بکر نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابو بکر نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھنا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابو بکر نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکر رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے

۵۳۶۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا بَرَزَ غَنِيمًا أُضْيَافًا لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالِ مَا نَطْلُقُ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ فَإِنِ فُلِمْنَا أَضْيَافُ جِئْنَا بِفِرَاهِمِهِمْ قَالِ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ لَنَا فَيَطْعَمُنَا فَعِنَّا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَاجِبٌ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمْ تَطْعَمُوا حَفَّتْ أَنْ يُعْصِبَنِي مِنْهُ أُذْيٌ قَالِ فَأَبَوْا عِنَّمَا جَاءَ لَمْ يَبْدُ بِشَيْءٍ أَوْلَى مِنْهُمْ فَقَالِ افْرَعْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالِ قَالُوا نَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالِ إِنَّهُ أَمْرٌ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالِ وَتَحَبَّبْتُ لِنَفْسِي فَقَالِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالِ فَتَحَبَّبْتُ قَالِ فَقَالِ يَا غَنَمُ أَفَسَمَّتُ عَلَيْكَ إِذَا كُنْتَ تَسْتَمِعُ صَوْتِي إِذَا حَفَّتْ فَإِنِ فَحَفَّتْ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي بِذَلِكَ عَوْلَاءَ أَضْيَافِكَ فَسَأَلْتُهُمْ قَالِ أَفَسَمَّتُمْ بِفِرَاهِمِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَجِيءَ فَإِنِ فَقَالِ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عِدَا فِرَاكُمُ قَالِ فَقَالِ أَبُو بَكْرٍ قَوْلًا لَا أَطْعَمُهُ الْبَيْلَةَ قَالِ فَقَالُوا قَوْلًا لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالِ فَمَا رَأَيْتُ كَالْمَشْرِ كَالْبَيْلَةِ فَطُ وَبَلَّكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عِدَا فِرَاكُمُ قَالِ لَمْ تَقَالِ أَمَا أَبُو لِي هَمِينَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا فِرَاكُمُ قَالِ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمِّي فَاسْكَلُوا وَأَكَلُوا قَالِ فَنَمَّا أُسْبِحَ خَدَا عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا

وَحَيْثُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((بَلْ أَنْتَ أَبْرَهُمْ وَأَخَيْرُهُمْ)) قَالَ وَكَمْ يَتَلَخَّى كَفَّارَةٌ.

بَابُ فَضِيلَةِ الْمَوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

۵۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ))

۵۳۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)) وَفِي رِوَايَةٍ إِسْحَاقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

۵۳۶۹- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَلِ خَلِيبِ بْنِ جُرَيْجٍ.

۵۳۷۰- عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ))

۵۳۷۱- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةَ وَطَعَامُ أَرْبَعَةَ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ))

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

۵۳۷۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ))

اچھا ہے عبدالرحمن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو بکرؓ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضروری ہے۔)

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت
۵۳۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار اور چار کا آٹھ کو۔

۵۳۶۹- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرل

۵۳۷۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

۵۳۷۱- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۵۳۷۲- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۲) نوٹی نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی لیل

۵۳۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۴- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھانا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۵۳۷۵- جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

۵۳۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی خیافت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا۔ پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا تب رسول اللہ صلی

۵۳۷۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۳۷۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَسْكِينًا فَعَمَلٌ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَعَمَلٌ يَأْكُلُ أَكْنَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لِمَا يُدَاخِنُنَّ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)).

۵۳۷۵- عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ)).

۵۳۷۶- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ.

۵۳۷۷- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ.

۵۳۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۵۳۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَةَ ضَيْفًا وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاءٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَمَلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرِي فَأَخْرِي فَلَمْ يَسْتَيْمِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اور عیاض نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معنی میں ہے۔ اور طبیہوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں بائیں اور تین موٹی تو کافر حرم کی وجہ سے سب کو بھرنے چاہتا ہے اور مومن کو نیک ہی بھرنے کافی ہے۔ اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری سنتیں مراد ہیں حرم اور طمع اور امید اور فساد اور حسد اور مونا یا اور لالچ وغیرہ۔ اسکی مختصراً

((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءِ))

اللہ غیب و سلم نے فرمایا سو من ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

بَابُ لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے

۵۳۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَعْفًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

۵۳۸۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

۵۳۸۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۳۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۲- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۳۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۳۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهِهِ سَكَتَ.

۵۳۸۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب نہیں بیان کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

۵۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



کتاب اللباس والزینة

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں
 ۵۳۸۵- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔
 ۵۳۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

۵۳۸۷- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی پئے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

۵۳۸۸- معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے میں براء بن عازب کے پاس گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا سات باتوں سے حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جتاڑے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دیئے کا اور قسم کو پورا کرنے

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
 ۵۳۸۵- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي اَبْنَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ))

۵۳۸۶- عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاسْنَادِهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ رَازِدٍ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ((اَنْ الَّذِي يَأْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِي اَبْنَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَتِلْكَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ وَالذَّهَبَ اِنَّمَا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ
 ۵۳۸۷- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ))

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۵۳۸۸- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ ذَعَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي رَافِعٍ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ))

(۵۳۸۶) جو نوٹی نے کہا اجزاء ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شافعی سے ایک قول منقول ہے کہ حرام نہیں ہے اور دواؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ اسٹی مختصر

کا اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پیئے سے اور زین پوش (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قس کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا۔ قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباچ سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کہتے ہیں)۔

۵۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

۵۳۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنے زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پئے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پئے گا۔

۵۳۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

۵۳۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۴- عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حدیث کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگ۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ

الْمُقَسَّمِ وَالصَّرِّ الْمَظْلُومِ وَإِحَابَةِ لِدَاغِي وَإِفْتَاءِ لِسْتِمَامٍ وَتَهَانَا عَنْ عَدْوَيْهِ أَوْ عَنْ تَحْتِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبِ الْبُقِصَّةِ وَعَنْ الْمَيْتَابِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُتْسِ الْحَبِيرِ وَالْبِاسْتَرِيِّ وَالذَّيْبَاجِ-

۵۳۸۹- عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِذَا قَوْلُهُ وَإِزْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْقُقُصَمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ: إِنْ شَاءَ الضَّالُّ-

۵۳۹۰- عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِزْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشُّرْبِ فِي الْبُقِصَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي لُدُنِيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْمَاعِرَةِ-

۵۳۹۱- عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ رَأَى يَذْكُرُ زِيَادَةَ حَبِيرٍ وَأَبْنِ مَسْهَرٍ-

۵۳۹۲- عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلُهُ وَإِفْتَاءِ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ نَدَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ تَهَانَا عَنْ عَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْفَةِ الذَّهَبِ-

۵۳۹۳- عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْتَاءِ السَّلَامِ وَعَاتِمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ-

۵۳۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيثِ قَوْمٍ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْتَقَى حُدَيْفَةُ فَحَابَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ قِصَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ ابْنِي أُعْبِرْكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْتَقِيَنِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت بیوسونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنودیا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن۔

۵۳۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۰- عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنودیا اور دیباچ کو اور مت بیوسونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔

فِيهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حَدِيثَةِ بِالسَّدَائِنِ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ وَنَمْ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۳۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَظَّمْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِذَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ حَدِيثَةِ بِالسَّدَائِنِ فَذَكَرْنَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۳۹۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حَدِيثَةَ اسْتَسْقَى بِالسَّدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا أَرَاهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَدِيثَةِ

۵۳۹۸- عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدًا مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَدِيثَةَ عِنْدَ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ بِمَا قَالُوا إِنَّ حَدِيثَةَ اسْتَسْقَى

۵۳۹۹- عَنْ حَدِيثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا

۵۴۰۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَةَ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا))

۵۴۰۱- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول اللہ! آپ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں سچا حصہ نہیں ہے۔ بعد اس کے رسول اللہ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطار کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطار اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا)۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہنتے کے لیے نہیں دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں لے دیا پہنتے کو۔

۵۴۰۲- ترجمہ وہی جو لوگوں گزرا۔

۵۴۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطار تمہی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عطار کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے اپنی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ پہنا کریں تو رسول اللہ نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس

۵۴۰۱- عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب رأى حلة سيرة عند باب المسجد فقال يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها لئس يوم الجمعة ولوفد إذا قدموا عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس من لا خلاق له في الآخرة ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبها خلل فأعطى عمر منها حلة فقال عمر يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت بي حلة عطار ما قلت فقال رسول الله ﷺ إني لم أكنسها لئبستها فكساها عمر أحماله مشركا بسكة.

۵۴۰۲- عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديث مالك.

۵۴۰۳- عن ابن عمر قال رأى عطارا يبيع حلة سيرة وكان رجلا يغشى ثمنوك ويصيب منهم فقال عمر يا رسول الله إني رأيت عطارا يبيع في السوق حلة سيرة فلو اشتريتها فلبستها لوفد العرب إذا قدموا عليك وأعطت قال ولبستها يوم الجمعة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ((إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له في الآخرة)) فمما كان بعد ذلك أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخلل

(۵۴۰۱) نووی نے کہا یہ جوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کیونکہ وہی راسم ہے اور جس میں ریشم اور سات ماسوا ہو اور ریشم زیادہ ہو تو اس کا پہنا حرام نہیں اور تو ان کو زرار ریشم بھی پہننا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی مسان کرنا ہرگز یہ دینا درست ہے۔

کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سر بندھن بنا دے۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ نے عطار دے کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر)۔ اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا لیکن لیا اور چلے رسول اللہؐ نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا دیکھتے ہیں، آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنا دے۔

۵۴۰۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے مردہ آویں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا (استبرق اور دیباچ دونوں ریشمی کپڑے ہیں)۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ نے فرمایا تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

سیرا فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ ((شَقَقْتُهَا حُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ)) قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتَيْهِ يَحْمِلُهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَدِيَةٍ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ)) فَرَأَى فِي حَبْتِهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظْرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

۵۴۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تَبَاعٌ بِالسُّوقِ فَأَحْذَعَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْهُ لِي فَجَمَلُ بِهَا لِلْعَيْدِ وَاللَّوْقِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا حَنَاقَ لَهُ)) قَالَ فَلَيْتَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِجَبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرَ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا حَنَاقَ لَهُ أَوْ ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا حَنَاقَ لَهُ)) ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ ((رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)) ((تَبِعَهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ))

۵۴۰۵- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلِيَّ

رَجُلًا مِنْ آلِ عَطَّارٍ قَبَاءَ مِنْ دِيبَاحٍ أَوْ خَبْرٍ

فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ

((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ)) فَأَهْدَيْتِي

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ

سِيرَةِ فَارَسَلْ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسَلَتْ بِهَا

إِلَيَّ وَفَدَّ سَمِعْتُكَ قُلْتُ بِهَا مَا قُلْتَ قَالَ ((

إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا))

۵۴۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى

عَلِيَّ رَجُلًا مِنْ آلِ عَطَّارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى

بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ

لِتَتَّبِعَ بِهَا رَدَّهُ أَعْبَثُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا

۵۴۰۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي

الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلَطَ مِنَ السَّبِيحِ وَعَشْرُونَ

مِثْلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى

عُمَرُ عَلِيَّ رَجُلًا حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ

ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ

((إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُعْصِبَ بِهَا مَالًا))

۵۴۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي

بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ خَالَ وَوَلَدَ عَطَّاءَ

فَالَ أُرْسَلْتَنِي أَسْمَاءُ بِإِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

فَقَالَتْ بَلَعْنِي أَنْتَ نَحْرَمُ أُمَّيَاءَ ثَلَاثَةَ أَلْعَنَمَ فِي

الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْحُونَ وَصَوْمَ رَحْبٍ كُلِّهِ

فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ أَمَا مَا ذَكَرْتِ مِنْ رَحْبٍ

۵۴۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۶- ابن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک شخص کو

عطاردی اولاد میں سے تبا پہنے دیکھا دیا کا یا حریر کا تو رسول اللہ

سے عرض کیا آپ اس کو خرید لیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ پہنے گا

جس کو آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ کے پاس ایک ریشمی

جوڑا تھخہ میں آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے

عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ

نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے

بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچ کر)۔

۵۴۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو

اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ

تم پہنو۔

۵۴۰۸- یحییٰ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن

عبد اللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیا ہے

اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا

وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص کو

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا دیا

ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا

کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

۵۴۰۹- عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر کا

اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھ کو اسماء نے عبد اللہ بن

عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین

چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے

ارچوان (یعنی سرخ ڈھڈھ صائتا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے

مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبد اللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے

فَكَيْفَ. بِمَنْ يَصُومُ الْيَدِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ
 الْعِلْمِ فِي التَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا تَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَمْ
 خَلَقَ لَهُ فَجَعَلَتْ أُنْثَى يَكُونُ الْعَلَمُ مِنْهُ وَمَا مِثْرَةُ
 الْأَرْجَوَانِ فِيهِ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أَرْجَوَانٌ
 فَرَجَعَتْ إِلَى أَسْمَاءَ فَحَصَرْتَهَا فَقَالَتْ هَذِهِ حَبَّةُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ
 إِلَيَّ حَبَّةَ طَبَالِسٍ كَسَرَوُا بَيْتًا لَهَا لِيُثْبِتَ دِيْبَاجٌ
 وَفَرَجَتْهَا مَكْفُوفِينَ بِالذُّبْيَانِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ
 عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَامَتْ بِهَا
 وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهَا
 فَتَحْنُ تَغْسِلُهَا لِلْمَرَضِيِّ يُسْتَشْفَى بِهَا.

کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا
 (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ یا سنا، عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے
 تھے اور ان کا نہ ہب بھی ہے کہ صوم ہر گز نہیں ہے) اور کپڑے
 کے ریشمی نقتوشوں کا تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں
 نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنے گا جس کا
 آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقتوشی کپڑا بھی حریر نہ
 ہو۔ اور ار جوانی زمین پوش تو خود عبداللہ کا زمین پوش ار جوانی ہے۔ یہ
 سب میں نے جا کر اس سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ کا یہ جبہ
 موجود ہے پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی
 (مغسوب ہے، طرف کسری کے یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا
 گریبان دیا کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنخاف تھے دینق کے۔ اسلہ
 نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ
 مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ اس کو پہنا کرتے
 تھے۔ اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے
 لیے (سنخاف حریر یعنی ریشم کی چار ایک انگلی تک درست ہے اس
 سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے)۔ (نوبی)

۵۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِحَضْبِ يَقُولُ
 أَنَا لَا تَلْبَسُوا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ
 بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ نِسَاءِ
 فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ))

۵۴۱۰- عبداللہ بن زبیر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبر دار ہو
 اے لوگو امت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے
 سنا ہے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے
 آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ
 آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۱۱- عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ
 وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ يَا عَثْمَةَ بِنْتُ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ
 كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَيْلِكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمَّكَ فَكَانَسِعَ

۵۴۱۱- ابو عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو
 لکھا ہم آذر بائجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عثبہ
 بن فرقہ! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے

(۵۴۱۰) بڑا نوری سے کہا یہ ابن الزبیر کا نہ ہب ہے اس کے بعد جہاں ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں
 ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ اتنی متفکر۔

پاپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچاؤ) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملایا ان کو (یعنی دو انگلیاں حریر اگر حاشیہ میں یاد رکھیں لگا ہو تو درست ہے)۔

۵۴۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۳- ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول نے فرمایا نہیں پہننے کا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملے والا نہیں مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنی گھنٹیاں ہوتی ہیں طیلسہ کی پھر میں نے طیلسہ کو دیکھا (ٹیلسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)۔

۵۴۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۵- ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا اب بعد رسول اللہ نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگلیوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ کی نقش ہیں۔

۵۴۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۴۱۷- سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جاہلیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگلیاں یا تین یا چار

المُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ وَمَا تَشَبَحَ مِنْهُ فِي رِحَالِكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّ وَزِيَّ أَهْلِ الشَّرْكِ وَأَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ يَا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوَسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَصَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.

۵۴۱۲- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ.

۵۴۱۳- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْأَعْرَةِ يَا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ يَأْتِيهِمُ اللَّيْنُ بَيْنَ الْيَدَيْنِ تَرْتَبِيهُمَا أَرْزَارُ الطَّيْلِيسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيْلِيسَةَ.

۵۴۱۴- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ.

۵۴۱۵- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَأَخْبَنُ بِأَذْرَبِيحَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَمَّنَا أَنَّهُ يُعْنَى الْأَعْلَامُ.

۵۴۱۶- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ.

۱۴۱۷- عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَطَبَ بِالْحَجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ لَبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

مَوْضِعِ اِصْبَعَيْهِ اَوْ ثَلَاثَةِ اَوْ رُبْعِ

۵۴۱۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مَثَلًا.

۵۴۱۹- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَجْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُمَا يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِوَمَا قَبَاءُ مِنْ دِيَارِ اَهْدَى لَهُ نَمَةُ اَوْ شَتَكُ اَنْ

تَرْعَمَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ لَهُ

فَدَا اَوْ شَتَكُ مَا تَرْعَمُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ

((بَهَانِي عَنْهُ جَبْرِيْلُ)) فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَهُ قَمَا

((لِي قَالَ اِنِّي لَمْ اَعْطِكَه تَنْلِسُهُ اِنَّمَا

اَعْطَيْتَكَه تَبِيعُهُ)) فَبَاعَهُ بِالْقِي دِرْهَمٍ.

۵۴۲۰- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُحْدِثْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً سَبَّأَهُ فَبَعَثَ بِهَا

اِنِّي فَلَسْتُهَا فَعَرَفْتُ النِّصْبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ

((اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْلِسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ

بِهَا اِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ))

۵۴۲۱- عَنْ أَبِي عَوْفٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ فِي

حَدِيثٍ مُعَاوَةَ قَامِرِي فَاَطْرَتْهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي

حَدِيثٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطْرَتْهَا بَيْنَ نِسَائِي

وَلَمْ يَذْكُرْ قَامِرِي.

۵۴۲۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اَكْبَدِرَ

دُرْمَةَ اَهْدَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نُوبَ حَبْرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ ((شَقَّقْتَهُ

حُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) وَاَقَالَ أَبُو اَكْبَرٍ وَابُو

انگھیلوں کے برابر۔

۵۴۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۱۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

ایک روز دیہا کی قبائلی جو تھمڈ میں آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ

نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بھیج دی۔ لوگوں سے کہا

آپ نے تو یہ نکال ڈالی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جبرئیل

نے مجھے منع کیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روتے ہوئے آپ کے پاس

آئے اور کہتے گئے یا رسول اللہ ﷺ جس چیز کو آپ نے پسند کیا

مجھ کو دی میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو

نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔ پھر حضرت عمرؓ

نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

۵۴۲۰- حضرت امیر المومنین علیؓ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے

وہ مجھے بھیج دیدیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا

آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پسے بلکہ اس

لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنا دے۔

۵۴۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۲۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اکیدر دوما کے بادشاہ

نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تھمڈ ریشمی کپڑے کا بھیجا آپ نے وہ

مجھ کو دے دیا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سر بندھن بنا دے۔ میںوں فاطمہ

کے (ایک فاطمہ زہراؓ رسول اللہ کی صاحبزادی۔ وہ پہری فاطمہ

(۵۴۲۲) جنت رومہ ایک شہر تھا۔ یہ تیرہ منزل پر۔ وہاں کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرت سے اعتماد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ
نہرائی مر یا اسمان ہو کر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر اور خلد بن الید نے اس کو قتل کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں۔

كُرَيْبِ بْنِ النَّوْفَلِ.

بنت سعد حضرت علیؑ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ ان سب

سے اللہ راہی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔

۵۴۲۳- حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک

ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کو غصہ میں پایا۔ پھر

میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

۵۴۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی

کپڑا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا

ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو

پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

۵۴۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۲۷- عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے

ایک قبائلی حریر کی تحفہ میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس

میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے

ہیں اس کو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

۵۴۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو حریر پہنتا خارش وغیرہ کسی عذر سے

درست ہے

۵۴۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمن بن عوفؓ کو اور زبیر بن عوامؓ کو

حریر کی قیمتیں پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی

۵۴۲۳- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ سِيرَانٍ فَحَرَحْتُ فِيهَا فَوَأْتَتْ

الغضب في وجهه قال فشققنها بين يدي

۵۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بِحِجَّةٍ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ

بَعَثَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ

((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا

بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبْتَغِيَ بِشَيْئِهَا))

۵۴۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ

لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

۵۴۲۶- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي

الْآخِرَةِ))

الْآخِرَةِ))

۵۴۲۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ

بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فُرُوحَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى

فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَرَعَهُ زَرْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِءِ لَهُ

ثُمَّ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ))

۵۴۲۸- عَنْ زُبَيْرِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ إِبَاحَةِ لَبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ

بَدَ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

بَدَ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

۵۴۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ رَجُلًا يُعْبَدُ الرَّحْمَنَ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ

بِئِنَّ الْعَوَامِ فِي الْقَمِيصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ

تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

۵۴۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر

ہے۔

۵۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت سے عبد الرحمن

بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے

جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی

جہاد کے سفر میں۔

باب: کسم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں

۵۴۳۴- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو

کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت

پکرن۔

۵۴۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۶- عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں

نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالتا ہوں آپ

حکۃ کانت بیہما أو رجع کما بیہما

۵۴۳۰- عن سعید بهذا الإسناد ولم يذكر

في السفر۔

۵۴۳۱- عن أنس قال رخص رسول الله

ﷺ أو رخص الزبير بن العوام وعبد الرحمن

بن عوف في لبس الحرير لحكمة كانت بيہما۔

۵۴۳۲- عن شعبة بهذا الإسناد مثله۔

۵۴۳۳- عن أنس أخيرة أن عبد الرحمن بن

عوف والزبير بن العوام شكوا إلى رسول الله

صلى الله عليه وسلم القمل فرخص لهما في

قمص الحرير في غزاة لهما۔

باب النهي عن لبس الرجل الثوب المصفر

۵۴۳۴- عن عبد الله بن عمرو بن العاص

أخبره قال رأى رسول الله صلى الله عليه و

سلم عليّ ثوبين مصفرين فقال ((إن هذه

من ثياب الكفار فلا تلبسها))۔

۵۴۳۵- عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد

وقال عن خالد بن معدان

۵۴۳۶- عن عبد الله بن عمرو قال رأى

النبي صلى الله عليه وسلم عليّ ثوبين

مصفرين فقال ((أملك أمرك بهذا)) فت

(۵۴۳۴) نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث ان پر

حجت ہے۔

(۵۴۳۶) نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ

اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور نیتھی نے ہاشلا حج

شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ اچھی مختصر

أَغْسَلَهُمَا قَالَا ((بَلْ أَحْرَفَهُمَا))

۵۴۳۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِسِ الْفَسِّيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنْ نَحْتِمِ الْمَذْهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمُرْكُوعِ.

۵۴۳۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ نِسِ الْمَذْهَبِ وَالْمُعْصَفِرِ.

۵۴۳۹- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّحْتِمِ بِالْمَذْهَبِ وَعَنْ نِسِ الْفَسِّيِّ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الْمُرْكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ نِسِ الْمُعْصَفِرِ.

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحَبِيرَةِ

۵۴۴۰- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا يَا نَسِ بْنَ مَالِكٍ أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهَا فَانِ الْحَبِيرَةِ.

۵۴۴۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللَّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ

عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ

۵۴۴۲- عَنْ أَبِي مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَعْرَجَتْ إِلَيْنَا بَزَارٌ غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءٌ مِنَ النَّبِيِّ يُسَوِّئُهَا الْمَلْبَدَةُ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا جلادے ان کو۔

۵۴۳۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۵۴۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

۵۴۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور کسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

۵۴۴۰- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے انس سے کہا رسول اللہ ﷺ کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ تمہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑی دار مخلط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

۵۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

باب: موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا

لباس میں

۵۴۴۲- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کھل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں

ہمارے پاس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب ہو جاویں گی۔ جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب سوزنیاں ہوں گی (تو جابر اس کو دور کرتے تھے مگر وہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

۵۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا

مکروہ ہے

۵۴۵۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔

باب: غرور سے کپڑا لگانا حرام ہے

۵۴۵۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے۔

۵۴۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۴۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلْتَحَدَّثُ أَمْسَاطًا)) قُلْتُ
وَأَتَى لَنَا أَمْسَاطُ فَأَنَّ ((أَمَا إِنِّي سَتَكُونُ)) قَالَ
جَابِرٌ وَيَعْتَدُ أَمْرَاتِي حَطًّا فَأَنَا أَقُولُ نَحْبِي عَنِّي
وَنَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((إِنِّي سَتَكُونُ))

۵۴۵۱- عَنْ سَمِيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَأَدْعُهَا

بَابُ كَرَاهَةِ مَازَادٍ عَلَى الْحَاجَةِ مِنْ

الْفَرَاشِ وَاللَّبَاسِ

۵۴۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَهُ ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِمَرْأَتِهِ
وَالثَّلَاثُ لِلصِّفِّ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ))

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلًا

۵۴۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا
يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا))

۵۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ
حَدِيثِ سَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ ((ابْنُ الَّذِي يَجْرُ ثِيَابَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا
يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۵۴۵۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۵۴۵۲) یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جھلوس کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو یہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ جَرَّ فَوْدَهُ مِنْ
الْحَيْلَاءِ لَمْ يَنْظُرْ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۴۵۸- عن ابن عمر يقول سمعت رسول
الله ﷺ يقول بثلة غير أنه قال ثبابة

۵۴۵۹- عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے انہوں نے
ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو
کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی اسید کا تھا۔ ابن عمر
نے اس کو پوچھا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی
ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی
طرف نہ دیکھے گا۔

۵۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۶۰- عن ابن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم بجثية عمر أن في حديد أبي
يونس عن مسلم أبي الحسن وفي روايتهم
جميعا ((من جر إزاره)) ولم يقولوا نوبة.

۵۴۶۱- محمد بن عباد بن جعفر رضي الله عنهما سے روایت ہے میں
نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبد الحارث کے
ابن عمر رضي الله عنهما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں
بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس
شخص کے باب میں جو اپنی ازار بند غرور سے لٹکاوے؟ انہوں نے کہا
میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا
قیامت کے دن۔

۵۴۶۱- عن محمد بن عباد بن جعفر
يقول أمرت مسلم بن يسار مولى نافع بن
عبد الحارث أن يسأل ابن عمر قال وأنا
جالس بينهما سمعت من النبي صلى الله
عليه وسلم في الذي يجر إزاره من الحيلاء
شيئا قال سمعته يقول ((لا ينظر الله إليه
يوم القيامة))

۵۴۶۲- ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے میں رسول اللہ
ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ نے
فرمایا اے عبد اللہ! اپنی ازار اونچی کر۔ میں نے انہاں آپ نے فرمایا
اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی۔ پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ

۵۴۶۲- عن ابن عمر رضي الله عنهما قال
سرتا على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفي إزاري استرحاء فقال يا عبد الله ارفع
إزارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت

بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پتلی کے نصف تک۔

۵۴۶۳- محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکاوے۔

۵۴۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَخْرَجَهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَىٰ آئِينَ فَقَالَ أَنْصَابِ السَّافِينَ.

۵۴۶۳- عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ رِبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ حَانَ الْأَمِيرُ حَانَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ مَنْ يَجْرُ إِزَارَهُ بَطْرًا)).

۵۴۶۴- عَنْ شُعْبَةَ هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ آئِينَ جَحْفَرٍ كَانَ تَمْرًا لَمْ يَسْتَحْيِفْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ آئِينَ السُّسِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَحْلِفُ عَلَى السَّبِيَةِ.

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکر کر چلنا

حرام ہے

۵۴۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اتر آیا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)۔

۵۴۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اکر رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اتر رہا تھا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنسا چلا جاتا ہے۔

۵۴۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشِيِّ مَعَ

إِعْجَابِهِ بِشِيَابِهِ

۵۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خَسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

۵۴۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَرْفٍ هَذَا.

۵۴۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي بُرْدِيهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسِفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

۵۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۵۴۶۳) نوٹی نے کہا اسہال یعنی لٹکانا اور قیام اور تمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے کروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسہال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قیام اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَيْتًا رَجُلٌ يَبْتَخِرُ فِي بُرْقَانٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۵۴۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

۵۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَبْتَخِرُ فِي خَلَةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ.

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

باب تحريم خاتم الذهب على الرجال
۵۴۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۵۴۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

۵۴۷۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ

۵۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَتَرَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((بَعِيدٌ أَحَدَكُمْ إِلَى حِمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمَكَ انْفِطِحْ بِهِ فَإِنَّ لَنَا وَاللَّهِ لَأَأْخِذَهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۷۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے آگ کے انگرے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اور وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

۵۴۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمَيْتَرِ فَتَرَعَهُ فَقَالَ ((إِنِّي كُنْتُ الْبَسُ هَذَا الْخَاتِمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمَى

۵۴۷۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا ٹک آپ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا ٹک اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم خداے تعالیٰ کی اب

(۵۴۷۳) یہ نوٹی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

بِهَ تُمْ قَانَ ((وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَتَنَّدَ النَّاسُ حَوَائِمَهُمْ وَالْفَطَطُ الْخَبِيثُ لِيَحْتَمِيَ

۵۴۷۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَقْبَةَ بْنِ عِبَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الَّتِي

۵۴۷۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۵۴۷۶- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ تُمْ كَمَا كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ تُمْ كَمَا كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ تُمْ كَمَا كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ

فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَتَّى وَقَعَ فِي بَغْرِ وَنَمْ يُقَالُ مِنْهُ.

۵۴۷۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اتَّخَذَ خَاتَمًا)) مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ ((إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشِيه))

۵۴۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

۵۴۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ تُمْ الْقَدَاةُ تُمْ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ ((لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فِصَّةً جِذَا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعْتَقِبِهِ فِي بَغْرِ أَرِيَسٍ.

(۵۴۷۶) جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں غسل پڑا اور نئے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بدصواب ہے اس کو مکروہ کہہ رہے ہیں یہ قول ضعیف ہے۔

۵۴۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۷۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((بهذا))
وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہوں
کو خط لکھنا چاہا تو آپ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

بَابُ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا لَمَّا
أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ

۵۴۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا
تو لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں
اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا
محمد رسول اللہ۔

۵۴۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى
الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا
مُخْتَمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ
فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ نَفْسُهُ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ

۵۴۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے
ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) تو لوگوں نے کہا عجم کے
لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو آپ نے
ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی
سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۵۴۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ
بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ
إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَلَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ
قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

۵۴۸۲- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے کسری (بادشاہ
ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور تہاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا
تو لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر
مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور
اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

۵۴۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَادَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى كَسْرَى وَفِصْرَ وَالنَّحَاشِيِّ فَقِيلَ
إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَفْتَهُ فِضَّةً
وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان

بَابُ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ

۵۴۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے
رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو
سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہنیں پھر آپ
نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر

۵۴۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ
وَرِي يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ
وَرِي فَلَبَسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

پھینک دیں (سونے کی انگوٹھیں پھینک دیں سب نے)۔

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گھینہ صیغے کا تھا (یعنی عقیق

کا جس کی کان جھش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی

سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

۵۳۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی داسے ہاتھ میں اور اس کا گھینہ

آپ اندر و پھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۵۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۳۸۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو

بتایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

باب: وسطیٰ اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی

پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۹۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ

نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم

کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلیاں بتائی (دوسری

روایت میں ہے کہ سہا بہ اور وسطیٰ کو بتلایا اور اس کے پاس

والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسمی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر

سَلَّمَ حَاتِمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ حَوَاتِمَهُمْ

۵۴۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي

يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاتِمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا

تَمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْحَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَمَسُوا حَاتِمًا

فَطَرَخَ النَّبِيُّ ﷺ حَاتِمَهُ فَطَرَخَ النَّاسُ حَوَاتِمَهُمْ

۵۴۸۵- عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ حَاتِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَضَّةً حَبَشِيًّا

۵۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ لَبَسَ حَاتِمَهُ فَضَّةً فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ

كَانَ يَجْعَلُ فَضَّةً مِثْلَ يَمِينِي كَعْفُهُ

۵۴۸۸- عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ

حَدِيثِ صَلْحَةَ بْنِ نَحِيٍّ

بَابُ فِي لُبْسِ الْحَاتِمِ فِي الْخِصْرِ مِنَ الْيَدِ

۵۴۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حَاتِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي يَدَيْهِ

وَأَشَارَ إِلَى الْخِصْرِ مِنْ يَدِهِ الْبَسْرَى

بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّخْمِ فِي الْوُضْئِ

وَالَّتِي تَلِيهَا

۵۴۹۰- عَنْ عَجِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي

بِعَجِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ أُجْعَلَ

حَاتِمِي فِي يَدَيْهِ أَوْ النَّبِيِّ تَلِيهَا لَمْ يَأْتِ عَاصِمٌ

فِي أَيِّ النَّتْنَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ

يُحْلُسَ عَلَى الْمَبَايِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِيُّ فَتِيَابٌ

بیٹھنے سے۔ انہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاہوں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے اور غوانی چادریں۔

۵۴۹۱- ترجمہ وفاق جو اوپر گزارا۔

۵۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزارا۔

۵۴۹۳- ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھٹکیاں الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)۔

باب : جوتی پہننا مستحب ہے

۵۴۹۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیاں بہت پہنا کر دو کیونکہ جوتی پہننے سے آری سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)۔

باب : پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بائیں

اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا

مکروہ ہے

۵۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور

مُصَلَّعَةٌ يُؤْتِي بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمِيَابِرُ فَشِيءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِيَعْتَمِدْنَ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَصَائِفِ الْأَرْجُونَ

۵۴۹۱- عَنْ عَلِيٍّ فذكرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْرِهِ.

۵۴۹۲- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَبُو نَهَائِي يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكرَ مِثْرَهُ

۵۴۹۳- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ نَهَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اتَّخَمْتُ فِي إِصْبِعِي هَذِهِ أَوْ خَدِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ الْوَسْطِيُّ وَالْيَمِينِيُّ تَبِيَةً.

باب استحباب لبس النعال

۵۴۹۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزْوَتَاهَا ((اسْتَكْبَرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ))

باب استحباب لبس النعل في اليمنى

أَوْلًا وَالْحَلَجَّ مِنَ الْبُسْرَى أَوْلًا وَكَرَاهَةُ

الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

۵۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِي وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ

(۵۴۹۳) اور مروی ہے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں

اختلاف ہے۔

چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

۵۳۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم سے ایک جو تاج پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے (ورنہ پاؤں میں موج آجائے کا احتمال ہے اور بد نما بھی ہے)۔

۵۳۹۷- ابو زرین سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتے ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

۵۳۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں اعضاء سے ممانعت

۵۳۹۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جو تاج پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرم گاہ کھولے ہوئے (جس کو اعضاء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)۔

۵۵۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھادے اور ایک کپڑے میں

وَلْيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَمْسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَعْلَمَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا))

۵۴۹۷- عَنْ أَبِي رُبَيْعٍ قَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَضْرَبَ يَدَيْهِ عَلَىٰ جَنْبَيْهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَهْتَدُوا وَأَنْصَلُ أَلَا وَبِئْسَ أَتَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ فَلَا يَمْسُ فِي الْأُخْرَىٰ حَتَّىٰ يُصْلِحَهَا))

۵۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْمَعْنَى.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ

وَالْإِحْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ

۵۴۹۹- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْسِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمَلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَشْيَاءِ عَنِ فَرَّجِدٍ.

۵۵۰۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شَيْءٌ لَعْلَهُ فَلَا يَمْسُ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّىٰ يُصْلِحَ شَيْعُهُ وَلَا

گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

باب: چپٹ لیٹنے اور چپٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان

۵۵۰۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چپٹ لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

۵۵۰۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہ بند میں اور مت کھابائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر چپٹ لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب تہ بند ہاندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پا جامہ پہنے ہو تو چپٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت سے یہ ثابت ہے)۔

۵۵۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چپٹ نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر۔

۵۵۰۴- عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا چپٹ لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔

۵۵۰۵- ترجمہ و معنی جو اوپر گزرا۔

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

۵۵۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

يُمَسُّ فِي خَفِّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالتُّوبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَجِفُ الصَّمَاءَ))

بَابُ فِي مَنَعِ الْإِسْتِثْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

۵۵۰۱- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اسْتِثْقَاءِ الصَّمَاءِ وَالِاحْتِيَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۵۵۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَمَسُّ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلُ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلُ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلَقْتَا))

۵۵۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى))

۵۵۰۴- عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۵۵۰۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّرَعْفْرِ

۵۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

۵۵۰۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے

۵۵۰۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس میں مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی عمامہ کی طرح سفید تھی (عمامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

۵۵۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

۵۵۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَنِ الزُّعْفَرَانِ قَالَ فَتَبَّهَ قَالَ حَسَنًا يَتَّبِي لِرَجُلَانِ.

۵۵۰۷- عَنْ أَنَسِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ))

باب اسْتِحَابِّ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصَفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَخْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ

۵۵۰۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى بَأَبِي قُحَافَةَ أَوْ خَاءَهُ عَمَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الْقَعَامِ أَوْ الشُّعَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى نِسَائِهِ قَالَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ))

۵۵۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ بَأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالْقَعَامَةِ يَاصًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ))

۵۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَأَيُّضُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ))

(۵۵۱۰) جنہ اور خضاب کرو اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزِ مرد کی عادات اور لباس اور وضع میں حتیٰ المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے عبرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ائمہ ہدایت کی وضع اور روش اختیار کریں اس حدیث سے رہ ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔

نوٹی نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا لقب ہے کہ بڑا دیار شہ خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک کمرہ تزیینی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں خضاب کاترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے دیکھا اور دوسرے سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور ابن سیرینؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اچھی مختصراً

بابُ تحريمِ تصویری صورۃِ الحيوان

۵۵۱۱- عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت
واعذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حبريل
عليه السلام في ساعته يأتيه فيها فحانث بثلث
الساعة ولم يأتيه وفي يده عصا فألقاها من يده
وقال ((ما يحلف الله وغدة ولا رسلته)) ثم
التفت فإذا حبرو كلب نحث سريره فقال ((يا
عائشة متى دخل هذا الكلب ها هنا)) فقالت
والله ما دريت فأمر به فأخرج فحانث حبريل
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
((واعذتني فجلست لك فلم تأت)) فقال
منعني الكلب الذي كان في بيتك بنا لا ندخل
بيتا فيه كلب ولا صورة.

۵۵۱۲- عن أبي حازم بهذا الإسناد أن حبريل
واعذ رسول الله ﷺ أن يأتيه فذكر الحديث
ولم يطول كقول أبي حازم.

باب: جانور کی صورت بنانا حرام ہے

۵۵۱۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جبرائیل نے
وعدہ کیا رسول اللہ ﷺ سے آنے کا ایک وقت میں پھر وہ وقت
آ گیا اور جبرائیل نہ آئے۔ اس وقت رسول اللہ کے ہاتھ مبارک
میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ اپنا وعدہ
خلاف نہیں کرتا نہ اس کے اپنی وعدہ خلاف کرتے ہیں۔ پھر آپ
نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھائی دیا۔ آپ
نے فرمایا اے عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ؟ انہوں نے کہا قسم خدا
کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا۔ اسی وقت
حضرت جبرائیل آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھ سے
وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔
اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک
رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت۔

۵۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۵۵۱۱) نوٹ: نے کہا جانور کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا دیو پیہ یا شرابی میں یا چیمہ
میں یا برتن میں یا دیوار میں الہتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جاننا نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر چانداری کی بنا
ہو اگر وہ دیوار پر لٹکانی جاوے یا کپڑے میں لٹکی جاوے یا تمام پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے پچھونے پر جو رو خدا
جاوے یا کسی وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ میں تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق
نہیں اس صورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جو صورت علمائے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا ہیں مذہب یہی قول ہے ثوری اور مالک
اور ابو حنیفہ کا۔ اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت جس پردے
پر نقاش ہوئے اس پر یہ سایہ تصویریں نہیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی صورت کی شخصیتیں نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑوں پر جو
نقش ہوں تصویروں کے و درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا
ٹوڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ان میں بچوں کی کڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے کڑیوں کا بھی خرید کر مانیے بیچے کے
لیے ٹکڑے رکھے اور بعضوں نے کہا کہ کڑیوں سے کھیلنے کی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی۔ واللہ اعلم بالصواب

۵۵۱۳- ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ نے فرمایا جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملے گا مگر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا۔ قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر سارا دن آپ اسی طرح رہے بعد اس کے آپ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچہ کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنے کا۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے قتل کا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

۵۵۱۴- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو۔

۵۵۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۱۳- عَنْ مَيْمُونَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَشْكُرْتُ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ جَبْرِئِيلُ كَانَ وَعْدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي)) قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَيَّ ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أُخِذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَخَ مَكَاتَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ لَهُ ((قَدْ كُنْتَ وَعْدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا نَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِيهِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ سَخِيًّا بِتَيْهٍ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَبِتَشْرُكِ كَلْبِ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.

۵۵۱۴- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۵- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ))

۵۵۱۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَحْبَارُ فِي الْإِسْنَادِ.

(۵۵۱۳) کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے۔ نو دہائی نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو بیز وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں کیونکہ وہ اعلان کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے نگاری کتا کھیت کو وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ (احمدی مختصر)

۵۵۱۷- ابو طلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر صورت ہو۔ بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لگا تھا جس پر صورت تھی میں نے عید اللہ خولانی سے کہا جو ام المؤمنین میمونہ کا رہیب تھا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لگا ہوا ہے صورت کا)۔ عید اللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

۵۵۱۸- ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لگتا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عید اللہ خولانی سے کہا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا۔

۵۵۱۹- ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔

۵۵۲۰- زید نے کہا میں یہ سن کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایک بار آپ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر

۵۵۱۷- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذْ رَسُوهُ اللَّهُ ﷻ قَالَ ((إِنْ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) فَلَا بُسْرٌ لِمَ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدَ فَعْدَانَاهُ فَإِذَا عَنِي بَابُهُ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ رَيْبُو سَمُونَةَ رُوحَ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنْ النَّصُورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ نَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِنَّا رَقَمْنَا فِي نَوْبٍ.

۵۵۱۸- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ)) قَالَ بُسْرٌ فَمَرَّضَ زَيْدٌ بِنَ حَالِهِ فَعَدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ نَصَائِرٌ فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا فِي النَّصَائِرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِنَّا رَقَمْنَا فِي نَوْبٍ أَلَمْ نَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ.

۵۵۱۹- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَمَائِيلٌ)).

۵۵۲۰- قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَمَائِيلٌ)) فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأَحَدُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ

(۵۵۲۰) اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا بچھانا منع ہے مگر یہ کہہ کر عزیمت ہے تحریر نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

لگا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو پتھر پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان کے اندر کجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

۵۵۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندے کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو نکال دو جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی تیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

۵۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقش پرندہ لگایا تھا جس پر پردہ گھوڑوں کی مور میں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔

رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي عَزَائِهِ. فَأَخَذَتْ نَعْمًا فَسَتَرَتْهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفَتْ الْكِرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَتْهُ حَتَّى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُو الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)) فَالْتَأَمْنَا فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَسَبُوهُمَا لِيَمَّا فَمَ يَعْبُ ذَلِكَ عَلَيَّ.

۵۵۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَالٌ طَائِرٍ وَكَانَ السَّاحِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيعَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلِمْنَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَنْسِيهَا.

۵۵۲۲- عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَعْبُدُ الْأَعْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَقْضِهِ.

۵۵۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دُرُتُو كَمَا فِيهِ الْحَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْحِيحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ.

۵۵۲۴- عَنْ وَكَيْعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَكَيْسٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ.

۵۵۲۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْتَرَّةٌ بِفِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوْتُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلْتُ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُسَبِّحُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)).

۵۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَيَتَكَهَّ بِبَيْدِهِ.

۵۵۲۷- عَنْ الرَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرْ أَمِينَ.

۵۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةَ لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَتْ فَتَكَهَّ وَتَلَوَّ وَجْهَهُ وَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْتَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.

۵۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ مَمْدُودَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ ((أَخْرِبْهُ عَنِّي)) قَالَتْ فَأَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَادَةً.

۵۵۳۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ لِحْطًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَحَافَهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ.

۵۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ مَعْطَاءٍ مَوْلَى نَبِيِّ زُهْرَةَ أَمَّا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ

۵۵۲۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑا۔

۵۵۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۵۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنا لیا اور تکیے بنائے۔

۵۵۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ اوھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے نیچے بنا ڈالا۔

۵۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر۔

۵۵۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سر کا ڈیا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

۵۵۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بنا دیئے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن

عظا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

۵۵۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے، میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ توشک کھسی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور نکیہ لگانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۵۵۳۴- ترجمہ و نقل جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تھپے بنا ڈالے آپ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

۵۵۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ مور تیس بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔

۵۵۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفِقُ خَلْبَيْهَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَأَنَّ لَكِنِّي فَمَا سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمُ ابْنَ مُحَمَّدٍ.

۵۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَعْرَفَةَ فِيهَا نِصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَسَافَا أَذْنِبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرِقَةِ)) فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ))

۵۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَمُّ حَلِيثَةَ لَمْ مِنْ بَعْضِ زَوَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْمَاجِشُونَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَحَقَّقْتُهُ مِرْفَقَيْنِ فَكَانَ يَرْفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

۵۵۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّورَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ))

۵۵۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۵۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۹- مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں سرورق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ سرورق نے کہا یہ کسری (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت مریم کی تصویریں ہیں۔ سرورق نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۴۰- سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے؟ ابن عباس نے کہا میرے پاس آوہ پاس گیا پھر انہوں نے کہا پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ سے میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جائدار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۱- نصر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے

اللہ ﷺ ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ)) وَكَمْ يَذُكَّرُ الْأَشْجُ مِنْ

۵۵۳۸- عَنِ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةٍ بِحَسْبِي وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِنَّ مِنْ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمَصُورُونَ)) وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكَيْفِ

۵۵۳۹- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَأَهَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ نَبِيًّا مَسْجُودًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ))

۵۵۴۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَتَيْتَنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ اذْنُ مِنِّي فَذَنَا مِنِّي ثُمَّ قَالَ اذْنُ مِنِّي فَذَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتَيْتَكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ مَصُورٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورَةً نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) وَقَالَ إِنَّ كُنْتُ لَأَبْدُ فَأَجْعَلُهَا فَاصْنَعِ الشَّحَرَ وَمَا لَأَنْفَسٍ لَهُ فَأَقْرَبُ بِهِ نَصْرًا مِنْ عَنِي

۵۵۴۱- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَفَلْتُ بُغْيَتِي وَلَمَّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ

پاس آوہ پاس آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بنا دے اس کو قیامت میں تکلیف دی جاوے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۵۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۳۳- ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون قصور وار ہو گا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

۵۵۳۴- ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سورتیں ہوں۔

باب: سفر میں گھنٹی اور کتار کھنکے کی کراہت

۵۵۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز کر دے اور یہ نبی تخریبی ہے)۔

۵۵۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الصُّورَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَذُنُهُ فِدْنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

۵۵۴۲- عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۵۴۳- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً أَوْ لَيْخَلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)).

۵۵۴۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارَ ابْنِ تَبْنِي بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَأَى مُصَوَّرًا بِصُورٍ فِي النَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً.

۵۵۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ تَصَاوِيرٌ)).

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

۵۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا حَرَمٌ)).

۵۵۴۷- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۵۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت

۵۵۳۹- ابو ہریرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالک نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے

کی ممانعت

۵۵۵۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

۵۵۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔

۵۵۵۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے

۵۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحَرَسُ مَرَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

بَابُ كِبْرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ (۱)

۵۵۴۹- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ ((لَا يَنْقُضِينَ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتْرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قَطَعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانَ فِي

وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ

۵۵۵۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنْ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

۵۵۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۵۵۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((لَعْنُ اللَّهِ الَّذِي وَسَمَهُ))

۵۵۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ قَالَ فَوَلَّوْنَا أَسْمُهُ إِلَّا فِي أَقْصَى نَسِيءٍ مِنْ الْوَجْهِ فَأَمَرَ

(۱) منہ لودھی نے کہا شرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر ہراس سے نہیں رکھی۔ اب اگر کوئی ذہانت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا نہ جنت کے لیے یا اور کوئی ہار سواتانت کے۔

بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي حَاجِرَتَيْهِ وَهُوَ أَوْلُ مَنْ كُوِيَ الْحَاجِرَتَيْنِ.

کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر

داغ۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَّوَانِ غَيْرِ
الْأَدَمِيِّ

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا
درست ہے

۵۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَتَدَتِ أُمَّ سُنَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انظُرْ هَذَا الْعِلْمَ فَلَا يُصَيِّرُ شَيْئًا حَتَّى تَغْتَدِرَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ وَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ حَمِيصَةٌ حَوْرِيَّةٌ وَهُوَ يَسْمُ الظَّهْرَ النَّبَوِيَّ فَرِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۵۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم نے بچے کو جنم دیا تو مجھ سے کہا اے انس! اس بچے کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پادے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جاوے اور آپ کچھ چاب کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ میں تھے اور ایک کملی حوریت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

۵۵۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّةَ حِينَ وَتَدَتِ انطَفَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ يَسْمُ غَنَمًا قَالَ شَعْبَةُ وَأَكْثَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھ تو رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

۵۵۵۶- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدًا وَهُوَ يَسْمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

۵۵۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

۵۵۵۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۵۵۷- ترجمہ: وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۵۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي بَدَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيْسَمَ وَهُوَ يَسْمُ إِبِلَ الصَّنَعَةِ.

۵۵۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

(۵۵۵۳) نوٹی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں پر اور ہانڑے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَرْعِ (۱)

۵۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ قَالَ قُلْتُ بِنَافِعٍ وَمَا الْقَرْعُ قَالَ يُحَلِّقُ بَعْضُ

۵۵۶۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرُ فِي حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللَّهِ.

۵۵۶۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عُبَيْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَالْحَقُّ التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ.

۵۵۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرْفَاتِ

۵۵۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُنُّمُ وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرْفَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَبَاذًا أَيْبُتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۵۶۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَأَصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَأَشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُسْتَمِصَّةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُعْغَبَاتِ

باب: قزع کی ممانعت

۵۵۵۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قزع سے۔ عبد اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا بچے کا سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

۵۵۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

۵۵۶۳- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بد نظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

۵۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور

گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور

دانتوں کو کشاؤہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو

(۵۵۵۹) نووی نے کہا قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے لیکن ہمدانہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ بیہودگی خلعت ہے یا بد نما ہے۔ انہی

خلق اللہ

بدلتا حرام ہے

۵۵۶۵- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا رسول اللہ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چمک نکلی ہے بال گر گئے۔ کیا میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عَرَيْسًا أَصَابَتْهَا حَصَّةٌ فَتَمَرَّقُ شَعْرَهَا أَفَأَصِلُهُ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ))

۵۵۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكَيْعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّقَ شَعْرَهَا.

۵۵۶۷- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پستد کرتا ہے کیا میں جوڑ لگانے والی میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اس کو۔

۵۵۶۷- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَهَاهَا.

۵۵۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

۵۵۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ نَزَّوَجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

۵۵۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگانے والی میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانے والی پر۔

۵۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَعَنَ الْوَأَصِلَاتُ))

(۵۵۶۵) ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی بخاری نے کہا جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۵۵۷۰- اس حدیث میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر۔

۵۵۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکلنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دستوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوب صورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اٹھوانے اور دستوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والوں پر؟ عبد اللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ عورت بولی میں نے تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈال مجھے نہیں ملا۔ عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلاوے اس کو تمھارے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمھاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبد اللہ نے کہا جا دیکھ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۵۵۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((لَعْنُ الْمُوصَلَاتِ))

۵۵۷۱- عَنْ بَنِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَالِصَةَ وَالْمُسْتَوْصِيَةَ وَالْوَالِصَةَ وَالْمُسْتَوْصِيَةَ.

۵۵۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۵۵۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَالِصَاتِ وَالْمُسْتَوْصِيَاتِ وَالنَّاصِبَاتِ وَالْمُنْتَمِصَاتِ وَالْمُتَغَلِّبَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَسَبَّحَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ يَنْبَغِي عَنْكَ أَنْتَ لَعْنَتِ الْوَالِصَاتِ وَالْمُسْتَوْصِيَاتِ وَالْمُنْتَمِصَاتِ وَالْمُتَغَلِّبَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَفْعُرُّ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُنْصَحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتِ فَرَأَيْتِي لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي فَانظُرِي فَإِن فَدَحَحْتَ عَلَى امْرَأَةٍ عِنْدَ اللَّهِ فَمَا تَرَى شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ سَكَنَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا.

۵۵۷۴- عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى

حَدِيثُ خَرِيرٍ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ
الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلِ
الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ.

۵۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُخْرَجًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ
أُمِّ يَعْقُوبَ.

۵۵۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ
حَدِيثِهِمْ.

۵۵۷۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑا لگانے سے۔

۵۵۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّرَ
النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

۵۵۷۸- حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں
نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا گچھا
اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم
کہاں ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس
سے (یعنی جوڑا لگانے سے) اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح
تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و
عشرت مشہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

۵۵۷۸- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ
وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَتَنَازَلَتْ قِصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ
فِي بَيْدِ حَزْرِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَهْبِ
عُلَمَاؤَكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ
بَيْتِلِ هَذِهِ وَيَقُولُ ((إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ
حِينَ اتَّخَذُوا هَذِهِ بَسَاؤُهُمْ)).

۵۵۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۷۹- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ غَيْرَ
أَنْ يَحِيَّ حَدِيثِ مُعْمَرٍ ((إِنَّمَا غَذِبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ))

۵۵۸۰- سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے
انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہہ میں یہ
سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی
خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغا بازی)۔

۵۵۸۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ
مُعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ فَحَطَبْنَا وَأَخْرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعْرٍ
فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنْ أَخَذَ يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَاءَ الزُّورُ.

۵۵۸۱- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ
نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے

۵۵۸۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَخَذْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ
نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ

کر اس کی نوک پر چھتڑا لگا تھا معاویہؓ نے کہا یہی زور ہے۔ قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چھتڑے لگا کر اپنے ہال بہت کر لیتی ہیں۔

بعضاً علی رأسها عريضة قال معاوية ألا وهذا الزور قال قتادة يعني ما يكثر به النساء أشعارهن من الخرق

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ

الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ

۵۵۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ مِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسِنَّةِ الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْهَا وَإِنْ رَجَعَتْ لِیُوجَدَ مِنْ مَسِيْرَةٍ كَذَا وَكَذَا))

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن تنگی ہیں آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں ۵۵۸۲۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر تنگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعتنا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے بازیک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا تنگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بھگتے والی ان کے سر سجتی اونٹ (ایک قسم ہے اونٹ کی) کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی جانا کہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس

کو کہنے کی ممانعت

۵۵۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (موت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بوائی ظاہر کرنے کو ضرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ

وَعَيْرِهِ وَالتَّشْبِيحِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

۵۵۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَخْطَأَنِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((التَّشْبِيحُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلْبِيسِ قَوْمِي زُورٌ))

۵۵۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی

۵۵۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاوَتْ

رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو کہیہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے دیکھ لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیا دار فریبی ہے)۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۵۵۸۵- ترجمہ دہلی ہے جو اوپر گزرا۔

امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِنِّي لِي ضَرَّةٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَمْسُحَ مِنْ مَالِ
زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَتَشِيعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
كَلَابِسَ نَوْتِي)) (زور)

۵۵۸۵- عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.



کِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

باب: ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

۵۵۸۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالنَّبِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَمَسَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنِيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ بِمَا دَعَوْتُ فَلَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَنِيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَسْمَوُا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي))

۵۵۸۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا نبیج میں اے ابو القاسم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر دیکھا۔ وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی)۔ آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

۵۵۸۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَحَبَّ أَسْمَانِكُمْ أَبِي اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

۵۵۸۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۵۵۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رِوَايَةٍ هِيَ فِيهِمْ مِنْ سِوَى خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَحَبَّ أَسْمَانِكُمْ أَبِي اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ))

۵۵۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر آیا رسول اللہ کے پاس

(۵۵۸۶) نوہوی نے کہا اس سلسلے میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک توشہ فنی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے۔ مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ ممانعت درست کے لیے نہ تھی بلکہ بطور آداب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت منسوخ ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بیچوں کو نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بیچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ (انتہی مختصر)

(۵۶۸۷) اسی طرح عبد الرحیم، عبد الملک، عبد القدوس، عبد السلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبد الحسین، عبد الباقی، عبد الحسن وغیرہ۔

پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (تقسیمت یا زکوٰۃ کا مال اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)۔

۵۵۸۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ اجازت نہ دیں۔ آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔

۵۵۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں باعث ہوں تم کو۔

۵۵۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

بِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَوَلَدًا لِي عَلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا تَدْعُكَ تَسْمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمَا قَالَ وَوَلَدًا لِرَجُلٍ مِنَّا عَلَامًا فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا تَكُنْكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَوَلَدًا لِي قَوْمِي فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْتُوبُوا بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۰- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ يَذْكُرُ ((فَإِنَّمَا بَعْثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُوا))

۵۵۹۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِنَّمَا جِئْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

۵۵۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَوَلَدَ لَهُ عَلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا

آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔
-۵۵۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((أَحْسَنُ الْأَنْصَارِ سَمُّوا نَاسِمِي وَلَا تَكْتُمُوا بَكْنِي))

-۵۵۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحْوِ حَدِيثٍ مِنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلِ رَوَى حَدِيثَ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُسَيْنٌ وَسَلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَ قَالَ سَلَيْمَانُ ((فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ))

-۵۵۹۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے۔

-۵۵۹۵- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَوَلَدَ لِرَجُلٍ مِنْ غُلَامٍ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْبِيكَ يَا الْقَاسِمَ وَلَا نَعْمَلُكَ عَيْتًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((أَسْمِ ابْنَكَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ))

-۵۵۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

-۵۵۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَكْتُمُوا بَكْنِي))

-۵۵۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔

-۵۵۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بَكْنِي)) قَالَ عُمَرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ

-۵۵۹۸- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (انصاری نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۃ مریم میں) پڑھتے ہو "یا اُخت ہارون" (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون کی بہن کیوں ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت

-۵۵۹۸- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا بِكُمْ تَقْرَعُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَىٰ قِيلَ عِيسَىٰ بَكْنًا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ))

تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

باب: برے ناموں کا بیان

۵۵۹۹- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے اُح اور رباح اور یسار اور نافع۔

۵۶۰۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ اُح اور نہ نافع۔

۵۶۰۱- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نافع (اس کے وہی معنی ہیں جو اُح کے ہیں) اور اُح نہ رکھو اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نافع یا اُح) وہ کہے گا نہیں ہے۔ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

۵۶۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلیٰ اور برکت اور اُح اور یسار اور نافع اور

باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة

۵۵۹۹- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ لَمَّا نَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْمِي رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٌ وَتِسَارٌ وَنَافِعٌ.

۵۶۰۰- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسْمَ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا تِسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)).

۵۶۰۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ بَدَأَتْ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ تِسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَنْتُمْ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ.

۵۶۰۲- عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ حَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثِلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصْنِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعِ.

۵۶۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ

(۵۵۹۹) نووی نے کہا یہ نبی تمہاری ہی ہے نہ کہ تمہاری اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں اللہ ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے تو اس میں ایک قسم کی بد حالی ہے کیونکہ اُح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی توکل اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

ان کے مانند نام رکھنے سے منع کرویں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے

۵۶۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اوررجید کے معنی نیک اور خوب صورت)۔

۵۶۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۵۶۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکل گیا نکل جانا (گویا نکل کا چھوڑنا ہے)۔

۵۶۰۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

۵۶۰۸- زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھ دیا۔

۵۶۰۹- محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام

يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبُرْكَهٖ وَبِأَفْلَحٍ وَبِإِسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ نَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَمْ بَنَتْهُ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ

۵۶۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ ((أَنْتِ جَمِيلَةٌ)) قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أُخْبَرْتِي عَنْهُ.

۵۶۰۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ لِعَمْرٍ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ.

۵۶۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةَ اسْمَهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ عَرَجٌ مِنْ عَجْدَةِ بَرَّةٍ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۵۶۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةً فَقَبِلَ تَزَوَّجِي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَهِيَ لَاءُ ذُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۶۰۸- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ اسْمِي بَرَّةً فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

۵۶۰۹- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ نے فرمایا زینب رکھو۔

سَمِعْتُ ابْنِي بَرَّةَ فَقَالَ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسَمِيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُرْكُوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا بِمَ نَسَبَهَا قَالَ ((سَمَّوْهَا زَيْنَبَ))

باب: شاہشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

۵۶۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برانا نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسْمِيَةِ بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ

۵۶۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَسْمَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكِ الْأَمْلَاكِ زَادَ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَبِيُّ قَالَ سَفِيَانٌ مِثْلُ شَاهَانَ نِسَاءً وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ ((أَحْمَعَ فَقَالَ أَوْضَعِ))

۵۶۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

۵۶۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْكَرُ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَعْظَمُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسْمَى مَلِكِ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ))

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور

چیزوں کا بیان

۵۶۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ

وَعَيْرِهِ

۵۶۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۵۶۱۰) ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان، تدوس، سمکن، خالق الخلق وغیرہ۔ مزجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے کہا درست نہیں اسی طرح قاضی القضاة بھی۔

(۵۶۱۲) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ

پاس لے گیا۔ آپ اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے کہا ہے۔ پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا بعد اس کے بچے کا منہ کھوا اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ باہر گئے۔ وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سیم (ان کی بی بی انس کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں)۔ پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں انہوں نے کھایا۔ بعد اس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو۔ پھر صبح کو ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے؟ ابو طلحہ نے کہا ہاں۔ آپ نے دعا کی یا اللہ! برکت دے ان دونوں کو۔ پھر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اس بچے کو اٹھا کر رسول اللہ کے پاس لے جا اور ام سیم نے بچے کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے؟ لوگوں نے کہا کھجوریں ہیں۔ آپ نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَسَاءٍ يَهْتَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَوَلْتُهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ لِي فِيهِ فَلَاكِهِنَّ ثُمَّ فَعَرَّ فَإِذَا الصَّبِيُّ فَمَجَّحَتْ فِيهِ فَمَجَّعِلُ الصَّبِيِّ بَلَمَطُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

۵۶۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ لَيْبِي طَلْحَةَ بَشَنَكِي فَحَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَفَبَصَّ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجِعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَسَاءَ فَتَعَشَى ثُمَّ أَضَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَّغَ قَالَتْ وَارْوُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((أَغْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ أَحْبَبُهُ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْتِيَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَعَتْ مَعَهُ تَمْرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَمْعَهُ شَيْئًا)) قَالُوا نَعَمْ تَمْرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي

تھو یا لامع سنت ہے اور بھتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تمسک کرے اور یہ بھی معصوم ہو کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تمسک افضل ہے اسی طرح عبد اللہ نام رکھنا۔ اتنی مختصراً (۵۶۱۳) اس حدیث سے نکلا کہ ام سیم نہایت عاقلہ اور صبرہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاندان کو بچہ کی خبر پہلے ندوی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھاویں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے۔ اور حضرت کی رعایان دونوں کے حق میں قیوں ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرے لڑکے کا نام فرمایا۔ ندوی نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد میں اسحق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علماء اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی لڑکے

الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

منہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَتْهُ بَنَاتُهُ

۵۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَوُلِدَ لِي غُلَامٌ

۵۶۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا

فَاتَمَّتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ

ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ نے اس کا

إِبْرَاهِيمَ وَحَنَكَهُ بِتَمْرَةٍ.

نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

۵۶۱۶- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ

۵۶۱۶- عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء

الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا حَرَّحَتْ أَسْمَاءُ

بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو

بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ فَاحَرَّتْ وَهِيَ حَمَلِي بَعْدَ

ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیر تھے۔ وہ قبائلیں آئیں جو عین

اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَطَلَعَتْ قُبَاءً فَتَنَفَسَتْ بَعْدَ اللَّهِ

منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبد اللہ کو جنم دیا پھر اس کو نے کر

بِقُبَاءٍ ثُمَّ حَرَّحَتْ حِينَ نَفَسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

رسول اللہ کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اس کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَ فَأَخَذَهُ رَسُولُ

(تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا)۔ آپ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي

نے عبد اللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور

حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَتْ غَابِسَةٌ فَمَكَّنَّا

منگوائی۔ حضرت عائشہ نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے

سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَعْنَا ثُمَّ

رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ میں تھوک

بَضَعْنَا فِي فِيهِ وَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرَبِيقِ

دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ

تھوک تھا۔ اسماء نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان

أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَتْهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ

ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَمَانٍ يُبَايِعُ

برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ سے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ

بیعت کے لیے آپ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ.

سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے)۔

۵۶۱۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ

۵۶۱۷- اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ

الزُّبَيْرِ بِسَكَّةٍ قَالَتْ فَحَرَّحْتُ وَأَنَا مِنْهُمُ فَأَتَيْتُ

میں اور میرے پیٹ میں عبد اللہ بن زبیر تھے۔ جب میں مکہ سے

مکہ معظمہ کا واقعہ حاصل میرے اوپر گزرا ہے۔ پیسے ہر ایک ہی لڑکا تھا۔ اشرف اس کا نام تھا۔ جب میں بار دوم ۱۲۹۳ھ مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بجا روضہ پیش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم الشریح کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں اشرف احسن محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

نکل تو غسل کی مدت پوری ہو گئی تھی۔ پھر میں مدینہ آئی اور قبائیں اتر کر وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس آئی۔ آپ نے عبد اللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

۵۶۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۱۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

۵۶۲۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن زبیر کو رسول اللہ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈی تو اس کا لٹا مشکل ہو گیا۔

۵۶۲۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے ران پر سے اٹھالیا گیا۔ تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو اٹھالیا۔ آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا یہ نام ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقَبَاءٍ فَوَلَدْتُ بِقَبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ حَرْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكُهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.

۵۶۱۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَمَلِي بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ.

۵۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالْمَصِيَّاتِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

۵۶۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَمَزَّ عَلَيْنَا طَلَبَهَا.

۵۶۲۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبِي بِالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَجْدِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ حَالِسٌ فَطَهَى النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِأَبْنِهِ فَاحْتَمَلَ مِنْ عَلَى فَجْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الْمَصِيَّاتُ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((عَا اسْمُهُ)) قَالَ فَنَادَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْدِرَ.

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُؤَلِّدْ لَهُ وَ

تَكْنِيَةِ الصَّغِيرِ

۵۶۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا فَإِنْ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَهُ قَالَ ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ

وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

۵۶۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بُنَيَّ)).

۵۶۲۴- عَنِ السُّعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ عَنِ الدُّجَالِ أَكْثَرَ مِنَّمَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((أَيُّ بُنَيٍّ وَمَا يُعْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ أَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ النُّجُوزِ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۵۶۲۵- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْبَاهِلِيِّ وَنَيْسَ فِي حَدِيثٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْعَبَةِ ((أَيُّ بُنَيٍّ يَا)) فِي حَدِيثٍ تَرِيدُ وَخَدَةَ.

باب: جس کا بچہ نہ ہو اور اس کو اور کم سن کو کنیت رکھنا

درست ہے

۵۶۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہو اور کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اس کا رووہ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابو عمیر تغیر کہاں ہے؟ (تغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکالال سےھیلتا تھا۔

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے

طور پر مستحب ہونا

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے۔

۵۶۲۴- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹے تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

۵۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ نے بیٹا کہا۔

(۵۶۲۳) یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز جاہل نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بلاہ جاوے گا اور کاروائی متاثر نہ ہوں گے۔

بَابُ الْإِسْتِذَانِ

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

۵۶۲۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ بِنَيْتِهِ فَسَلَّمْتُ فَلَنَا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنَّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَيَّ بِإِذْنِ ثَلَاثَا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ النِّيَّةَ وَإِنَّا أَوْجَعُكَ فَقَالَ أُمِّيُّ بْنُ كَعْبٍ لَنْ يَقُومَ مَعَهُ إِلَّا أَصْعَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْعَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ.

۵۶۲۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اتنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے بلوایا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لاؤرنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو۔ ابو سعیدؓ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعبؓ نے کہا چھوٹا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

۵۶۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر سزا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دئی۔

۵۶۲۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنَةَ بِهِذَا الْإِسْتِذَانِ وَرَأَى ابْنَ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فَدَهَعْتُ إِلَيَّ عُمَرَ فَسَلَّمْتُ.

(۵۶۲۶) پچھ لودھی نے کہا علمائے اجماع کی بات کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آئے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم فردن شخص اندر آنا چاہتا ہے۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (احمدی مختصر ۱)

لودھی نے کہا ابی بن کعبؓ کی غرض اس کہنے سے نہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث بہت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حد نہیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمرؓ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوئی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت یہ بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (احمدی مختصر ۱)

۲۶۲۸- عن أبي سعيدٍ نخعري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((يقول الاستئذان ثلاث فإن أذن لك وإلا فارجع)) قال أبي وما ذلك قال استأذنت علي عمر بن الخطاب أمس ثلاث مرات فم يؤذن لي مرحفت ثم حفته اليوم فدخلت عليه فأخبرته أني حنت أمس فسئلت لثلاثاً ثم انصرف قال قد سمعناك ونحر حسنة علي شغل فلو ما استأذنت حتى يؤذن لك قال استأذنت كما سمعت رسول الله ﷺ قال فوالله لأوجعن ظهرك وبطنك لو لثابتين بمن يشهد لك علي هذا فقال أبي بن كعب نوالله لا يقوم معك إلا أخذنا سناً فم يا أبا سعيد فحنت حتى أتيت عمر فقلت فذا سمعت رسول الله ﷺ يقول هذا.

۵۶۲۹- عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه أن أبا موسى أتى باب عمر فاستأذنه فقال عمر ثم استأذنه الثانية فقال عمر فقال عمر ثم انصرف فأبعده فذم فقال إن كان هذا شيئاً حفظته من رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم فيها وأنا فأنعتك عظة قال أبو سعيد فأتانا فقال ألم تعلموا أن رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم قال ((الاستئذان ثلاث)) قال فحفظوا

۲۶۲۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر درت لوٹ جا۔ ابی نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمر کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔ ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو۔ اٹھ اے ابو سعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

۵۶۲۹- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی۔ حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمر نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا آیا۔ حضرت عمر نے کہا ابو موسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تم کو ایسی سزا دوں گا جس سے اور لو کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معصوم نہیں ہے

کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے؟ لوگ ہنسنے لگے۔ میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا اے ابو موسیٰ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ گواہ موجود ہیں۔

۵۶۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۳۱- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیسؓ (یہ نام ہے ابو موسیٰؓ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو۔ پھر وہ بلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہؐ کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا) یعنی مزادوں گا۔ ابو موسیٰؓ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے۔ پھر ابو سعیدؓ اٹھے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا اور اس کی وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا۔ (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمرؓ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے۔)

۵۶۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث سے ٹکس عاقل رہا۔

۵۶۳۳- ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے

بِضَحْكُونٍ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا كُمْ أَحْرَاكُمْ السَّلِيمُ
قَدْ أَمْرَعُ تَضَحِكُونَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيكَكَ فِي
هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَأَنَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ:

۵۶۳۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِسَعْنَى
حَدِيثِ بَشْرِ بْنِ مُضَاضٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

۵۶۳۱- عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عُمَرُ ثَلَاثًا فَكَانَتْهُ
وَجَدْتُهُ مَشْغُولًا فَرَجَعْتُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ
صَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ نَادَى لَهْ فَدَعَيْتُ لَهْ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا
نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتَقِيمَنَّ عَلَيَّ هَذَا بَيْنَهُ أَوْ نَأْفَعَلَنَّ
فَخَرَجْتُ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى مَخْبِئَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَنَا
بِشَهْدِكَ لَكَ عَلَيَّ هَذَا إِنَّا أَصْغَرْنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ
فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ حَفِييَّ عَلَيَّ هَذَا
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

۵۶۳۲- عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ
بِالْأَسْوَاقِ.

۵۶۳۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عمرؓ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اتنا نہ آنے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے، السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمرؓ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں میں گے۔ جب حضرت عمرؓ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا؟ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعبؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوا لطفین! (یہ کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعبؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطابؓ کے بیٹے! تم عذاب مت بنو حضرت کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ حضرت عمرؓ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھ میں نے اس کی زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ جھوٹے ہیں۔

۵۶۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كَمَا فِي شِعْلِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْمَسْتِئْذِنُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِنَّا فَارِجِعْ)) قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَيْنِي وَإِنَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَجَدَ بَيْنَهُ تَحِدُوهُ عِنْدَ الْعُسْبِرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْنَهُ فَلَمْ تَحِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَهُ بِالْعَشِيِّ وَتَحِدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقْدُ وَحَدَّثْتَ قَالَ نَعَمْ أَنِّي بِنِ كَعْبٍ قَالَ عَدَلُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَمَّا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكْتُبَ.

۵۶۳۴- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُثَنَّبِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ

بَابُ كِرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مِنْ هَذَا

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے میں ہوں کہنا مکروہ ہے

۵۶۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اذن مانگا رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے۔ تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

۵۶۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ هَذَا)) فَقُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا ((

۵۶۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ هَذَا)) فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنَا أَنَا))

۵۶۳۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.....

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۵۶۳۸- سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو گو پختا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اذن اس لیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

۵۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

۵۶۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا طَلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا بَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْبَازُنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ))

۵۶۳۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا طَلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَرْمِي بِرَأْسِهِ بِرَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) إِنَّمَا جُعِلَ الْبَازُنُ

الْبَادِنِ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ))

۵۶۴۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْرًا حَدِيثُ
الْبَيْتِ وَثُونَسَ.

۵۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
بِهِ بِمَشْفَقٍ أَوْ مَشْفَقِصٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَبِعُهُ لِيَطْعَنَهُ.

۵۶۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ
بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَقْتُلُوا عَيْنَهُ))

۵۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ
عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَدَّثْتَهُ بِحِصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ
مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ))

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ

۵۶۴۴- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ
الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

۵۶۴۵- تَرْجَمَهُ وَهِيَ هِيَ جَوَابُ رَجُلٍ

(۵۶۴۲) یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھروالوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(۵۶۴۳) یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمدہ دیکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا داد اعلان یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدنے، رفت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہی

کِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

باب: سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

۵۶۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

۵۶۳۷- عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اٹھے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کسی بڑے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو۔ وہ حق ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور اچھی

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرَةِ

۵۶۴۶- عَنْ نَبِيِّ خُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))

بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ

۵۶۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْمَدِينَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ)) فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِبَعْزِ مَا نَسِيسُ قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ ((إِمَّا نَا فَأَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحَسَنُ الْكَلَامِ))

(۵۶۳۶) ہاں نوٹی لے لیا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہگار ہو گئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ جواب میں بھی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بخلاف دو علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے۔ البتہ علیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام کا معنی سلامتی ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انہی مختصر۔

عورتوں کی طرف بد نظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے۔

۵۶۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم راہوں میں بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کا مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا ہر کی بات سے منع کرنا۔

۵۶۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی

ہے

۵۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

۵۶۵۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، کیا آیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھگن ہو بے (یعنی یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رو۔

۵۶۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّا كُنَّا وَالْخُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بَيْنَ مَجَالِسِنَا نَحْدُثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ)) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالنَّهْيُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

۵۶۴۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ

السَّلَامِ

۵۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْغَاطِسِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِبَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْمِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدُهُ مَرَّةً عَنْ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۵۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قَبْلِ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَضْحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں

بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

تو کیسے جواب دیوے اس کا بیان

۵۶۵۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں دیکھو۔

۵۶۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ ((قُولُوا وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں؟ آپ نے فرمایا دیکھو۔

۵۶۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ))

۵۶۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے اسام علیکم (یعنی تم مرو۔ سام کے معنی موت ہے) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)۔

۵۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَقُولُوا وَعَلَيْكَ))

۵۶۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا اسام علیکم۔

۵۶۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَتْ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

حضرت عائشہ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وہ علیکم کہہ دیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

۵۶۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واو کے ہے۔

۵۶۵۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ))

قُلْتُ عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَارِدَ

۵۶۵۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنْ
الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ
((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ
السَّامُ وَالذَّمَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً))
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ ((أَوْلَيْسَ قَدْ
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۹- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَامِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَتَطَلَّتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَهْ يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالسُّفْهَانَ)) وَزَادَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوكَ بِمَا لَمْ
يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۵۶۶۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودِ عَلِيٍّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَنَّهُمْ سَمِعُوا مَا قَالُوا قَالَ ((بَلَى
قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا لُنَجَابٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا))

۵۶۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((لَا تَبْدَعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا

۵۶۵۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بل علیکم السام والذمام یعنی تمہارے نبی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ نے فرمایا اے عائشہ! بد زبان مت ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں سنا یہودی نے جو کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کہا میں نے جواب نہیں دیا؟ جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

۵۶۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ ان کی بات کو سمجھ گئی انہوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہ نے فرمایا صبر کر اے عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبان کو پسند نہیں کرتا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوكَ بِمَا لَمْ يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ لَعْنَتٌ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَمَنْ سَبَّكُم مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

۵۶۶۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہودی کے چند لوگوں نے حضرت کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا وعلیکم۔ حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہنا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اسی موت یہودی پر پڑی مرے اور مارے گئے)۔

۵۶۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی

(۵۶۶۱) نووی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذی کفر بیچ راستہ میں سے نہ چلے پاورے بند ایک کونے میں ٹھک راستہ پر چلے اگر مسلمان اس راہ پر چلتے ہوں اور جو جو منہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر ٹھک کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا اللہ

یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف۔
 ۵۶۶۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

لَقَيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَىٰ أُصَيْقِهِ))
 ۵۶۶۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ
 وَكَيْعٍ ((إِذَا لَقَيْتُمُ الْيَهُودَ)) وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ
 جَعَفِرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي
 حَدِيثٍ آخَرَ ((إِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

باب السلام على الصبيان

۵۶۶۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔
 ۵۶۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ مَرَّ عَلَىٰ عِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.
 ۵۶۶۴- عَنْ مِيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۶۶۵- سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے
 ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان
 کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا
 ان پر اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
 جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

۵۶۶۵- عَنْ مِيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ نَائِبِ
 الْأَنْبَاءِ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ
 أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَلَّمَ
 عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ
 اٹھاوے

باب جواز جعل الأذن رفع حجاب أو
 نحوه من العلامات

۵۶۶۶- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۵۶۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ان دیوار کا دھکا پھینچاؤ۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا انداز یہ ہے کہ ابتداً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ
 کریں تو جواب میں صرف وہی کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداً سلام کرنا درست ہے
 اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی عمیر سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا
 درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ اسی مختصراً

(۵۶۶۵) ۷۷ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ کی توامع اور التماس
 کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور ابھی بھی کرے
 اگر وہ عورت بوزگی ہو اور جو جوان ہو تو ابھی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ اسی مختصراً
 (۵۶۶۶) ۷۸ عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں

ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

۵۶۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب : عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا

درست ہے

۵۶۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سو وہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں موناپے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سو وہ! قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی اتنے میں سو وہ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا۔ اسی وقت آپ پردگی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اس کو رکھنا تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ ہشام نے کہا حاجت سے

يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ نَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ))

۵۶۶۷- عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ الْإِنْسَانِ

۵۶۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسِيمَةً تَفْرُغُ النِّسَاءَ حَسْمًا لَا تَخْفَى عَلَيَّ مَنْ يَفْرُقُهَا فَرَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَأَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَأَنْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَذَحَحْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَلِمَةً وَكَانَ قَالَتْ فَأَوْحَى إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِي لِحَاجَتِكُنَّ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرُغُ النِّسَاءَ حَسْمًا وَإِنَّ أَبِي بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ

کہ جب حضرت نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو باہر اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں ہر جہاں گائیں اور پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو نام یا ناموں کے لیے ایسی نشانی مقرر کرنا درست ہے۔

(۵۶۶۸) یہ نوٹی نے کہا اس حدیث سے یہ لگا کہ عورت قضاے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاندان کی اجازت کے جا سکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بیویوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا رخ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تاکہ ان کا رخ معلوم نہ ہو۔

قَالَ هِشَامُ يَعْنِي الْبُرَّازَ

مراد پاکخانہ کی حاجت ہے۔

۵۶۶۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ يَفْرُغُ النَّاسُ جِسْمَهَا قَالٌ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَى.

۵۶۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۶۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْخِجٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ نِسَائِكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فَمَحَرَجَتْ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةَ حَرِصًا عَلَى أَنْ يَنْزَلَ الْمُحْجَبُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحْجَبَ.

۵۶۷۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پاکخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے۔ آپ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت وہ ایک لمبی عورت تھیں۔ حضرت عمر نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کہا کہ پردہ کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترے۔

۵۶۷۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۶۷۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنِبِيَّةِ وَالذُّخُولِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

۵۶۷۳- عَنْ حَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا لَا يَبْتَئِنُّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ نَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ))

۵۶۷۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت نئیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

۵۶۷۴- عَنْ عُفَّةَ بِنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرَأَتٌ

۵۶۷۴- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔ ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! اگر دیور جاوے؟ آپ نے فرمایا دیور تو

(۵۶۷۳) نئیبہ نونوی نے کہا نئیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب نئیبہ کا رہنا منع ہو تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے بیہوش کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی بچا ناموں ذواوا وغیرہ۔
(۵۶۷۴) نئیبہ کیونکہ دیور بھوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیبیوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

الْحَمَمُ قَالَ ((الْحَمَمُ الْمَوْتُ))

موت ہے۔

۵۶۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۷۵- عَنْ عَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۶۷۶- ابن وہب نے کہا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقرباء ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سو خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

۵۶۷۶- عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ

بْنِ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمَمُ أَمُّ الزَّوْجِ وَمَا أُشْبِهَهُ مِنْ أَقْرَابِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَالْحَوَّةُ.

۵۶۷۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنکھ پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یادو آدمی ساتھ لے کر۔

۵۶۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَيَّ اسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يُؤَمِّدُ فَرَأَهُمْ فَكَرِهَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرِ إِلَّا حَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا عَلَيَّ مَغِيْبَةً إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ))

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يَسْتَحَبُّ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا

بِمَرْأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فَلَانَةٌ لِيَدْفَعَنَّ ظَنَّ السُّوءِ

۵۶۷۸- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس

۵۶۷۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِخْدَى نِسَائِهِ

(۵۶۷۷) تو وہی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ لگتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہر سے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مرد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

کو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلاں یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پرگمان کرتا تو آپ پرگمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں دوسوہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہیں)

۵۶۷۹- صفیہ بنت حبیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات کو میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچادینے کو میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حبیب ہے (ام المؤمنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو۔

فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَلَدَعَاهُ فَخَاءُ فَقَالَ ((يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجِي فَلَانَةُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُرُّ بِهِ فَمَنْ أَكُنُّ أَظُرُّ نَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ))

۵۶۷۹- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أُرْوَرُهُ لَيْلًا فَخَدَّتْهُ ثُمَّ قُمْتُ بِالتَّقَلُّبِ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكِنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيَّ رِسَالُكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ)) فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَا فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئًا))

۵۶۸۰- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَرْوَرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَدَّتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَقْلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْدِفُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَعُّ مِنَ الْإِنْسَانِ مِثْلُ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي))

۵۶۸۰- علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب نے آپ کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں۔ پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو نبی بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچادینے کو۔ پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۶۷۹) نووی نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاندان سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیخفا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ ابھی مختصراً

بَابُ مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةَ فَجَلَسَ فِيهَا وَالْأَوْرَاءَهُمْ

۵۶۸۱ - عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَعْرًا ثَلَاثَةً فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةَ فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ حَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ النَّعْرِ الثَّلَاثَةِ أَمَا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ))

۵۶۸۲ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى

۵۶۸۳ - عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

۵۶۸۴ - عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

باب جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے

۵۶۸۱- ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا میں تم سے بن تینوں آدمیوں کا حال کہوں ایک نے تو ٹھکانہ لیا اللہ کے پاس اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھٹنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

۵۶۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

۵۶۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو۔

(۵۶۸۳) نبیؐ نے کہا یہ بھی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جاوے وہی اس جگہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اس حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے سنتی کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس جگہ بیٹھنا درست نہیں انہی مترجم بتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جاوے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

۵۶۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

۵۶۸۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاوے پھر آپ اس جگہ بیٹھے اور عبد اللہ بن عمرؓ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو)۔

۵۶۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۸۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

۵۶۸۹- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے) پھر لوٹ کر آوے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

باب: زنا نہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ

جائے

۵۶۹۰- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا اے عبد اللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل

۵۶۸۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ ((وَلَكِنْ نَفَسُخُوا وَتَوَسَّعُوا)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ حُرَيْجٍ قُلْتُ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

۵۶۸۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

۵۶۸۷- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۶۸۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالَفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ الْفَسُخُوا))

بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۵۶۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))

بَابُ مَنَعَ الْمُخَنَّثُ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى

النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ

۵۶۹۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مُحَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ

(۵۶۹۰) نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس شخص کا نام بیت یا حبیب تھا یا نافع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت و بیعت ان لوگوں میں داخل کر کے جو کبیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ نے منع فرمایا

اللَّهُ بَيْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَيَأْتِي أَدْلُكُ عَلَيَّ بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بَارْتِعَ وَتُدِيرُ بِشَمَانَ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ))

طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب بیٹھ موز کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے)۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

۵۶۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَرْوَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يُعَدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أَوْلِيَاءِ الْبَارِيَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يُنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أُقْبِلْتُ أُقْبِلَتْ بَارْتِعَ وَإِذَا أُدْبِرْتُ أُدْبِرْتُ بِشَمَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ))

۵۶۹۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کے پاس ایک محنت آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہ ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے)۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَحْتَمَتْ فِي الطَّرِيقِ

۵۶۹۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِيهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَكُونَتَهُ وَأَسْوِسُهُ

باب : اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲- اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی ان کے گھوڑے کو چرائی اور سارا کام گھوڑے کا اور ساقیسی

لہ کر دیا۔ اور محنت دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو ظلمی نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے۔ دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بناوے یہ ملعون ہے۔ اجنبی محضراً

(۵۶۹۲) نوٹی نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آنا گوند ہنایہ وہ کام ہیں جو عورت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاندانوں کے کرتی آئی ہیں لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف وہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاندان کے گھر میں رہے۔ اور اس حدیث لہ

بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوئی ان کے اونٹ کے لیے اور چرائی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور پنا بھی گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور انگلی چھ جو کی اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لارہی تھی راہ میں رسول اللہ کو آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اٹھ اٹھ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابو بکرؓ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۹۳- اسماء سے روایت ہے میں زیر کے گھر کے کام کرتی ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیکسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی اس کی خدمت کرتی سائیکسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ

وَأَذِقُ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَحْرُزُ غَرَبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَحْرَزُ وَكَانَ يَحْبِرُ لِي خَارَاتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ بِسُوءَةِ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقَلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الرَّبِيعِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَأْسِي وَهِيَ عَلَيَّ ثَلَاثِي فَرَسِيخٍ قَالَتْ فَحَفَّتْ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَيَّ رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيحَ إِيحَ لِيحْمِلْنِي حَافِلُهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِحَمْلِكَ النَّوَى عَلَيَّ رَأْسِيكَ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَفْتَنِي سِيَّاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَسْتَقِي.

۵۶۹۳- عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَحْدُمُ الرَّبِيعَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أُسْوِسُهُ فَلَمَّ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْئًا أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَّاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ أَحْسَنُ لَهُ وَأَقْوَمُ عَلَيْهِ وَأُسْوِسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنِّي أَصَابْتُ خَادِمًا جَاءَ

تلا سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے۔ ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا اور کبھی صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھونک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ کی کیونکہ اسماء ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زیر کی بیٹی تھیں گویا آپ کے گمراہوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ (ابھی مختصراً

گھوڑے کا سہارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سامنے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیرؓ خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیرؓ موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سامنے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سو میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماءؓ کی زبیرؓ کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے)۔ زبیرؓ نے کہا اسماءؓ تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دوکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا۔ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیرؓ میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیرؓ نے کہا یہ پیسے مجھ کو بہہ کر دو۔ میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

۵۶۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص کا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر۔

۵۶۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۹۶- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کا پھوسی نہ کریں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِي فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَّنْتَنِي سِيَامَةَ الْفَرَسِ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَوْتِنَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ قَالَتْ ابْنِي إِنَّ رَحِصْتُ لَكَ ابْنِي ذَلِكَ الرَّؤِيبِيُّ فَتَعَانَنِي فَأَطْلُبُ ابْنِي وَالرُّؤِيبِيُّ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِي رَجُلٌ فَقِيرٌ أُرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ يَا ذَارِي فَقَالَ لَهَا الرَّؤِيبِيُّ مَا لَكَ أَنْ تَسْمَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يُبِيعُ فَكَانَ يُبِيعُ إِلَيَّ أَنْ كَسَبَ فِعْنَةَ الْحَارِثِيَّةِ فَدَخَلَ عَلَيَّ الرَّؤِيبِيُّ وَتَمَنَّهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا ابْنِي قَالَتْ ابْنِي قَدْ تَصَلَّقْتُ بِهَا

بَابُ تَحْرِيمِ مَسَاجِدِ الْإِثْنَيْنِ ذُوْنِ الثَّلَاثِ
بَغَيْرِ رِضَا

۵۶۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَسَاجِحِي اثْنَانِ ذُوْنِ وَاحِدٍ)) .

۵۶۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ .

۵۶۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةٌ فَلَا

(۵۶۹۳) یہ بھی تحریری ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی)

تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا۔

۵۶۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

يَتَسَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَتَحَلَّطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ ((

۵۶۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَسَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ))

۵۶۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۶۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

۵۶۹۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرائیل یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ ہم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچا دے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

۵۷۰۰- ابو سعید سے روایت ہے حضرت جبرائیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد! تم بیمار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیل نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

۵۷۰۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سچ ہے۔

بابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقِيِّ

۵۶۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَاهُ جِبْرَائِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ

۵۷۰۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ

۵۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ))

(۵۷۹۹) نووی نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاہیں گے جو منتر نہیں کرتے اور وہ انہوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے برائے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

۵۷۰۲- عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْسَلْتُمْ فَأَغْسِلُوا))

۵۷۰۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر سحیح ہے یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پرتقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)۔ جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

بَابُ السَّحْرِ (۱)

۵۷۰۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيًّا مِنْ يَهُودِ بَنِي

۵۷۰۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے

(۵۷۰۲) جنت نبوی امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر گناہ سحیح ہے۔ اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارو ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا فتنل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بد نظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لادیں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص ان میں سے ایک چلو پانی لے کر کھلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر دایاں ہونچا دھوے پھر دایاں ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کھنی دھوے پھر دایاں پاؤں دھوے پھر بائیں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کھلیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوے۔ یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہو اور اپنی طرف کا دھوے اور بعضوں نے کہا اپنی شرمگاہ دھوے۔ پھر یہ پانی جس کی نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر نہیں اور یہ کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ اتنی مختصراً

(۱) جنت نبوی نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ سحر سحیح ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی۔ اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں۔۔۔ اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی لگتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر ان کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جو رو میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور سحر مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں۔ اور وہی ساحر میں یہ ہے کہ ساحر قاسم ہوتا ہے اور کرامت قاسم سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اتنی مختصراً

(۵۷۰۳) ایک روایت میں ہے کہ آپ پر چادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا۔ اور بخاری کی روایت ہے

رُرُعِي يُقَالُ لَهُ لَيْدٌ بِنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا غَائِثَةُ أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا خَافَنِي رَجُلَانِ فَتَعَدَّ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرَ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مُطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْدٌ بِنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُسْطَبٍ وَمُسْتَاطَبَةٍ قَالَ وَحُفًّا طَلَعَةَ ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَيْتِ دِي أُرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا غَائِثَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا تُقَاعَةُ الْجِنَانِ وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُغُومُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُحْرِقُهَا قَالَ لَا أُمَّنَا أَنَا فَقَدْ خَافَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيَّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ.

جادو کیا جس کو لید بن اعصم کہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلادیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے)۔ جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا کہ ہے میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا۔ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور زکھجور کے بالے کے غلاف میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنویں میں۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قسم خدا کی اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زابل اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے)۔ آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

۵۷۰۴- عَنْ غَائِثَةَ قَالَتْ سَجِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقِ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِمَقْصِدِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْبَيْتِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَحْلٌ وَقَالَتْ

تج میں ہے کہ حضرت بیویوں سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا حضرت اس جادو گر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو صحت دی اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور و غل مچاؤں۔ حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادو کر کے اور مشہور یوں ہے کہ جادو گر پر جادو نہیں چلا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادو گر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تھنہ الاخیار۔

ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور یہاں تک کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں (آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑایا پھر فرمایا یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفق کے ساتھ کر) یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی۔ آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ انا لله وانا اليه راجعون)۔

۵۷۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے اذهب الباس اخیرتک۔

۵۷۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَلُّ أَحَدَتْ يَدِهِ لِأَصْنَع بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَاتَرَاعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْ لِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) قَالَتْ فَذَهَبَتْ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضَى.

۵۷۰۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ حَرِيرٍ فِي

حَدِيثِ هُثَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَةَ يَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحَةَ يَمِينِهِ وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُمَيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

۵۷۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ شَفِيهِ أَنْتَ الشَّافِي لَنَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۵۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ ((أَذْهَبَ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَنَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فِدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

۵۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ وَحَرِيرٍ

۵۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

يُرْفِي بِيَدِهِ الرُّقِيَةَ ((أَذْهَبَ النَّاسَ رَبُّ النَّاسِ
بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَأَ كَاشِفٌ لَهُ إِلَّا أَنْتَ))

۵۷۱۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَنِائِمِ مِثْلَهُ

۵۷۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِمَرِيضٍ أَخَذَ مِنْ أَهْلِهِ نَفْتًا عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرَّ بِمَرِيضٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَتْ أَنْفَتُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحَتْ بِيَدِهِ نَفْسَهُ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَاتٍ مِنْ يَدَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي يَسْبُورٍ بِالْمُعَوِّذَاتِ

۵۷۱۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَيَّ نَفْسَهُ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رِجَاءً بِرُكُوتِهَا

۵۷۱۶- عَنْ ابْنِ سَهَابٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَكَانَ فِي حَدِيثٍ أَخْبَرَهُ مِنْهُمْ رِجَاءً بِرُكُوتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثٍ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثٍ يُونُسَ وَرِيَادُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَيَّ نَفْسَهُ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

۵۷۱۷- عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ الرُّقِيَةِ فَقَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْتَرٍ يَزُحُّهَا كَرْتِي أَذْهَبَ النَّاسَ الْخَيْرُ تَكْمَلُ

۵۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۷۱۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

۵۷۱۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے وہ میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

۵۷۱۶- ترجمہ وہی جو گزر رہا

باب: نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے

۵۷۱۷- اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے

(۵۷۱۳) نووی نے کہا دعا اور منتر پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے۔ اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے۔ اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

ذی حُمَیة

سائب یا کچھو کے لیے۔

۵۷۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرَّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ.

۵۷۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو تا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ توبہ ارضنا بريقة بعضنا ليشفى به سقيمنا باذن ربنا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ کے حکم سے۔)

۵۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا شَنَّكَ الْبِإِنْسَانَ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ فَرْحَةٌ أَوْ جُوحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْصِبُهُ هَكَذَا وَيُوضَعُ سَقِيمَانُ سَائِنَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ((بِاسْمِ اللَّهِ تَوْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا))

۵۷۲۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے۔

۵۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْفِي مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۱- عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۵۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْفِي مِنَ الْعَيْنِ.

۵۷۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پٹلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لیے۔

۵۷۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّقِيَةِ قَالَ رَخِصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

۵۷۲۴- رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے منتر کی نظر اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

۵۷۲۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سَقِيمَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

۵۷۲۵- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔

۵۷۲۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ ((فَاسْتَرْفُوا لَهَا يَعْنِي)) بِوَجْهِهَا صَفْرَةً.

۵۷۲۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

۵۷۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ال خرم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالبؓ کے لڑکوں کو) دیر پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں؟ اسماءؓ نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی منتر کر۔ میں نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔

۵۷۲۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی نبی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کا نام ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بوا یا رسول اللہ! میں منتر کروں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے۔

۵۷۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچا دے۔

۵۷۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

عَنْهُمَا يَقُولُ رَحِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَالِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ بِأَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ ((مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي)) صَارِعَةً تُصَيِّهُمُ الْخَاجِةُ قَالَتْ لَا وَتَكُنُ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ((أَرُقِيهِمْ)) قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَرُقِيهِمْ))

۵۷۲۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَعْتُ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُقِي قَالَ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۲۸- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرُقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرُقِي.

۵۷۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي حَيٌّ يُرُقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الرُّقِيِّ قَالَ فَأَنَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ الرُّقِيِّ وَأَنَا أَرُقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ))

۵۷۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۵۷۳۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقِيِّ فَجَاءَهُ ابْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ تُرُقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ الرُّقِيِّ قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((مَا أَرَى بِأَسْمَاءَ

مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعَهُ ((

۵۷۳۲- عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیا فرماتے ہیں اس میں؟ آپ نے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو، کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

۵۷۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرُقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((اغْرَضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ))

باب: قرآن یاد عا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا

بَابُ جَوَازِ اخْتِذِ الْأَجْرَةَ عَلَى الرُّقِيَّةِ

درست ہے

بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

۵۷۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے؟ ان کے سردار کو پچھونے کا تھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ پھر آپ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! قسم خدا کی میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سو سورہ فاتحہ کے۔ آپ بنے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگاتا۔ ۵۷۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورہ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيَّفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَيَدِيغُ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَفَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيهِ قَطِيعًا مِنْ غَنَمِ فَائِي أَنْ يَفْلِكَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ خَذُوا مِنْهُمْ وَأَضْرِبُوا لِي بِسَنَمِهِمْ مَعَكُمْ))

۵۷۳۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

۵۷۳۴- عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَحَجَّلَ يَقْرَأُ أُمُّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُرَاقَهُ وَيَتَفَلُّ قَبْرًا الرَّجُلُ

۵۷۳۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَانَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ

(۵۷۳۵) ☆ نووی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور اسحق کا یہی ہے

سردار کو (سانپ یا بچھونے) کا ٹاپا ہے تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے؟ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا۔ وہ اچھا ہو گیا۔ ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے؟ وہ بولا میں نے تو سورہ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ کے پاس نہ جائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے۔ بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۵۷۳۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درود کے مقام پر رکھنا

۵۷۳۷۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درود کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

الْحَيِّ سَلِيمٌ نُدِعُ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَافٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِمَّا كُنَّا نَطْنُهُ نُحْسِنُ رُقِيَةَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْرًا فَأَعْطَوْهُ غَسْمًا وَسَقَوْنَا لَنَا فَقَلْنَا أَكُنْتَ نُحْسِنُ رُقِيَةَ فَقَالَ مَا رُقِيَّتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْيِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَةٌ أَقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسُتْمِهِمْ مَعَكُمْ))

۵۷۳۶۔ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِمَّا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُقِيَّةٍ.

باب استِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

۵۷۳۷۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَحْدُهُ فِي جَسَدِهِ مِنْذُ اسْتَلِمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَازِرُ))

یہ قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگا دے اگلے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عہد کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تمہارا اور مردہ سب ساتھیوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

باب: دوسوہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں

۵۷۳۸- ابو العلاء سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام، خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۵۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

۵۷۴۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

۵۷۴۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عیادت کی متعق کی پھر کہنا میں نہیں بٹھروں گا جب تک تم چھینٹی نہ لگاؤ۔ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَاسَةِ فِي الصَّلَاةِ

۵۷۳۸- عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَمَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقُرْآنِي يُلْسِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَيَّ يَسَارِكُ ثَلَاثًا)) قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي .

۵۷۳۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكَرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا .

۵۷۴۰- عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ التَّنْفِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ .

بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي

۵۷۴۱- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءَ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)) .

۵۷۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُتَمَتِّعُ ثُمَّ قَالَ لَنَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ فِيهِ شِفَاءً)) .

(۵۷۴۱) نووی نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جوڑ کی اور اس میں رو ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے۔ اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قائل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دوا کا حکم ہو اور کافروں سے لڑنے کا قتلے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ اسی

۵۷۴۳- عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَسْتَكْبِي خِرَاحًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَسْتَكْبِي قَالَ خِرَاحٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غَلَامُ اتَّبِعِي بِحِجَامٍ فَقَالَ لَهُ مَا نَصَعُ بِالْحِجَامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ الدِّيَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي التَّوْبُ فَيُؤَدِّيَنِي وَيَسُقُّ عَلَيَّ فَنَمَّا رَأَى تَبْرَمَةً مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرِبَةِ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَدَعَةِ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَسْتَوِيَ)) قَالَ فَجَاءَ بِحِجَامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَحْدُ.

۵۷۴۳- عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرصہ پڑ گیا تھا)۔ جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا ایک قرصہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر نے کہا اے غلام! ایک چھنے لگانے والے کو لے کر آیا۔ وہ بولا کچھنے والے کا کیا کام ہے؟ جابر نے کہا میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں۔ وہ بولا قسم خدا کی کھیاں مجھ کو ستاویں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے چھنے لگانے سے تو کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو میں ہی دوائیں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انکار سے جلانا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا۔ راوی نے کہا پھر چھنے لگانے والا آیا اور چھنے لگانے اس کو تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

۵۷۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَحَابَهَا مِنْ الرِّضَاعَةِ أَوْ غَلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ

۵۷۴۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے چھنے لگانے کی۔ آپ نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے چھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لاکنہ ملے)۔

۵۷۴۵- عَنْ جَابِرِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ ابْنِي بِنَ كَعْبِ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا نَمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس چالاک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

(۵۷۴۳) یہ نوٹی نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض املاکی یاد موسیٰ ہوتی ہیں یا صفر اوکی یا سود اوکی یا بلغمی۔ اگر دوسری ہیں تو انکا علاج چھنے سے بہتر کوئی نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ اتھا مختصراً

۵۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۷- اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتی اور اس کے گریبان میں ڈالتی اور کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۵۷۵۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۷۵۹- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

۵۷۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۵۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلَةٌ

۵۷۵۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوذَةَ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي حَيْثُهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اِبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ)) وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۵۷۵۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي نُصَيْرٍ صَبَتْ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَيْثُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ)) جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۵۷۵۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْخُمَى فَوْزٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ))

۵۷۶۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْخُمَى مِنْ فَوْزِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ)) أَبُو بَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان

۵۷۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ کی بیماری میں۔

باب: كراهة التدوي باللدود

۵۷۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(۵۷۶۰) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث پر بعضے لمحو اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسلمات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یہ ہاتھ پاؤں دھونے سے۔ اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹری ٹٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاویں۔ ڈاکٹر رجم قال صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں لمحوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

مَرِيضٍ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلِدُونِي حَقْلًا كَرَاهِيَةً
لِلْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ
مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ))

آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دوامت ڈالو۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوامت نقرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے منہ میں دو اذالی جاوے سوا عباس کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کا حکم نہ مانا)۔

۵۷۶۲- عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصِنِ أُمِّتِ
عُكَّاشَةَ بِنِ مِحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي لِي عَلَي
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ
الطَّعَامَ قَالَ عَنِّي فَدَخَا بِمَاءٍ فَرَمْتُهُ

۵۷۶۲- ام قیس بنت محسن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

۵۷۶۳- قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَابِي لِي قَدْ
أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ ((غَلَامَةٌ تَدْعُونَ
أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ
الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَةٌ مِنْهَا ذَاتُ
الْحَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ
الْحَنْبِ))

۵۷۶۳- (امر قیس نے کہا) میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو میں نے دہرایا تھا (انگلی سے) (عذرہ کی بیماری میں) (عذرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دہرائی ہو اپنی اولاد کا اس گھائی سے لازم کر لو عود ہندی (کوت) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پھل کی بیماری کی (پانچر کی) اور اس کی ناس عذ کو مفید ہے اور ذات الحنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

۵۷۶۴- عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصِنٍ وَكَانَتْ
مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ تَأْوَلُ اللَّاتِي تَابِعْنَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ أُمُّتُ عُكَّاشَةَ بِنِ مِحْصِنِ أُمِّتِ بِنِي
أَسَدِ بْنِ حَزِيمَةَ قَالَ أَحْبَبْتَنِي أَنَّهُ أَتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ بَابِي لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ وَقَدْ

۵۷۶۴- ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مہاجرہ تھیں پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لے کر جس نے امان نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دہرایا تھا۔

(۵۷۶۳) عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہند میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سردیوں کو اس کا ضلوع فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نوہی نے کہا جن لوگوں نے ذات الحنب میں قسط اپنے سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الحنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط درہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور گرم کو قتل کرتا ہے اور گند و داندہ کا بھی قابل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور چھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سوا اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ اتنی مختصراً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالود ہانے اور چڑھانے سے (انگلی یا کٹڑی سے یا گھیرنی سے چرخہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ قَالَ يُوسُفُ أَعْلَقْتُ عَمْرَتٌ فَهِيَ تَحَافُ أَنْ يَكُونَ بِهِ عُدْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَةُ تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْبَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ))

۵۷۶۵- عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کے بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو لیا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس گود دھویا نہیں۔

۵۷۶۵- قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَلِكَ قَالَ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَضَحَّهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا.

۵۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلوئچی ہے۔

۵۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السُّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ)) الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السُّوْدَاءُ الشُّورْبِزُّ.

۵۷۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس حدیث میں کلوئچی کا ذکر نہیں صرف کالادانہ بیان ہوا ہے۔

۵۷۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ عَقِيلٍ وَفِي حَدِيثِ سُهَيْبَانَ وَيُوسُفَ الْحَبَّةِ السُّوْدَاءِ وَلَمْ يَقُلِ الشُّورْبِزُّ.

۵۷۶۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السُّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ))

بَابُ التَّلِينَةِ مُجَمَّةً لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ

باب: تلینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے

۵۷۶۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان کے گھر میں کوئی مریض ہو تو عورتیں جمع ہو تیں پھر چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم

۵۷۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا

(۵۷۶۹) نووی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں رالی مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہلیم مراد ہے۔ کلوئچی کی تعریف اطباء نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو ہادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیت کے کیزوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

وَعَاصَتَهَا أَمْرَتْ بِرُمَّةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَعَتْ ثُمَّ صَنَعَ نَرِيذًا فَصَبَّتْ التَّلْبِينَةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُنْ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُحْتَمَةٌ لِقَوْلِ الْعَرَبِ بِيضٍ تَذْهَبُ بَعْضَ الْحَزَنِ.

کرتیں ایک بانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسنی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد شریذ تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈالی دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پیتے سے کچھ رن نکھٹ جاتا ہے۔

۵۷۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَحْسِيَّ اسْتَظَنَّقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَنِمَّ بَرْدُهُ إِنَّا اسْتَظَنَّاكَ فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَنِمَّ بَرْدُهُ إِنَّا اسْتَظَنَّاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَحْسِيَّ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

۵۷۷۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاوے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلاوے۔ چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلا دیا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلا دیا وہ اچھا ہو گیا۔

۵۷۷۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَحْسِيَّ غَرِبَ بَطْنَهُ فَقَالَ ((لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا)) بِمَعْنَى حَدِيثِ شَعْبَةَ.

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

بَابُ الطَّاعُونِ وَالطَّيْرَةِ وَالْكَهَانَةِ

۵۷۷۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

۵۷۷۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعَادِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ

(۵۷۷۰) شہد میں باقاعدگی شفا ہے۔ خود قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال نادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے شہد پلانے سے دست برہتے گئے آخر جب ماہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے۔ یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس لمحہ نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبییوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے۔ پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی مع زیادة)

(۵۷۷۲) نووی نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا نعل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور تے لازم ہے۔ غلیں نے کہا وہ بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وہ ایک عام مرض ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ لظ

ہے ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا آگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب تمہاری بی بیستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔

أَيُّهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ رَجَزٌ (أَوْ عَذَابٌ) أُرْسِلَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ، فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَ أَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) . وَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: ((لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ)) .

جن وبادہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون و پاپے اور ہر وبا طاعون نہیں۔ اور وہ باجو حضرت عمر فاروق کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون آگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے اس کو شہید کا ثواب ہے۔ اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے۔ اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون ہو وہاں جانا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر سے کہ وہ شہر مندہ ہونے سے سرخ سے لوٹ آئے پر۔ اور ابو موسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہو اور بھاگنے والا بھاگنے کا وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ابن مسعود نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہو اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا۔ اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نووی)

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ حیوان ناطق مانت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَنْ يَضْعَمَكَ الْفِرَارُ إِنْ فَرَقْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذَا لَا تَمْتَعُونَ إِلَّا قَلِيلًا کہہ دو اے محمد! موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جیسا کہ پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیر کی نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی۔ اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

۵۷۷۳- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا پھر جب تم ستمو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

۵۷۷۴- ترجمہ وہی جو گزر رہا۔

۵۷۷۵- عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کا اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی ستمے کس ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۵۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۹- حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ

۵۷۷۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ آيَةُ الرَّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرُوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْسِيِّ وَقَيْتِيَّةِ نَحْوَهُ))

۵۷۷۴- عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ سَلَطَ عَلَيَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَيَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا))

۵۷۷۵- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أُرْسِلَهُ اللَّهُ عَلَيَّ طَائِفَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا))

۵۷۷۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ خَرِيَجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۵۷۷۷- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ هَذَا الْوَجَعُ أَوْ السَّقَمُ رَجَزٌ غَدِبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَّمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ))

۵۷۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۵۷۷۹- عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّغَنِي

کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا۔ میں نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے۔ میں ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

۵۷۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں عطاء بن یسار کا قصہ نہیں ہے۔

۵۷۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ شام کی طرف نکلے۔ جب سرخ میں پہنچے (سرخ ایک

أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)) قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةٌ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ أَنَامٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا)) قَالَ حَبِيبٌ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُكْبِرُ قَالَ نَعَمْ.

۵۷۸۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكَرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

۵۷۸۱- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَحَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۵۷۸۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي رُقَاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ جَالِسٍ يُتَخَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۵۷۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۵۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ

قریب ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) تو ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین)۔ ابو عبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وہاں ہوا ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی)۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وہاں پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو انگوٹوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہؐ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وہابی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمرؓ نے کہا چھاب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں نے مشورہ لیا ان سے۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہے مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وہاں کے سامنے ان کو نہ کیجئے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کر وادی لوگوں میں کہ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا)۔ یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ برا جانتے تھے ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی

حَتَّىٰ إِذَا كَانَ يَسْرَعُ لَيْلَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَهْلُ غَيْبَةَ بَنِي الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبِرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأُولَىٰ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْمُهَاجِرَةَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاحْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ حَرَّجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَىٰ أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَىٰ أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَيَّ هَذَا الْوَبَاءُ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاحْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَحْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَىٰ أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَيَّ هَذَا الْوَبَاءُ فَنَادَىٰ عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَيَّ ظَهْرٌ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عَيْبَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَقْرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرَكَ قَالَتْ يَا أَيُّهَا عَيْبَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ حِلْفَهُ نَعَمْ نَفِرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَىٰ قَدَرِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ ابْنٌ فَهَبْتَهُ وَادْبَأَ لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا حَصْبَةٌ وَالْآخَرَىٰ حَذَبَةٌ أَلَيْسَ إِنَّ رَعَيْتَ الْحَصْبَةَ

(۵۷۸۲) اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اس وقت عبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

رَعَيْتَهَا بِقَارِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْحَدِيثَ رَعَيْتَهَا
بِقَدْرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
وَكَانَ مُتَعَبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ
عِنْدِي مِنْ هَذَا عَلَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا سَمِعْتُمْ
بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ
وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) قَالَ
فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ولدی
میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب
کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں
چرایا تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ
جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل
تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت
کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں
اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الہی ہے) اتنے
میں عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے
انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے
رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وہاں ہے
تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وہاں پھیلے تو بھاگو بھی
نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر نے اللہ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث
کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

۵۷۸۵- عَنْ مَعْمَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَحْوَرَّ حَدِيثُ
مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا
أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْحَدِيثَ وَتَرَكَ الْحَصْبَةَ
أَكُنْتَ مُعْجِزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِيرُ إِذَا قَالَ فَسَارَ
حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا السَّجْلُ أَوْ قَالَ هَذَا
الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵۷۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر
وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرواہے اور اچھا کنارہ چھوڑوے تو تو
اس پر الزام دے گا؟ ابو عبیدہ نے کہا بے شک۔ حضرت عمر نے کہا
چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمر نے کہا یہ جگہ
ہے یا منزل ہے اگر خدا چاہے۔

۵۷۸۶- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْبَخَارِ حَدَّثَنِي وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۵۷۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۷- عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرخ میں پہنچے ان کو خبر آئی

۵۷۸۷- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ
عُمَرَ حَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَّحَ بَلْعُهُ أَنَّ

شام میں ابا پھلینے کی۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وہاں سے بھاگ کر۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر۔

باب : بیماری لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفراء اور نوء اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

۵۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفراء اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ ﷺ! اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن پھر ایک خار شتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خار شتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خار شتی کیا؟

۵۷۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بد شکونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

النَّبَاءُ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَحْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ)) فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سُرْعٍ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِتَمَّ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

بَابُ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا وَلَا نَوْءَ وَلَا غَوْلًا وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصْحٍ

۵۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرًا وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَانَ الْبَابِلُ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الضَّيَاءُ فَيُحْيِي السَّعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُلْحِقُ فِيهَا فَيُخْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلُ))

۵۷۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا صَفْرًا وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِيضَلْ حَدِيثُ يُونُسَ

(۵۷۸۸) نووی نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جاویں تو ان دونوں حدیثوں میں مجمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں لگی گیا ہے اس سے مراد ہے اس اعتقاد کی نفی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو ضرر بحکم الہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے۔ اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے۔ اور صفراء سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو ایک پیٹ کا کیزا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بدوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے۔ اور ہامہ سے مراد آلو ہے۔ اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل میں جاتی ہے۔ انہی مختصر جمع زیادہ

۵۷۹۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
لَا عَدْوَى قَقَامٍ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أُمِّتِ نَمِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا هَامَةَ)) .

۵۷۹۱- ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔

۵۷۹۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَى
وَيُحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُورِدُ
مُمْرِضٌ عَلَيَّ مَصْحُحٌ)) .

ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابو ہریرہ! ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی۔ ابو ہریرہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لاد ا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابو ہریرہ غصے ہوئے انہوں نے جہش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا
كِلْتَاهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَنَتِ أَبُو
هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ ((لَا عَدْوَى))
وَأَقَامَ عَلَيَّ ((أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَيَّ
مَصْحُحٌ)) قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَبَابٍ وَهُوَ
ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ
سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((لَا عَدْوَى)) فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ
ذَلِكَ وَقَالَ ((لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَيَّ مَصْحُحٌ))
فَمَا رَأَاهُ الْحَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو
هُرَيْرَةَ فَرَطَّنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ أَنْتَ دَرِي
مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ آيْتُ .

ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو
هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(۵۷۹۱) لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لادوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

پھر معلوم نہیں ابوہریرہؓ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

۵۷۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۹۳- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۵۷۹۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوانہ صفر۔

۵۷۹۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔

۵۷۹۶- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ بیماری کا لگانا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

۵۷۹۷- ابوالزبیر سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

سَلَّمَ قَالَ ((لَّا عَدْوَى)) فَلَا أُذْرِي أَنَسِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ.

۵۷۹۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

((لَّا عَدْوَى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ ((لَّا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَيَّ الْمَصِيحُ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۵۷۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۷۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَّا عَدْوَى ((وَلَا هَامَةٌ وَلَا نَوَاءٌ وَلَا صَقْرٌ)).

۵۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَّا عَدْوَى وَلَا طَيْبَةٌ وَلَا غَوْلٌ.

۵۷۹۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَّا عَدْوَى وَلَا غَوْلٌ وَلَا صَقْرٌ)).

۵۷۹۷- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ﷺ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سو ابوہریرہ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگانا کوئی چیز نہیں۔ پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔ اتمی

(۵۷۹۳) نوا کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو۔ عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ چھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعضوں نے کہا نوا سے چاند کی منزلی مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا مینہ برستا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(۵۷۹۵) جیسے عوام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وہی کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مستعمل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر رات کو دکھائی دیتی ہے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکا تا ہے اور لاغول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابواب کی روایت میں ہے کہ میری بھجور کو غول آکر کھالیتا اس سے یہ لگتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا عَدْوَى وَلَا
صَفْرَ وَلَا غَوْلَ)) وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ
جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ ((وَلَا صَفْرَ)) فَقَالَ أَبُو
الزُّبَيْرِ الصَّفْرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِحَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ
يَقَالُ ذَوَابُّ الْبَطْنِ قَالِ وَلَمْ يُفَسِّرْ الْعَوْلَ قَالَ
أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْعَوْلُ الَّتِي تَعُولُ

بَابُ الطَّيْرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ

الشُّؤْمُ

۵۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا
الْفَأْلُ قِيلَ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ
((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ))

۹۷۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي
حَدِيثٍ عَقِيلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ
سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثٍ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ

۵۸۰۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيَعْجِبُنِي
الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ))

۵۸۰۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيَعْجِبُنِي الْفَأْلُ))
قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

۵۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ
وَأَحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ))

آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ
نہیں۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر
نے ولا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔
جابر سے کہا گیا کیونکہ انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے
کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوالزبیر نے کہا غول
یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

باب بد قال اور نیک قال کا بیان اور کن چیزوں
میں نحوست ہوتی ہے

۵۷۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد قالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا)
اور بہتر قال ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! قال کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔

۹۷۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۰۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگتی اور بد شگون کوئی چیز نہیں اور مجھے
پسند ہے قال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ۔

۵۸۰۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بد شگون کوئی چیز نہیں، قال بد
کچھ نہیں، البتہ نیک قال مجھے پسند ہے۔

(۵۸۰۳) شگون بد قالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں قال کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی ظن

- ۵۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَأَحَبُّ الْقَالِ الصَّالِحِ.
- ۵۸۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ))
- ۵۸۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالِدَّارِ))
- ۵۸۰۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِحَبْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوَى وَالطَّيْرَةَ عَمْرُ بْنُ يَزِيدَ.
- ۵۸۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالِدَّارِ))
- ۵۸۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ.
- ۵۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ))
- ۵۸۱۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ))
- ۵۸۱۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.
- ۵۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمارے کوئی چیز نہیں۔
- ۵۸۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔
- ۵۸۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں۔
- ۵۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہو۔
- ۵۸۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۱۰- سہل بن سعد سے بھی ایسی ہی مروی ہے۔
- ۵۸۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

ظہر یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہو گا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔ فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سلام کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا کوئی کام ہو وجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جانا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

۵۸۱۲- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فِئِي الرَّبِيعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ))

بَابُ تَحْرِيمِ الْكُهَّانَةِ وَإِتْيَانِ

الْكُهَّانِ

۵۸۱۳- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْأَحْكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَنْظُرُ قَالَ ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ))

۵۸۱۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنْ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ

۵۸۱۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس

جانے کی حرمت

۵۸۱۳- معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ ہم نے کہا ہم براشگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

۵۸۱۴- ترجمہ یعنی جو اوپر گزرا۔

(۵۸۱۲) نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں۔ امام مالک اور ایک طاقتہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کرے یا گھوڑے یا غلام کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیچ اور طلاق سے۔ اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے۔ غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالائق ہو۔ اتنی مختصر۔

(۵۸۱۳) قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں ازا کرتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ کی نبوت سے موقوف ہوگی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور روپوشیدہ ہوتی ہیں بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزکہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نووی)

الطيرة وليس فيه ذكر الكهان.

۵۸۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعض لوگ لیکریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لیکریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

۵۸۱۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ زَادَ فِي حَدِيثِ بَحْتِ بْنِ أَبِي كَبِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ النَّبِيِّاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ))

۵۸۱۶- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعضی باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔

۵۸۱۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَفَجَدُّهُ حَقًّا قَالَ ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجِنُّ فَيَقْدُفُهَا فِي أُذُنِ وَتِلْهُ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ))

۵۸۱۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کانوں کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بعض بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اڑ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

۵۸۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطُفُهَا الْجِنُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَتِلْهُ قَرُّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ))

۵۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۸۱۸- عَنْ أَبِي سَهَابٍ بِهَذَا الْإِسَادِ نَحْوُ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۵۸۱۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری

۵۸۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

(۵۸۱۵) کہ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جاوے گی یہ اتفاق ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لیکریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پیغمبر حضرت دانیال تھے ورنہ ان کا علم انہما سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو ڈور ریت میں لیکریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی سب باتیں غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا جو علم پیغمبر کو تھا وہ باقی نہیں رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی دھوکو سلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرے۔ رسول اللہ نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے ملاتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوزے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

۵۸۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ يَتَمَامًا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُمِي بِنَجْمٍ فَاسْتَبَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِي بِمِثْلِ هَذَا)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ كُنَّا نَقُولُ وَلَوْلَا اللَّيْلَةُ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّبَّحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبِيرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخَطَفُ الْجِنَّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

۵۸۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ ((وَلَكِنْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((وَقَالَ اللَّهُ)) حَتَّى إِذَا فُرِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ((وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ))

۵۸۲۱- صفیہ رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے روایت کرتی ہیں وہ کہتیں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عرف کے پاس جاوے (عرف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان

۵۸۲۲- عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا بھجنا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔

۵۸۲۱- عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَتَى عَرَفًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً))

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ

۵۸۲۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ))



(۵۸۲۱) معاذ اللہ کا بن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا۔ ہزارے زمانے میں بھٹے بیوقوف جاہل ایسے لکے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ خدا کی بھنکار ان کی عقل پر۔

(۵۸۲۲) اور جاہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استنباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلا تو عورت کو اختیار ہے فتح نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ہنسنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاوے گا۔

کِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا سانپوں کے مارنے کا بیان

۵۸۲۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

۵۸۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

۵۸۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا این عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے ایک بار ابو لہبہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

۵۸۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابو لہبہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انہوں

۵۸۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيَصِيبُ الْحَبْلَ.

۵۸۲۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَنْبَرِيُّ وَذُو الطُّفَيْتَيْنِ.

۵۸۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَنْبَرُ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَلُّ كُلَّ حَيَّةٍ رَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُو لِيَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنَادِرِ أَبُو زَيْدُ بْنُ الْحَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

۵۸۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ ((اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلابِ وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَنْبَرُ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ وَتَرَى ذَلِكَ مِنْ سَمِيئَتِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَيْسَتْ لِي أَنْ تَرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِنَّا قَتَلْتَهَا فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْحَطَّابِ أَبُو لِيَابَةَ

نے کہا ٹھہراے عبد اللہ امین نے کہا رسول اللہ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

۵۸۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَأَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهَلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ قَالَ ((إِنْ)) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

۵۸۲۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبُو لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَرِيَادَ بْنَ الْحَطَّابِ فَقَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ ((اِقْتُلُوا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ))

۵۸۲۸- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کچیل پائی۔ عبد اللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو۔ ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

۵۸۲۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيُفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ بَيْتَ الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْعِلْمَةَ جُلْدًا حَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ التَّمِسُّوهُ فَأَقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

۵۸۲۹- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ اس دن سے عبد اللہ بن عمر نے موقوف کر دیا۔

۵۸۲۹- وَ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْتَلِكُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ

۵۸۳۰- نافع نے سنا ابو لبابہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

۵۸۳۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۵۸۳۱- ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۵۸۳۱- عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ

۵۸۳۲- نافع سے روایت ہے ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے آئے۔ ایک بار عبد اللہ بن عمر ان کے

۵۸۳۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْسُكَّهُ بِقَبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى

سامنے بیٹھے تھے، ایک روشندان کھول رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا ابو لہابؓ نے کہا انکے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھودیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گھرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کچلی دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابو لہابؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے۔

۵۸۳۴- نافع سے روایت ہے ابو لہابؓ عبد اللہ بن عمر کے پاس سے گزرے۔ وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

۵۸۳۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت آپ پر سورہ والمرسلات عرفاً اتری تھی۔ ہم آپ کے منہ

الْمَدِينَةِ فَيَسْمَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ حَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ حَوْجَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ النَّبُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لَهَابٍ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُمْ يُرِيدُ عَوَامِرِ النَّبُوتِ وَأَمْرٌ بِقَتْلِ الْأَنْبِيَاءِ وَذِي الطَّمْفِئِينَ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَنْتَبِعَانِ الْبَصَرَ وَيَنْظُرَانِ أَوَائِدَ النِّسَاءِ.

۵۸۳۳- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَيَصُ جَدَانِ فَقَالَ أَمِعُوا هَذَا الْحَارَ فَأَقْتَلُوهُ قَالَ أَبُو لَهَابٍ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي النَّبُوتِ إِنَّا الْأَنْبِيَاءُ وَذَا الطَّمْفِئِينَ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَنْتَبِعَانِ مَا فِي بَطُونِ النِّسَاءِ.

۵۸۳۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبِي لَهَابٍ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْتُدُّ حَيَّةً يَنْحُو حَدِيثَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

۵۸۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عَرَفًا فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا

(۵۸۳۴) جگہ نووی نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیکھے ہوئے اور ڈرانے ہوئے جیسا کہ آٹے آدے گا مارنا درست نہیں اور سوادینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنائی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گردہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طاقتور علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرانے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرانے۔ اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرانے مار ڈالنا چاہیے۔ اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا امت دینا اور آئندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا۔ آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو۔ ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

۵۸۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

۵۸۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۳۹- ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام

بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھیں تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اس کے مارنے کو تو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھری دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دغا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لیے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جو رو کو دیکھا دونوں پتوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے۔ اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو

مِنْ فِيهِ رَطْبَةٌ إِذْ حَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ
اقتلوهما فابتدرناهما لئقتلها فسبقتنا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ((وقها الله
شرككم كما وقاكم شرها))

۵۸۳۶- عَنْ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

۵۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا
بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِثْلِي.

۵۸۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ

۵۸۳۹- عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ

زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي

بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْظُرُهُ حَتَّى

يَقْضِي صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ نَحْرِيكَ فِي عَرَاجِينِ فِي

نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَيْبَتْ لِأَقْتُلَهَا

فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَحِلِسُ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ

أَشَارَ إِلَيَّ بِيْتِهِ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ قَتِي مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ

يَعْرُسُ قَالَ فَحَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى

يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَحْسَى عَلَيْكَ

قُرَيْظَةَ)) فَأَخَذَ الرَّحْلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا

امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ

غیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہو گا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کندل مارے ہوئے بچھو نے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کوچ لپو پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا۔ بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرایا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر آتم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خیردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

۵۸۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلے گا تو تم کو تکلیف پہنچے گی)۔ اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے۔ اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دشمن کرو۔

۵۸۴۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جمادے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔

لِيَطْعُمَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفِفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَأَدْخُلْ لَيْسَتْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَضَمَهَا بِهِ ثُمَّ حَرَجَ فَوَكَّرَهُ فِي الدَّارِ فَأَضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَدْرِي أَيْهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ النَّسِيءُ قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْفُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۵۸۴۰- عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَن رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّنَابُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّنَابِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ لِهَذِهِ النَّبُوتِ عَوَاصِرٌ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ))

۵۸۴۱- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بِالْمَدِينَةِ نَفْرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَاصِرِ فَلْيُؤْذَنُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزْعِ

۵۸۴۲- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزْعِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ.

۵۸۴۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوَزْعِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ تَيْبِ عَامِرِ بْنِ نُؤَيْبٍ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَلْفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَخَلِيفَةُ ابْنِ وَهَبٍ قَرِيبًا مِنْهُ.

۵۸۴۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْعِ وَسَمَاءُ فَرُوسِيًّا.

۵۸۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزْعِ ((الْفُؤَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۵۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَ وَزْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونَ الثَّانِيَةِ))

۵۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ مَهْزَلِ بْنِ أَبِي حَرِيرَةَ وَحَدَّثَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ ((مَنْ قَتَلَ وَزْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٌ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ))

باب : گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

۵۸۴۲- ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

۵۸۴۳- ام شریک رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

۵۸۴۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

۵۸۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا حرمہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

۵۸۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

۵۸۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

۵۸۳۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاویں گی۔

باب: چوٹی کے مارے کی ممانعت

۵۸۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چوٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ چوٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔

۵۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چوٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا چوٹیوں کا پتہ نکالا گیا پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلا دیا گیا۔ تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چوٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

۵۸۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ قَتْلِ النَّمْلِ

۵۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَهْيَ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَّمِ تُسَبِّحُ))

۵۸۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فِهَلَا نَمْلَةٌ (وَاحِدَةً))

۵۸۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِنْ

(۵۸۳۸) جنہ نووی نے کہا گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے۔ اور ایک روایت میں جو سونکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تضاد نہیں ہے اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں کہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یوں کہو کہ بعضوں کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو سوا کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بچھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک کر پھونک بھڑکا تھا۔ اس واسطے اس بد ذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

(۵۸۳۹) جنہ پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذلیل میں دوچار اچھے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔ نووی نے کہا ہمارے مذہب میں چوٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ نے منع کیا چوٹی اور شہد کی مکھی اور بد بد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

الأنبياء تحت شجرة فلدغتم نملة فأمر بجهازه فأخرج من تحتها وأمر بها فأحرق في النار قال فأوحى الله إليه فهذا نملة واحدة))

باب تحريم قتل الهرة

٥٨٥٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَذَبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ لِأَنَّ هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسْتَهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت

٥٨٥٢- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا۔ اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ (قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اس کی اور بڑھ گئی۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا۔ اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی)۔ اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھتا اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

٥٨٥٣- مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٥٨٥٣- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٥- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

٥٨٥٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٧- ترجمہ وہی جو گزرا۔

٥٨٥٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٥٨٥٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

٥٨٥٤- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ.

٥٨٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غَذَبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تُسَقَّهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

٥٨٥٦- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ فِي حَدِيثِهِمَا ((رَبَطْتُهَا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((حَشَرَاتِ الْأَرْضِ))

٥٨٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

٥٨٥٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ إِطْعَامِهَا

۵۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَنَرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الشَّرْبَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ يَلْبَغُ مِنِّي فَنَزَلَ الْبَنَرُ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى رَفَعِي فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِن لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ ((فِي كُلِّ رَطْبَةٍ أَجْرٌ))

۵۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بَيْنَرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِهَا فَغَفَرَ لَهَا))

۵۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكْبَةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مَوْقِهَا فَاسْتَمْتَّ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ))

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

۵۸۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی باغتہ ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا ہے۔ وہ شخص بولا اس کتے کا یہ حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہو گا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنی ہر حیوان کے جو موزی نہ ہو)۔

۵۸۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنویں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۵۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کی ایک کسی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔



کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

بَابُ النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الذَّهْرِ

۵۸۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

۵۸۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الذَّهْرَ وَأَنَا الذَّهْرُ بِيَدَيْ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ))

۵۸۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔

۵۸۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الذَّهْرَ وَأَنَا الذَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ))

۵۸۶۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کبکبھی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کبکبھی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لا تا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔

۵۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الذَّهْرِ فَلَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الذَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الذَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتَ فَبَضْتُهُمَا))

۵۸۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کبکبھی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۵۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَّا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الذَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذَّهْرُ))

۵۸۶۶- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

۵۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۵۸۶۵) ہم نودہی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجاز فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے۔ یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ قائل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ۔

براکہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا، کرنے والا اللہ ہی ہے)۔

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۵۸۶۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم براکہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا ہے۔ اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

۵۸۶۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۵۸۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں۔

۵۸۷۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

۵۸۷۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۷۲- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو کرم بلکہ جملہ کہو (یعنی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسْبُوا الذَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذَّهْرُ)) .

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا (۱)

۵۸۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الذَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)) .

۵۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا كَرْمًا فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)) .

۵۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)) .

۵۸۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرْمَ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)) .

۵۸۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)) .

۵۸۷۲- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ

(۱) عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔ کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مہربانی کے ہیں وہ یہ سمجھتے تھے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ہیں۔ جب شراب حرام ہو تو آپ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے۔ دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةَ ((يَعْنِي الْعَبْدَ .

۵۸۷۳- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَكِنْ قُولُوا الْعَبْدَ وَالْحَبْلَةَ .

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ

۵۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَهْبِي كُلَّكُمْ عِبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ عُلَامِي وَجَارِيَّتِي وَفَتَايَ وَفَتَايَ)) .

۵۸۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلَّكُمْ عِبِيدُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي)) .

انگور کو)۔

۵۸۷۳- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)۔

باب : عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سید ان لفظوں کے بولنے کا بیان

۵۸۷۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، میری جوان عورت۔

۵۸۷۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان۔ اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

(۵۸۷۳) دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ کے ہے۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو کہے گی اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے۔ قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے۔ اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا ہے اور حضرت نے فرمایا سیدنا حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اشوٰب اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے۔ اسی مختصر اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی اس لیے کہ غلامی جو رقیبت کی مترادف ہے وہ پالی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں ایسی بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا بیچہروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اور صالح اور لوط ہو دو غیر۔

۵۸۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے۔

۵۸۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ))

۵۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کر اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد جوان عورت کہے۔

۵۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اسْتَقَى رَبِّكَ أَطْعَمَ رَبِّكَ وَصَبَى رَبِّكَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَيَقُولُ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أُمَّتِي وَلَيَقُولُ فِتْنَايَ فِتْنَاتِي غُلَامِي))

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے
۵۸۷۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کامل اور ست ہو گیا (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریمہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبِثَتْ نَفْسِي
۵۸۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي)) هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَكِنْ))

۵۸۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۷۹- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
۵۸۸۰- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَيَقُولَنَّ لِقِسَّتْ نَفْسِي))

باب: مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی

ممانعت

۵۸۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبی اسرائیل کی قوم میں ایک گھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ۔ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

۵۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۵۸۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار گھاس دیا جائے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

۵۸۸۳- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملانہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔



بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطِيبٌ

الطَّيْبِ وَكَرَاهَةُ رَدِّ الرِّيحَانِ وَالطَّيْبِ

۵۸۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ خَشِنَتْهُ مِسْكًَا وَهُوَ أَطِيبُ الطَّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرَأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوها فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا)) وَتَقَطَّضَ شَعْبَةٌ يَدَهُ.

۵۸۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَشِنَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًَا وَالْمِسْكَ أَطِيبُ الطَّيْبِ.

۵۸۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيْبُ الرِّيحِ))

۵۸۸۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اسْتَحْمَرَ اسْتَحْمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مَطْرَافٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

(۵۸۸۱) ☆ اس حدیث میں حضرت نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نووی نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیچ نا جائز ہے بالاجماع اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جاوے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل بچے اور اٹھ سے اور دودھ کے ہے۔ اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لہا کیا اس سے عرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے۔

کِتَابُ الشُّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

۵۸۸۵- عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سوا شعر پڑھے۔

۵۸۸۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيَ)) فَأَنْشَدْتُهُ يَتَنَا فَقَالَ ((هِيَ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ يَتَنَا فَقَالَ ((هِيَ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ يَتٍ.

۵۸۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۶- عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أُرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتْفَهُ فَذَكَرَ بِمَثَلِهِ.

۵۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۸۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَشَدَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنَّ كَذَا لِيُسَلِّمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسَلِّمُ فِي شِعْرِهِ)).

۵۸۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ ماسوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

۵۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتَ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)).

۵۸۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ

۵۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ نَشَاعِرٌ)).

(۵۸۸۷) نوٹ کیے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الہی کا اور اقرار تھا شکر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہو اور برابری ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

- اسلام سے محروم رہا۔
- ۵۸۹۰- عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال أصدق بيت قاله الشاعر ألا كل شيء ما خلا الله باطل وكاذب ابن أبي الصلت أن يسلم
- ۵۸۹۱- عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ((أصدق بيت قالته الشعراء ألا كل شيء ما خلا الله باطل))
- ۵۸۹۲- عن أبي هريرة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول ((إن أصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبيد ألا كل شيء ما خلا الله باطل)) ما زاد علي ذلك
- ۵۸۹۳- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((لأن يمتلي جوف الرجل قبحا يريه خير من أن يمتلي شعرا)) قال أبو بكر إنا أن حفصا لم يقل يريه
- ۵۸۹۴- عن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ((لأن يمتلي جوف أحدكم قبحا يريه خير من أن يمتلي شعرا))
- ۵۸۹۵- عن أبي سعيد الخدري قال بينا

۵۸۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔

۵۸۹۴- سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

(۵۸۹۳) نوٹی نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قیامت نہیں اس لیے کہ اس کا پیٹ شعروں سے نہیں بھرا۔ بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عموماً اس کا عمدہ ہے اور برابر ہے۔ اور آنحضرت نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپ نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفاء اور صحابہ اور فضائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے۔ اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کنٹر کی وجہ سے ہو گا یہ وہ رات دن شعر میں مصروف ہو گا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

۷۸ میل پر مدینہ سے) میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

نَحْنُ نَسِيرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَعَدُّوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ فَيَحَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا))

باب: چوسر کھیلنا حرام ہے

۵۸۹۶- ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلنا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔

بابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

۵۸۹۶- عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنزِيرٍ وَدَمِهِ))



(۵۸۹۲) معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے۔ اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور خافق کہہ دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا قادمہ ہے نہ دنیا کا محض انہو اور وقت کا ضائع کرنا ہے۔ وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

کِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

۵۸۹۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ حَتَّى نَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَفَتَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۸۹۷- ابو سلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے (بے تھو کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَكَمْ يَذَكُرُ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ.

۵۸۹۸- ابو قتادہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے (بے تھو کے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَصُقْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)).

۵۸۹۹- الزہری نے اس حدیث میں اسناد کے ساتھ لکھا ہے کہ یونس نے بھی یہ فرمایا ہے اور اس حدیث میں اس نے کہا کہ جب نیند سے جاگے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے۔

۵۹۰۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَفَتَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ نَأْرَى الرُّؤْيَا أَنْقَلْ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيهَا.

۵۹۰۰- ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اگر کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے یا تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۹۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

۵۹۰۲- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرحیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

۵۹۰۳- حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہ سے ملا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

۵۹۰۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے۔

۵۹۰۱- عَنْ نَحْيِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ التَّفَقُّيْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَبْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ بَلَى آخِرَ الْحَدِيثِ وَرَأَى ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَتَيَحْوُلُ عَنْ حَبِيبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۵۹۰۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَهَا مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُنَبِّئْهَا وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

۵۹۰۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِذَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمَرِّضُنِي قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتَمَرِّضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُفْطَلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَبَشَرِهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

۵۹۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ حَبِيبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))

(۵۹۰۲) تاکہ عمدہ تعبیر دے دے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

۵۹۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ خِزَّةٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنْ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِن رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحِبُّ الْقَيْدِ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ نَبَاتٌ فِي الْمَدِينِ)) فَلَا أُدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ مَجَرٍ.

۵۹۰۶- عَنْ أَيُّوبَ بَيْنَا الْأَسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبِعَجْبِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلِّ وَالْقَيْدُ نَبَاتٌ فِي الْمَدِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

۵۹۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَ

۵۹۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا جب قیامت قریب آجائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے۔ دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے۔ تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

۵۹۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

۵۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

(۵۹۰۵) امام نووی نے کہا بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور ہنسی کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطاب نے کہا رسول اللہ پر تیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے۔ اور طوق جنہیوں کی صفت ہے۔ اجمعی مختصراً

فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَأَشْرَهُ الْعُلَى إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ
وَلَمْ يَذْكَرْ ((الرُّؤْيَا جُزْءًا مِنْ سِتَّةِ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۰۹- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۰- انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۵۹۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔

۵۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تَرَى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسَهَّرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۹۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

۵۹۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۹۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر

۵۹۱۸- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ

نے کہا کہ نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

النَّبِيُّ قَالَ بَافِعٍ حَبِيبًا أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ
((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھ کو
خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو نبی دیکھا

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي

۵۹۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ ہی کو دیکھا اس
لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۵۹۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ
فَقَدْ رَأَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي))

۶۹۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاتے میں
دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۶۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَأَانِي
فِي الْمَنَامِ لَسْتَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا
رَأَانِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي))

۵۹۲۱- ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔

۵۹۲۱- وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ رَأَانِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ))

۵۹۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۲۲- عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيْبٍ الرَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي
فَذَكَرَ الْخَلِيفَتَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ
حَدِيثِ يُونُسَ

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

۵۹۲۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

(۵۹۱۹) ہذا ابو ہریرہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لہذا خیال نہیں۔ نہ شیطان کے انخواست ہے۔ اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ
کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈائرمی کو سفید دیکھے اور کبھی وہ شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔
بارزی نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بظاہر نکلتی ہے۔
قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ کو مطابق آپ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ
خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے۔ اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ
دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(۵۹۲۱) ہذا امر اوہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت
سے مشرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب
مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو لوگوں کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے۔

باب: بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا

بیان

۵۹۲۵- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کہیں کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

۵۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں۔ جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلتا ہے۔

۵۹۲۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ((من رآني في النوم فقد رآني إنه لا ينغي للشیطان أن يتمثل في صورتي وقال إذا حلم أحدكم فلا يحبر أحدًا بتلعب الشيطان به في المنام))

۵۹۲۴- عن جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله ﷺ ((من رآني في النوم فقد رآني فإنه لا ينغي للشیطان أن يتشبه بي))
باب لا يحبر بتلعب الشيطان به في المنام

المنام

۵۹۲۵- عن جابر عن رسول الله ﷺ أنه قال لأعرابي جاءه فقال إني حلمت أن رأسي قطع فأنا أتبعه فزجره النبي ﷺ وقال ((لا تحبر بتلعب الشيطان بك في المنام))

۵۹۲۶- عن جابر رضي الله عنه قال جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال يا رسول الله رأيت في المنام كأن رأسي ضرب فتخرج فاشتدت علي ثمرة فقال رسول الله ﷺ للأعرابي ((لا تحدث الناس بتلعب الشيطان بك في منامك)) وقال سمعت النبي ﷺ بعد يحطب فقال ((لا يحدثن أحدكم بتلعب الشيطان به في منامه))

۵۹۲۷- عن جابر قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا رسول الله رأيت في المنام كأن

(۵۹۲۵) یہ نوٹی نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب نعو اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا۔ البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا پیر دیکھے تو شفا ہو گی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغرور ہو کچھ تو خوشی ہو گی خود فرود دیکھے تو بے خوف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کر۔

رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ ((إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّيْطَانُ))

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان

بابُ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

۵۹۲۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گئی اور شہد چُک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھما وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھما وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھما تو وہ ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گئی اور شہد سے قرآن کی طاوت اور نرمی مراد ہے۔ اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم۔ اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھا جاوے گا پھر اور

۵۹۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَخَدَّيْنِي حَرَمَلَةٌ بِنُ يَحْيَى النَّحْبِيِّ وَالْفُفْضُ لَهُ أَحْمَرَانَا ابْنُ وَهَبٍ أَحْمَرِي يُوسُفُ عَنْ ابْنِ عِيَّابٍ أَنَّ عُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَحْمِرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْنَكِيُّ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَرَى سَبِيًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أُخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ ثُمَّ أُخِذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أُخِذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا ثُمَّ أُخِذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَنْدَعَنِي فَلَا أُعْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْبِرْهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ خَلَاوَتُهُ وَرَيْبُهُ وَأَمَا مَا

(۵۹۲۸) اور غلطی بیان نہیں کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابو بکر کو خود آپ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گئی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی طاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گئی سے مراد حدیث ہے۔ یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معنوم لہی

يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْمَسْتُكَ مِنْ الْقُرْآنِ
وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى
الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّمُكَ
اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْمَلُو بِهِ ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْمَلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ
آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ نَهْ فَيَعْمَلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ أَصَبْتَ أَمْ أُحْطَأْتُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأُحْطَأْتُ
بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي مَا
الَّذِي أُحْطَأْتُ قَالَ ((لَا تَقْسِمُ))

ایک شخص تھا جسے گا اور اس کا بھی یہی حال ہو گا پھر ایک شخص
تھا جسے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ
بھی چڑھ جاوے گا۔ اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے
ٹھیک تعبیر کی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط
کہا۔ اور ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم آپ بیان کیجئے
میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے فرمایا غلطی مٹ کر قسم مٹ کھا۔

۵۹۲۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا
رسول اللہ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس
سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا خیر تک۔

۵۹۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ
ﷺ مُتَضَرِّعًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَلِفُ السَّمْنَ
وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ-

۵۹۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۳۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً
بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ-

۵۹۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی
خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک

۵۹۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا
يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا))

کہ ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان جبر اخلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر
حضرت علی نے اس کو جوڑا۔ اور ابو بکر نے قسم کھا لی لیکن حضرت نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری
ہے جب اس میں کوئی مفید نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفید نہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا
نامناسب تھی۔ (نووی مختصر)

شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترچھوڑے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

۵۹۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

۵۹۳۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یرامہ اور ہجرت کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے۔ اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت

فَلْيَقْضِهَا أُعْبِرْهَا لَهُ ((قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً يَنْحَوِرُ خَدَيْتِهِمْ.

۵۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّ فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بَرُطَبَ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ دِينًا قَدْ طَابَ))

۵۹۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَسْوَأُكَ بِسِوَاكَ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرَ فَنَاولْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ))

۵۹۳۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ عِنْدَ رُءُوسِهِ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَوَزْتُهُ

(۵۹۳۲) بلا آپ نے یہ تعبیر لفظوں سے لکالی بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(۵۹۳۳) یرامہ اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب صحیح ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف صحیح ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور عدان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

أَخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ لِإِذَا هُوَ مَا جَاءَ
 اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالْجَمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ
 فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ النَّفْرُ مِنَ
 الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ
 مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَتَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ
 بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ))

ہو گئی آگے سے اچھی۔ اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح
 نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے
 بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے شکر نے زور پکڑا)۔ اور میں
 نے اس خواب میں گائیں دیکھیں (جو کائی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ
 بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سننا اللہ خیر) وہ لوگ تھے
 مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھیں
 جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو
 عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

۵۹۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 قَدِمَ مُسْتَيْمَةً الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي
 مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمْتُهَا فِي بَشَرٍ
 كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شِمَاسٍ وَفِي
 يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدَةٍ
 حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسْتَيْمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ
 ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ
 أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَدْبَرْتُ لِيَعْقِرَنَّكَ
 اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ
 وَهَذَا ثَابِتٌ يُحِينُكَ عَنِّي)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ
 فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ

۵۹۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مسیلمہ
 کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اس وجہ سے اس کا لقب
 کذاب رہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین
 کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور
 کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی
 کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر
 آیا تھا رسول اللہ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ
 ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا
 ٹکڑا تھا۔ آپ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے
 مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں
 خدا کے حکم کے خلاف تیرے باپ میں کرنے والا نہیں اور اگر تو
 میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح
 ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا
 گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ

(۵۹۳۵) سنعاہن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود غنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا
 تھا اور حضرت کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت کے سامنے میروزدیلی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ
 کذاب حضرت کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا لیکن وہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے
 مارا گیا۔ حضرت کو خواب میں خدا تعالیٰ نے فتح اسلام دکھادی صرف یہ دو مرد ہوئے تھے سو خدا تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا۔

فِيكَ مَا أَرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَأَرَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَفَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَغْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرتؐ نے کیا فرمایا کہ تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا؟ ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے۔ خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار۔ میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا۔

۵۹۳۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُبَيْبَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَأَهْمَانِي فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ انْفُخْتُهُمَا فَفَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكُذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ))

۵۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے۔ وہ مجھے بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا دوسرا یمامہ کا۔

۵۹۳۷- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا))

۵۹۳۷- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔



یہ معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں اس کی تعبیر منگندہی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں دیکھے پہنے ہوئے تو بد ہے مگر ہنسی لگے میں دیکھنا دلیل ہے عود خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

شرعی احکام کا دہنشین اول آورڈ اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلزبا و فخریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- ◆ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ◆ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- ◆ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
- ◆ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ◆ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- ◆ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حقوق شریعت
اردو بازار لاہور

بیتناہی کتب خانہ